www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیار

تالیف
الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیار

www.KitaboSunnat.com

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

کتاب نمبر

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- فرشتوں کا صحابہ ؓ سے پیار

تالیف ---------- الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

ناشر ---------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------- اکتوبر 2012ء

قیمت ----------

www.KitaboSunnat.com

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37244973-042 فیکس: 37232369-042

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 2034256 ,041-2631204

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

www.KitaboSunnat.com

- فرشتوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیار ---------- 7
- فرشتوں کا تعارف ---------- 10
- فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ---------- 10
- فرشتوں کی جسامت ---------- 10
- فرشتوں کی تعداد ---------- 11
- فرشتوں کی صفات ---------- 12
- ①......فرشتے پاکباز ہیں ---------- 12
- ②......اللہ کے مطیع اور فرمانبردار ہیں ---------- 12
- ③......فرشتے شرم وحیا والے ہیں ---------- 13
- ④......فرشتے خوف الٰہی رکھتے ہیں ---------- 13
- ⑤......اللہ کی تسبیح وتمہید بیان کرتے ہیں ---------- 14
- ⑥......رکوع وسجود اور عبادت کرتے ہیں ---------- 14
- ⑦......فرشتے طواف اور حج بھی کرتے ہیں ---------- 15
- چند اہم فرشتے اور ان کی ذمہ داریاں ---------- 16
- ①......جبریل علیہ السلام ---------- 16
- ②......میکائیل علیہ السلام ---------- 16
- ③......اسرافیل علیہ السلام ---------- 17
- ④......ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) ---------- 18
- ⑤......منکر ونکیر ---------- 20

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ⑥......جنت کے فرشتے ---------- 21

❁ ⑦......جہنم کے فرشتے ---------- 22

❁ ⑧......عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے ---------- 22

❁ ⑨......اعمال لکھنے والے فرشتے ---------- 23

❁ ⑩......بارش برسانے اور بادل چلانے والے فرشتے ---------- 24

❁ ⑪......پہاڑوں کے فرشتے ---------- 24

❁ ⑫......ہاروت اور ماروت علیہما السلام ---------- 25

❁ ⑬......عذاب کے فرشتے ---------- 26

❁ ⑭......تخلیق انسانی پر مامور فرشتے ---------- 27

❁ ⑮......خیر و بھلائی کی راہنمائی کرنے والے فرشتے ---------- 27

❁ ⑯......آزمائش کے فرشتے ---------- 29

❁ فرشتوں کا انبیاء علیہم السلام سے پیار ---------- 33

❁ آدم علیہ السلام سے پیار ---------- 33

❁ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے پیار ---------- 40

❁ حضرت زکریا علیہ السلام سے پیار ---------- 44

❁ حضرت سلیمان علیہ السلام سے پیار ---------- 45

❁ موسیٰ علیہ السلام سے پیار ---------- 45

❁ عیسیٰ علیہ السلام سے پیار ---------- 46

❁ فرشتوں کا رسول اللہ ﷺ سے پیار ---------- 48

❁ آپ ﷺ کی عیادت ---------- 48

❁ امام اور مقتدی ---------- 48

❁ آسمانوں کی سیر ---------- 49

❁ جبریل علیہ السلام سامع بنتے ہیں ---------- 49

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ آپ کی حفاظت ---------- 50

❁ مشکل حالات میں معاونت ---------- 50

❁ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 51

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 58

❁ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 64

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 68

❁ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیار ---------- 71

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار ---------- 74

❁ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے پیار ---------- 82

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پیار ---------- 85

❁ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے پیار ---------- 88

❁ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 94

❁ سیدنا حمزہ اور حنظلہ رضی اللہ عنہما سے پیار ---------- 99

❁ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 105

❁ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 107

❁ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 109

❁ سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 111

❁ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 114

❁ سیدنا حنظلہ اسدی رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 119

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے پیار ---------- 112

❁ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پیار ---------- 124

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پیار ---------- 127

❁ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما سے پیار ---------- 129

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے پیار ---- 131
- سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے پیار ---- 133
- عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ سے پیار ---- 137
- بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پیار ---- 140
- اصحاب خندق سے پیار ---- 145
- غزوۂ حنین والوں سے پیار ---- 147
- اہل بقیع کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا پیار ---- 149

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیار

فرشتے اللہ کی پاکباز مخلوق ہیں، یہ اہل ایمان سے بڑی محبت رکھتے ہیں، خصوصاً انبیاء، شہداء وصلحاء سے۔ فرشتے اذنِ الٰہی سے تمام انبیاء اوران کے اصحاب پر نازل ہوتے رہے۔ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے فرشتوں کا خصوصی تعلق اور پیار تھا کہ ان کیلئے زمین پر آکر ان سے سلام لینے، ملاقات ومصافحہ کرنے، خیر وبھلائی میں، جہاد وقتال میں ان کی معاونت کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ فرشتوں کا اہل ایمان اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ پیار اصل میں اللہ تعالیٰ کے پیار کی دلیل اور حکم الٰہی ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِيْ الْأَرْضِ)) ❶

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پیار (محبت) کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، اور پھر روئے زمین میں بھی اسے مقبول بنا دیا جاتا ہے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے کہ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اس قدر پیار کرتے

---

❶ صحیح بخاری، بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ: ۳۲۰۹، ۷۴۸۵؛ مسلم: ۲۶۳۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اگر کوئی انہیں برا بھلا کہتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں کہ تو دنیا کی معزز اور پاکباز ہستیوں کو برا بھلا کہتا ہے تجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ)) [1]

''جس شخص نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔''

کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے جنازوں میں فرشتوں کی شرکت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ پیار کا منہ بولتا ثبوت ہے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے جنازے کیلئے جانے لگے تو ایک ساتھی نے سواری قریب کی کہ آپ اس پر سوار ہو جائیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل ہی جنازے میں چلتے رہے جب تدفین سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سواری پیش کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گے۔ اس پر صحابہ کرام نے وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِیْ فَلَمْ اَكُنْ لِاَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُوْنَ فَلَمَّا ذَهَبُوْا رَكِبْتُ)) [2]

''اللہ کے فرشتے (جنازے کے ساتھ) پیدل چل رہے تھے تو میں نے گوارا نہ کیا میں سوار ہو جاؤں اور وہ چل رہے ہوں لیکن جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔''

راقم نے کچھ عرصہ قبل ایک بیان سنا جسکا عنوان تھا ''فرشتوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیار'' جسے پروفیسر حافظ اسلم صاحب حفظہ اللہ نے بیان کیا تھا (جو گوجرانوالہ میں صدیق صادق ہسپتال میں واقع جامع مسجد کے خطیب ہیں) ان کا یہ بیان دل کو بہت بھایا۔ ماہ محرم میں جب دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم کے طعن بہت بڑھے تو میں نے بھی اس عنوان کو بار بار بیانات میں لوگوں کو سنایا، احباب نے خواہش کی کہ آپ اسے تحریری شکل میں بھی پیش کریں تا کہ ہر جگہ موجود، ہر طبقہ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی بسند حسن بحوالہ عالم الملائکۃ الابرار، ص:۸۳۔

[2] ابوداود، الجنائز، باب الرکوب فی الجنازۃ:۳۱۷۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تعلق رکھنے والے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔سو راقم نے محبانِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اپنا نام لکھوانے کیلئے یہ ادنیٰ سی کاوش کی ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مکتبہ اسلامیہ کے نگران اعلیٰ محترم محمد سرور عاصم صاحب اور ان کے معاون حافظ عباد صاحب کو صحت و عافیت والی زندگی عطا فرمائے جو شب و روز دین کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں معروف عمل ہیں علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ اس کو میرے لیے، میرے والدین، اساتذہ، میرے اہل وعیال، بیٹے عبد الرحمن، اہلیہ ام عبد الرحمن اور اس سلسلہ میں کسی بھی طرح کی معاونت کرنے والوں، اور قارئین کے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

اخوکم فی الدین

محمد عظیم حاصل پوری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا تعارف

فرشتوں کے وجود کا اعتقاد رکھنا مومن کے ایمان کا حصہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ ﴾ [1]

”اے مومنو! اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور جو کتاب اُس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ اور جو شخص اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور روزِ قیامت سے انکار کرے وہ یقیناً رستے سے بھٹک کر دُور جا پڑا۔“

فرشتے اللہ کی نوری مخلوق

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)) [2]

”فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا گیا اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتا دی گئی ہے (یعنی مٹی سے)“

فرشتوں کی جسامت

فرشتے جسامت کے اعتبار سے بہت خوبصورت اور قد آور ہیں اور مقام و مرتبے کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] ٤/النساء:١٣٦ـ [2] صحيح مسلم، الزهد، باب في احاديث متفرقه:٧٤٩٥ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ ﴾ ❶

''سب تعریف اللہ ہی کو (سزاوار ہے) جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور) فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں وہ (اپنی) مخلوقات میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو جب اصلی شکل میں دیکھا تو ان کے چھ سو پر تھے اور ہر پر نے اُفق کو گھیر رکھا تھا، ان کے پروں سے مختلف رنگ کے قیمتی موتی بکھر رہے تھے۔ ❷

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کی قد و قامت بیان کرنے کی اجازت ملی ہے (اسکا وجود کتنا بڑا ہے اسکا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ) اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا درمیانی حصہ اتنا لمبا ہے کہ جتنی سات سو سال کی مسافت۔'' ❸

فرشتوں کی تعداد

فرشتوں کی تعداد کا اعداد و شمار کسی صحیح نص سے ثابت نہیں ہے انکی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ﴾ ❹

''تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ۳۵/فاطر:۱۔ ❷ البدایة والنهایة، ۱/ ٤٧؛ مسلم:۱۷۷۔

❸ ابوداود، السنة، باب فی الجهمية:٤٧٢٧؛ الصحيحة:١٥١۔ ❹ ٧٤/المدثر:٣١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچر کررہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے، اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ نہ کررہا ہو، اللہ کی قسم! اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالی سے فریاد کرتے ہوئے۔ (ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اللہ کی قسم مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔'' [1]

فرشتوں کی صفات

① ...... فرشتے پاکباز ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ ﴾ [2]

''ایسے لکھنے والے (فرشتوں) کے ہاتھوں میں ہے جو بزرگ اور پاکباز ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن مجید کا ماہر شخص معزز لکھنے والے، اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر تلاوت کرنا مشکل ہوتا ہے تو اسکے لیے دہرا اجر ہے'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ''اس شخص کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اسکا حافظ ہے، وہ معزز فرشتوں کی صف میں ہو گا'' [3]

② ... اللہ کے مطیع اور فرمانبردار ہیں

فرشتے کبھی بھی اللہ کی حکم عدولی نہیں کرتے یعنی وہ معصیت و گناہ سے پاک ہیں۔

---

[1] سنن ابن ماجه، الزهد، باب الحزن والبكاء: ٤١٩٠، حسن عند الألباني۔

[2] ٨٠/عبس: ١٥، ١٦۔ [3] مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الماهر فی القرآن والذی يتتعتع فيه: ٧٩٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝﴾ [1]

''وہ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جاتا ہے بجالاتے ہیں۔''

③...... فرشتے شرم و حیا والے ہیں

سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پہن کر اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اس حالت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا اور چل دیے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی، انہوں اپنی ضرورت پوری کی اور چلے گئے، عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ بیٹھ گئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اچھی طرح کپڑے لپیٹ لو، پھر مجھے اجازت دی، میں نے اپنا کام پورا کیا اور چلا گیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ جو اہتمام آپ نے عثمان کے لیے کیا ہے وہ کسی اور کے لیے نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دراصل عثمان شرمیلا اور حیادار آدمی ہے، مجھے اندیشہ تھا کہ اگر اسی حالت میں اجازت دے دی تو وہ اپنی ضرورت کا اظہار نہ کر سکے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ: اے عائشہ! کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں کہ اللہ کی قسم! جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ [2]

④...... فرشتے خوف الٰہی رکھتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] التحریم:٦۔

[2] صحیح مسلم:٢٤٠٢؛ سلسلة الاحادیث الصحیحة:١٦٧٨؛ الادب المفرد: ٦٠٠؛ مسند احمد،٦/١٥٥؛ مسند اسحاق بن راھویة:١/١٠٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴾ 1

”وہ (فرشتے) تو خود اللہ کی ہیبت سے لرزتے اور ڈرتے ہیں۔“

⑤...اللہ کی تسبیح و تحمید بیان کرتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴾ 2

”وہ (فرشتے) دن رات اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور کبھی بھی نہیں تھکتے۔“

﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴾ 3

”وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں کیلئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے اور انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے بچا۔“

⑥......رکوع و سجود اور عبادت کرتے ہیں

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنِّيْ لَأَسْمَعُ أَطِيْطَ السَّمَاءِ، وَمَا تُلَامُ أَنْ تَئِطَّ وَمَا فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ)) 4

”میں آسمان کی چرچر کو سن رہا ہوں اور وہ کیونکر چرچر نہ کرے، اس میں ایک بالشت کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ نہ کر رہا ہو۔“

---

1 ۲۱/الانبیاء:۲۸۔ 2 ۲۱/الانبیاء:۲۰۔ 3 ۴۰/المؤمن:۷۔ 4 الصحیحة:۸۵۲؛ سنن ابن ماجه، الزهد، باب الحزن والبكاء:۴۱۹۰، حسن عند الألباني۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦...... فرشتے طواف اور حج بھی کرتے ہیں

بیت المعمور فرشتوں کا کعبہ ہے، جو ساتویں آسمان پر ہے جس کا وہ حج کرتے ہیں اور یہ بالکل عین کعبہ کے اوپر ہے۔

جہاں پر فرشتے طواف کرتے ہیں ہر چکر میں ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں، جو ایک بار طواف کر لیتا ہے پھر اس کی قیامت تک دوبارہ باری نہیں آتی۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم، الایمان و باب الاسراء برسول اللهﷺ الی السموات فرض والصلوات: ٤١٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند اہم فرشتے اور ان کی ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں فرشتے ایک عظیم مخلوق ہیں اور ان تمام فرشتوں میں سے چار فرشتوں حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت (یعنی عزرائیل) علیہم السلام کو اہم مقام حاصل ہے، کہا جاتا ہے یہ سردارانِ ملائکہ ہیں۔ اسی طرح کتاب وسنت میں چند اہم ذمہ داران فرشتوں کا تذکرہ بھی موجود ہے جس میں جہنم وجنت کے فرشتے بھی شامل ہیں۔ ہم یہاں چند ایک کی ذمہ داریوں کی طرف مختصر نظر ڈالتے ہیں۔

①...... جبریل علیہ السلام:

حضرت جبریل علیہ السلام کی بنیادی طور پر ذمہ داری انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی کا پیغام پہنچانے کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ [1]

"(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجیے! کہ جو کوئی جبریل کا دشمن ہو (تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا دشمن ہے) بلاشبہ اسی نے اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اتارا ہے۔"

②...... میکائیل علیہ السلام:

حضرت میکائیل علیہ السلام کی بنیادی ذمہ داری بارش برسانے کی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک دفعہ چند یہودی آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہر نبی کے پاس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اللہ کی طرف سے پیغام اور وحی لے کر آیا کرتا ہے، آپ کے پاس کونسا فرشتہ آتا ہے، تاکہ ہم آپ کی اتباع (کے بارے فیصلہ) کر سکیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میرے پاس جبریل آتا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ تو وہی ہے جو (ہمارے بارے میں) جہاد وقتال کا حکم لے کر آتا ہے۔ لہٰذا یہ تو ہمارا دشمن ہے! اگر آپ میکائیل کا نام لیتے جو

---

[1] ٢/البقرۃ:٩٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارانِ رحمت لے کر آتا ہے تو پھر ہم آپ کی اتباع ضرور کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ﴾ 1

"(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجیے! کہ جو کوئی جبریل کا دشمن ہو (تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا دشمن ہے) بلاشبہ اس (جبریل) نے تو اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اتارا ہے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے:

"(انہوں نے کہا) جبریل علیہ السلام تو وہ فرشتہ ہے جو جہاد و قتال کا اور عذاب کا حکم لے کر آتا ہے، لہٰذا یہ تو ہمارا دشمن ہے البتہ اگر آپ میکائیل کا نام لیتے جو بارش، رحمت اور نباتات لے کر آتا ہے تو پھر ٹھیک تھا۔" 2

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں جبریل اور میکائیل علیہما السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ ﴾ 3

"جو شخص اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے۔"

③ ...... اسرافیل علیہ السلام

قیامت برپا کرنے اور پھر تمام مردوں کو زندہ کرنے کیلئے جو فرشتہ صور پھونکے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ صور پھونکے کا تذکرہ قرآن مجید میں کچھ اس طرح ہے۔

﴿ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ

---

1 ٢/البقرۃ:٩٧۔ مسند احمد، ٣/ ١٠٨؛ السنن الکبری للنسائی: ٩٠٧٢۔

2 مسند احمد، ١/ ٢٧٤۔ 3 ٢/البقرۃ:٩٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ ❶

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بیہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جس کو اللہ چاہے، پھر دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں کیسے بے پرواہ ہو سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور اپنے منہ میں لیا ہوا ہے اور اپنی پیشانی کو جھکایا ہوا ہے اور وہ اپنے کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے (اس میں صور پھونکنے کا) حکم ملے اور وہ اس میں پھونک دیں۔'' ❷

④..... ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام)

ملک الموت روح قبض کرنے والے فرشتے کو کہتے ہیں۔ بعض آثار میں انکا نام عزرائیل ملتا ہے، ورنہ کتاب وسنت میں اسکا یہ نام موجود نہیں۔ انہی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ﴾ ❸

''کہہ دیجئے تمہیں موت کا فرشتہ قبض کرے گا، جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔''

علاوہ ازیں ملک الموت کے علاوہ فرشتے بھی روح قبض کرنے میں اس فرشتے کی معاونت کرتے ہیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ۳۹/الزمر:۶۸-۶۹۔ ❷ ترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة الزمر: ۴۲۴۳-
❸ ۳۲/السجدة: ۱۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور روح سے کہتے ہیں کہ تو (جسد سے) نکل اس حال میں کہ تو اللہ تعالیٰ سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مہربانی، بہترین رزق اور پروردگار کی طرف چل جو تجھ پر غضبناک نہیں ہے، چنانچہ روح کستوری کی بہترین خوشبو کی طرح (جسم سے) نکلتی ہے اور فرشتے اس کو (از راہ تعظیم و تکریم) ہاتھوں ہاتھ لیے چلتے ہیں یہاں تک کہ اسے لے کر آسمان کے دروازن تک آتے ہیں، وہاں فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ کیا خوب ہے یہ خوشبو جو تمہارے پاس زمین سے آ رہی ہے۔ پھر اسے ارواح مومنین کے پاس علیین میں یا جنت میں یا جنت کے دروازہ پر اور یا عرش کے نیچے کہ جہاں مومنین کی روحیں اپنے اپنے حسب مراتب و درجات رہتی ہیں۔ چنانچہ وہ روحیں اس روح کے آنے سے اسی طرح خوش ہوتی ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اس وقت خوش ہوتا ہے جب کہ اس کے پاس اس کا غائب آتا ہے، یعنی تم میں سے کوئی شخص جب سفر سے واپس آتا ہے تو جس طرح اس کے اہل وعیال اس کی واپسی پر خوش ہوتے ہیں اسی طرح آسمان میں مومنین کی روحیں اس وقت بہت زیادہ خوش ہوتی ہیں جب کسی مومن کی روح زمین سے ان کے پاس آتی ہے، پھر تمام روحیں اس روح سے پوچھتیں ہیں کہ فلاں کیا کرتا ہے اور فلاں کیا کرتا ہے؟ یعنی روحیں ان متعارفین کے بارہ میں جنہیں وہ دنیا میں چھوڑ کر آئی تھیں نام بنام پوچھتی ہیں کہ فلاں فلاں شخص کا کیا حال ہے مگر پھر روحیں (خود) آپس میں کہتی ہیں کہ اس روح کو چھوڑ دو (ابھی کچھ نہ پوچھو کیونکہ) یہ دنیا کے غم و آلام میں تھی (جب اسے ذرہ سکون مل جائے تو پوچھنا) چنانچہ روح (جب سکون پا لیتی ہے تو خود کہتی ہے) کہ فلاں شخص (جو بدکار تھا اور جس کے بارہ میں تم پوچھ رہے ہو) مر گیا، کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ چنانچہ وہ روحیں اسے بتاتی ہیں کہ وہ تو دوزخ کی آگ کی طرف چلا گیا۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو عذاب کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے اس کے پاس ٹاٹ کا بچھونا لے کر آتے ہیں اور اس کی روح سے کہتے ہیں کہ اے روح مغضوب اور معتوب ہو کر اللہ کے عذاب کی طرف چل۔ تو وہ روح (کافر کے جسم سے) مردار کی بدبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے آسمان کے دروازوں کی طرف لاتے ہیں وہاں فرشتے کہتے ہیں کہ کتنی بری ہے یہ بدبو! پھر اس کے بعد اسے کافروں کی ارواح کے پاس لے جایا جاتا ہے۔" [1]

⑤...... منکر و نکیر

قبر میں میت کے پاس آ کر بنیادی سوال کرنے والے فرشتوں کو منکر نکیر کہتے ہیں۔ اگر میت نیک ہے تو یہ اچھی خوبصورت شکل میں آتے ہیں اور اگر میت بری ہے تو سیاہ چہرے میں آتے ہیں۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن میں ایک منکر اور دوسرا نکیر ہوتا ہے، وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں کہ تم اس آدمی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہتے تھے؟ اگر وہ آدمی مومن ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے فرماتے ہیں۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقیناً یہی کہے گا، اس کے بعد اس کی قبر کی لمبائی اور چوڑائی ستر ستر گز کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس مردے سے کہا جاتا ہے کہ (سو جاؤ) مردہ کہتا ہے (میں چاہتا ہوں) کہ اپنے اہل وعیال میں واپس چلا جاؤں تاکہ ان کو (اپنے اس حال سے) باخبر کر دوں۔ فرشتے اس سے فرماتے ہیں تو اس دلہن کی طرح سو جا، جس کو صرف وہی آدمی جگا سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے محبوب ہوتا ہے یعنی اسے ہر کسی کا جگانا اچھا نہیں لگتا، کیونکہ اس سے وحشت ہوتی ہے البتہ جب محبوب جگاتا ہے تو اچھا لگتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو

---

[1] سنن النسائي، الجنائز، باب مايلقى به المؤمن من الكرامة عند خروج نفسه: ١٨٣٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ سے اٹھائے۔اور اگر وہ مردہ منافق ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں (اس کی حقیقت کو) نہیں جانتا (منافق کا یہ جواب سن کر) فرشتے فرماتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ یقیناً تو یہی کہے گا، (اس کے بعد) زمین کو مل جانے کا حکم دیا جاتا ہے، چنانچہ زمین اس مردہ کو اس طرح دباتی ہے کہ اس کی دائیں پسلیاں بائیں جانب اور بائیں پسلیاں دائیں جانب سے نکل آتی ہیں اور اسی طرح ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔'' [1]

⑥......جنت کے فرشتے

اللہ تعالیٰ نے جنت کی چوکیداری اور اہل جنت کی مہمان نوازی اور خدمتگاری کیلئے فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝﴾ [2]

''یہی لوگ ہیں جن کیلئے عاقبت کا گھر ہے۔(یعنی) ہمیشہ رہنے کے لیے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے اور اُن کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیکوکار ہوں گے وہ بھی (جنت میں جائیں گے) اور فرشتے (جنت کے) ہر ایک دروازے سے اُن کے پاس آئیں گے۔اور (کہیں گے) تم پر رحمت ہو (یہ) تمہاری ثابت قدمی کا بدلا ہے اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔''

﴿وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝﴾ [3]

''اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی

---

[1] جامع ترمذی، الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر: ۱۰۷۱-

[2] ۱۳/الرعد: ۲۲،۲۴_ [3] ۳۹/الزمر: ۷۳_

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام، تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔"

⑦..... جہنم کے فرشتے

اللہ تعالیٰ نے جہنم پر بھی کچھ ذمہ دار فرشتے مقرر فرمائے ہیں جن میں ایک مالک بھی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ ﴾ [1]

"گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے۔ جو ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے۔ اور پکاریں گے کہ اے مالک! تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے۔"

﴿ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ ۝ لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ ۝ وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ﴾ [2]

"اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟۔ (وہ آگ ہے کہ) نا باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی۔ اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی۔ اس پر انیس داروغہ ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں۔"

⑧..... عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے

اللہ تعالیٰ کے ذمہ دار فرشتوں میں کچھ ایسے ہیں جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

---

[1] ٤٣/الزخرف: ٧٤، ٧٧۔ [2] ٧٤/المدثر: ٣١، ٢٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ﴾ ❶

''اور تو فرشتوں کو دیکھے گا عرش کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں۔''

⑨......اعمال لکھنے والے فرشتے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ ﴾ ❷

''حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔''

﴿ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝۱۷ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝۱۸ ﴾ ❸

''جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے جو دائیں بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ أَوِ الْمُسِيْئِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةً)) ❹

''بیشک بائیں طرف والا فرشتہ خطا کار مسلمان بندے (کی غلطی لکھنے) سے چھ گھنٹے تک قلم روکے رکھتا ہے پھر اگر وہ نادم ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے تو فرشتہ وہ گناہ نہیں لکھتا، اگر معافی نہ مانگے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

---

❶ ۳۹/الزمر:۷۵۔ ❷ ۸۲/الانفطار:۱۲،۱۰۔

❸ ۵۰/ق:۱۸،۱۶۔

❹ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۸۵، ۷۷۶۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩...... بارش برسانے اور بادل چلانے والے فرشتے:

بارش برسانے والے فرشتوں میں ایک میکائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرا رعد فرشتہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فرشتوں میں سے رعد ایک ایسا فرشتہ ہے جسے بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں، جن کے ساتھ وہ بادلوں کو وہاں چلاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں۔'' [1]

⑪...... پہاڑوں کے فرشتے:

ملائکہ کوہ یعنی پہاڑوں کے فرشتے بھی ہیں جن کا تذکرہ اس حدیث میں ہے:

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''کیا اُحد کے دن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''عائشہ! تمہاری قوم قریش نے مجھ پر مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ گرائے ہیں لیکن سب سے بڑی مصیبت کی جو چٹان مجھ پر گری وہ ان لوگوں کی جانب سے طائف کی گھاٹی میں اس وقت گری جب میں نے (وہاں کے سردار کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن میں نے جس ارادے کا اظہار کیا اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر جدھر کو میرا رُخ تھا ادھر ہی کو چل دیا۔ پھر جب مجھے کچھ قرار آیا تو میں ''قرن الثعالب'' کے مقام پر تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سر اٹھاتے ہوئے نظر دوڑائی تو اس میں سے جبریل نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَ قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ))

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے جناب کو جو جو کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سلوک کیا، اللہ

---

[1] صحیح ترمذی، التفسیر، سورة الرعد: ۳۱۱۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وہ سب کچھ سن لیا ہے۔ اب آپ ﷺ کی جانب پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ ﷺ ان منکرین کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیں، اس کا حکم پہاڑوں کے فرشتے کو کر دیں''۔

اب پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کہا۔ اور کہا:

((يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ))

''اے محمد ﷺ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ ﷺ پسند فرمائیں تو میں مکہ کے دو پہاڑ (ابوقبیس اور قیقعان) کے درمیان اہل طائف کو (چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آٹے کی طرح) پیس کر رکھ دوں''؟

اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو جواب دیا:

((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)) [1]

''نہیں، بلکہ میں تو اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گے۔''

12 ...... ہاروت اور ماروت علیہما السلام:

قرآن مجید میں ان دو فرشتوں کا ذکر بھی موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ

---

[1] صحيح بخاری، بدء الخلق، باب اذا قال أحدكم آمين والملائكة فی السماء...: ۳۲۳۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ﴾ [1]

''اور اُن (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اُن باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے تھے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو، غرض لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی پڑ جاتی۔ اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسا سیکھتے جو اُن کو نقصان ہی پہنچاتا، کوئی فائدہ نہ دیتا۔''

⑬.....عذاب کے فرشتے

اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو عذاب پر مامور ہیں انہیں زبانیہ کہتے ہیں۔ جن کا تذکرہ ان آیات میں بھی ہے کہ جب ابوجہل نے آپ ﷺ کو پریشان کیا تو اللہ تعالیٰ نے دھمکی دی:

﴿ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ؕ﴿۱۹﴾ ﴾ [2]

''بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔ (یعنی) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے۔ بھلا دیکھو تو اگر یہ راہِ راست پر ہو۔ یا پرہیز گاری کا حکم کرے (تو منع کرنا کیسا)؟ اور دیکھو تو اگر اس نے دینِ حق کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا (تو کیا ہوا)؟ کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو

[1] ۲/البقرۃ:۱۰۲۔ [2] العلق:۹،۱۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم (اس کی) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ یعنی اس جھوٹے خطا کار کی پیشانی کے بال۔ تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بُلا لے۔ ہم بھی اپنے مؤکلانِ دوزخ کو بلائیں گے۔ دیکھو اس کا کہانہ ماننا اور سجدے سے قربِ (الٰہی) حاصل کرتے رہنا۔''

⑭...... تخلیق انسانی پر مامور فرشتے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب نطفہ کو (رحم مادر میں قرار پکڑے) بیالیس (۴۲) دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جو اُس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان، آنکھیں، جلد، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ اے پروردگار! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں فیصلہ کرتے ہیں اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر کہتا ہے۔ اے پروردگار! اس کی عمر کتنی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کو جتنی منظور ہوتی ہے اسے بتاتے ہیں اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر پوچھتا ہے۔ اے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں فیصلہ فرماتے ہیں جسے وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ اس صحیفے کو اپنے ہاتھ میں لے کر چلا جاتا ہے اور اس میں کسی چیز کی کمی پیشی نہیں کرتا۔'' [1]

⑮...... خیر و بھلائی کی راہنمائی کرنے والے فرشتے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابن آدم پر شیطان بھی اثر انداز ہوتا ہے اور فرشتہ بھی۔ شیطان اسطرح اثر انداز ہوتا ہے کہ وہ انسان کے دل میں برائی اور حق کی تکذیب ڈالتا ہے اور فرشتہ اسطرح اثر انداز ہوتا ہے کہ وہ انسان کے دل میں اچھائی اور حق کی تصدیق ڈالتا ہے۔ لہٰذا جس کے ساتھ یہ (فرشتے والا معاملہ) ہو وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جس کے ساتھ دوسرا (یعنی شیطان والا) معاملہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کی پناہ مانگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت آخر تک

---

[1] صحیح مسلم، القدر، باب کیفیة خلق الآدمی فی بطن امه: ۲٦٤٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت فرمائی۔ ''شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔'' [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بنی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا پھر لوگوں سے یہ پوچھنے نکلا کہ اگر میں توبہ کرلوں تو وہ توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ چنانچہ اسی سلسلہ میں وہ ایک عابد وزاہد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس اتنے بڑے گناہ سے یا اس اتنے بڑے گناہ کرنے والے کے لئے توبہ ہے؟ اس عابد وزاہد نے کہا کہ نہیں، اس شخص نے یہ سنتے ہی اس عابد وزاہد کو بھی قتل کردیا تو سو قتل پورے ہو گئے پھر اس نے سب سے زیادہ عالم شخص کے بارہ میں پوچھنا شروع کردیا، اسے ایک عالم کے بارہ میں بتایا گیا تو اس نے اس عالم سے پوچھا میں نے سو لوگوں کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے، تو اس نے کہا: ہاں، تم میں اور تمہاری توبہ میں کون حائل ہوسکتا ہے اور پھر عالم نے اس سے کہا کہ تم فلاں بستی جاؤ وہ ایسی اور ایسی ہے وہاں کے لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرو۔ اپنے علاقے کی طرف نہ جانا وہ برے لوگ ہیں چنانچہ وہ شخص اس بستی کی طرف چل کھڑا ہوا ابھی آدھے ہی راستے پر پہنچ پایا تھا کہ اچانک اسے موت نے آدبوچا (چنانچہ اسے موت کی علامات محسوس ہوئیں) تو اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا اور پھر اس کی روح قبض کرنے کے وقت رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (ملک الموت سے جھگڑنے لگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس کی طرف وہ توبہ کر کے جارہا تھا حکم دیا کہ وہ میت کے قریب آجائے اور اس بستی کو جہاں سے وہ آرہا تھا حکم دیا کہ وہ میت سے دور ہوجائے پھر اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں سے فرمایا تم دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرو اگر میت اس بستی کے قریب ہوگی جہاں وہ

---

[1] ترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ: ۲۹۸۸، وقال حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کر کے جا رہا تھا تو اسے رحمت کے فرشتوں کے حوالے کیا جائے گا اور اگر اس بستی کے قریب ہو جہاں سے وہ قتل کر کے آ رہا تھا تو عذاب کے فرشتوں کے حوالے کیا جائے گا۔

چنانچہ جب فرشتوں نے پیمائش کی تو وہ توبہ کر کے جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس سے ایک بالشت قریب پایا گیا، پس حق تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔'' [1]

⑯...... آزمائش کے فرشتے

کبھی کبھار آزمائش الٰہی کی تکمیل کیلئے بھی فرشتے زمین پر انسانوں کے پاس آتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ان میں ایک تو کوڑھی تھا، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا کہ یہ نعمت الٰہی کا شکرادا کرتے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ مسکین وفقیر کی صورت میں بھیجا، وہ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ کوڑھی نے کہا کہ اچھا رنگ اور جسم کی بہترین جلد نیز یہ کہ مجھے اس چیز یعنی کوڑھ سے نجات مل جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ سن کر فرشتے نے کوڑھی کے بدن پر ہاتھ پھیرا، چنانچہ اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ اسے بہترین رنگ وروپ اور بہترین جلد عطا کر دی گئی۔ پھر فرشتے نے پوچھا کہ اب تمہیں کونسا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس شخص نے کہا کہ اونٹ یا کہا گائیں۔ (حدیث کے ایک راوی اسحاق کو شبہ ہے) گائے کے لیے کوڑھی نے کہا تھا یا گنجے نے کہا تھا بہر حال یہ طے ہے کہ ان میں سے ایک نے تو اونٹ کے لیے کہا تھا اور دوسرے نے گائے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس شخص کو حاملہ اونٹنیاں عطا کر دی گئیں۔

پھر فرشتے نے یہ دعا دی ''کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس مال میں برکت عطا فرمائے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الانبیاء باب: ۳۴۷۰؛ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول توبۃ القاتل: ۲۷۶۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ گنجے نے کہا کہ بہترین قسم کے بال، اور یہ کہ یہ چیز یعنی گنجے پن سے نجات پا جاؤں جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا گنجا پن جاتا رہا نیز اسے بہترین قسم کے بال عطا کر دیئے گئے۔ پھر فرشتہ نے اس سے پوچھا کہ اب تمہیں کونسا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس شخص نے کہا کہ گائیں، چنانچہ اسے حاملہ گائیں، عطا کر دی گئیں اور فرشتہ نے اسے دعا بھی دی کہ ”اللہ تعالیٰ تمہارے اس مال میں برکت عطا فرمائے۔“

آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ اس کے بعد پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اندھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی بینائی عطا فرما دی، پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کہ اب تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں چنانچہ اسے بہت سے بچے دینے والی بکریاں عنایت فرما دی گئیں اس کے کچھ عرصے کے بعد کوڑھی اور گنجے نے اونٹنیوں اور گائیوں کے ذریعے اور اندھے نے بکریوں کے ذریعے بچے حاصل کیے گویا خدا نے تینوں کے مال میں بے انتہا برکت دی یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے ایک جنگل بھر گیا، گنجے کی گائیوں سے ایک جنگل بھر گیا، اور اندھے کی بکریوں سے ایک جنگل بھر گیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد فرشتہ پھر کوڑھی کے پاس اپنی اسی پہلی شکل وصورت میں آیا۔ اور اس سے کہنے لگا کہ میں ایک مسکین شخص ہو، میرا تمام سامان سفر کے دوران جاتا رہا ہے، اس لیے آج منزل مقصود تک میرا پہنچنا ممکن نہیں ہے، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت ومہربانی ہو جائے اور اس کے بعد تم ذریعہ بن جاؤ تو میری یہ مشکل آسان ہو جائے گی، لہٰذا میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ، بہترین جلد اور مال عطا کیا ہے، ایک اونٹ مانگتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے میرا سفر پورا ہو جائے اور میں اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤں اس کوڑھی نے کہا کہ میرے اوپر حق بہت زیادہ ہیں (یعنی اس کوڑھی نے فرشتے کو ٹالنے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جھوٹ کہا کہ میرے اس مال کے حقدار بہت ہیں اس لیے تمہیں کوئی اونٹ نہیں مل سکتا) فرشتے نے کہا کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں کیا تم وہی کوڑھی نہیں ہو جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی اور تم محتاج وقلاش تھے مگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین رنگ وروپ کے ساتھ صحت عطا فرمائی اور مال سے نوازا، کوڑھی نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ مال تو مجھے اپنے باپ دادا کی طرف سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ تم جھوٹے ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت کی طرف پھیر دے جس میں تم پہلے مبتلا تھے، یعنی تمہیں پھر کوڑھی اور مفلس بنا دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا:

((وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ))

''پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی سی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو اس نے کوڑھی سے کہا تھا چنانچہ گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو جواب کوڑھی نے دیا تھا، فرشتے نے گنجے سے بھی یہی کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو خدا تمہیں ویسا ہی کردے جیسا کہ تم پہلے گنجے اور محتاج تھے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اسی پہلی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی یہی کہا کہ میں ایک مسکین انسان اور مسافر ہوں میرا تمام سامان سفر کے دوران جاتا رہا ہے۔ اس لیے آج منزل مقصود تک پہنچنا اس شکل میں ممکن ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی میرے شامل حال ہوجائے اور اس کے بعد تم اس کا ذریعہ بن جاؤ لہٰذا میں اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہاری بینائی واپس کردی تم سے ایک بکری مانگتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے میں اپنا سفر پورا کرسکوں، اندھے نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ کہا کہ بے شک پہلے میں ایک اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری بینائی واپس کردی، لہٰذا میری تمام بکریاں حاضر ہیں اس میں تم جو چاہو لے لو اور جو نہ چاہو اسے چھوڑ دو، تم جو کچھ بھی لوگے میں خدا کی قسم! تمہیں اس کو واپس کرنے کی تکلیف نہیں دوں گا۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا کہ تمہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا مال مبارک، تم اپنا مال اپنے پاس رکھو مجھے تمہارے مال کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت تو صرف تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارا امتحان لیا تھا کہ آیا تمہیں اپنا پرانا حال یاد بھی ہے یا نہیں؟ اور تم خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہو یا نہیں؟ سو تم آزمائش میں پورے اترے، چنانچہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہوا اور تمہارے وہ دونوں بد بخت ساتھی یعنی کوڑھی اور گنجا ناشکرے ثابت ہوئے اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض قرار پائے۔ [1]

---

[1] صحیح بخاری، احادیث الانبیاء، باب حدیث ابرص واعمی و اقرع فی بنی اسرائیل: ٣٤٦٤؛ صحیح مسلم: ٧٤٣١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا انبیاء علیہم السلام سے پیار

آدم علیہ السلام سے پیار

فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو حکم الٰہی سے سجدہ کرنا فرشتوں کے پیار کی پہلی علامت ہے۔قرآن مجید نے وہ واقعہ مکمل مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے چند ایک مقام یہ ہیں:

﴿وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓىِٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۳۱ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۳۲ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۳۳ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَ اسْتَكْبَرَ ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۳۴ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۳۵ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۝۳۶ فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۳۷ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝۳۸ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۳۹﴾ [1]

”اور (وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین

---

[1] ۲/البقرة:۳۰،۳۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا تو اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت وخون کرتا پھرے؟ اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح وتقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ تو پاک ہے، جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں بیشک تو بہت علم وحکمت والا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے (آدم علیہ السلام کو) حکم دیا کہ اے آدم! تم ان (فرشتوں) کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔ جب انہوں نے ان کے نام بتائے تو (اللہ نے فرشتوں سے) کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھے معلوم ہے۔ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب کے سب سجدے میں گر پڑے، مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔ اور ہم نے کہا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو بلا روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا، نہیں تو تم ظالموں میں (سے) ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش ونشاط) میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا، تب ہم نے حکم دیا کہ (جنت بریں سے) چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے۔ پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اس نے ان کا قصور معاف کر دیا، بیشک وہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا) تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ غمناک ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف میں فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ ﴾ [1]

"اور ہم ہی نے تم کو (ابتداء میں مٹی سے) پیدا کیا پھر تمہاری شکل وصورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو۔ تو (سب نے) سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِیْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ۝ قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَ یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ

---

[1] ۷/الأعراف: ۱۱-۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾
فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ
مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ
الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا
ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ
الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ
فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ
مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع ﴾[1]

''اور ہم ہی نے تم کو (ابتداء میں مٹی سے) پیدا کیا پھر تمہاری شکل وصورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ کرو۔ تو (سب نے) سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: تو اس (آسمان) سے اتر جا تجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ تو یہاں (آسمان میں) تکبر کرے سو نکل جا، تو یقیناً ذلیلوں میں سے ہے۔ اس (شیطان) نے کہا: مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیجیے۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (جا) تجھ کو مہلت دی گئی۔ (پھر) شیطان نے کہا، کہ مجھے تو تو نے ملعون کیا ہی ہے، میں بھی تیرے سیدھے راستے پر اُن (کو گمراہ کرنے) کے لیے بیٹھوں گا۔ پھر ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے (غرض ہر طرف سے) آؤں گا اور تو ان میں سے اکثریت کو شکر گزار نہیں پائے

---

[1] ۷/الأعراف: ۱۱-۲۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا، جو شخص تیری پیروی کرے گا تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھروں گا۔ اور (ہم نے) آدم علیہ السلام (سے کہا کہ) تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو (اور جو چاہو) نوش جان کرو، مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ گناہ گار ہو جاؤ گے۔ سو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تا کہ ان کے ستر کی چیزیں (شرمگاہیں) جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول دے۔ اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو اور ان سے قسم کھا کر کہا کہ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں۔ غرض (مردود نے) دھوکا دے کر ان کو (معصیت کی طرف) کھینچ ہی لیا۔ جب انہوں نے اس درخت (کے پھل) کو کھا لیا تو ان کی ستر کی چیزیں کھل گئیں اور وہ بہشت کے (درختوں کے) پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر چپکانے (ستر چھپانے) لگے۔ تب ان کے پروردگار نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت (کے پاس جانے) سے منع نہیں کیا تھا اور بتا نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ دونوں عرض کرنے لگے کہ اے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (تم سب بہشت سے) اتر جاؤ (اب سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیے ایک وقت (خاص) تک زمین پر ٹھکانا اور (زندگی کا) سامان (مقرر کر دیا گیا) ہے۔ (یعنی) فرمایا کہ اس میں تمہارا جینا ہو گا اور اسی میں مرنا اور اسی میں سے (قیامت کو زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے۔"

اسی طرح سورۂ صٓ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ .... وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾﴾ [1]

"(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے جس سے تم بے پروا ہو رہے ہو۔

[1] ٣٨/ صٓ: ٦٧-٨٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے ان بلند قدر فرشتوں کی (بات چیت) کا کوئی علم ہی نہیں جبکہ وہ تکرار کر رہے تھے، میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو صاف صاف آگاہ کر دینے والا ہوں۔ جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا: میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔ سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے (نہ کیا)، اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے ابلیس! جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا ہے؟ کیا تو کچھ تکبر میں آ گیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا۔ اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار ہے۔ کہنے لگا، میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن لوگوں کو اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ (اللہ نے) فرمایا: تو مہلت والوں میں سے ہے۔ مقرر وقت کے دن تک۔ کہنے لگا، پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب (انسانوں) کو یقیناً بہکا دوں گا۔ سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔ فرمایا: سچ تو یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔ کہ میں تجھ سے اور تیرے تمام ماننے والوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔ (اے نبی!) آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس (دعوت و تبلیغ کے کام) پر کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت (وعبرت) ہے۔ یقیناً تم اس کی حقیقت کو کچھ وقت کے بعد جان لو گے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ پھر فرمایا: جا کر ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کہیے اور سنیے کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ تیرا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری اولاد کا یہی سلام (کا طریقہ) ہوگا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ جواب میں فرشتوں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ یعنی جواب میں رَحْمَةُ اللهِ کا اضافہ کیا۔ جنت میں جو بھی داخل ہوگا، وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر (ساٹھ ہاتھ قد کا) ہوگا اس کے بعد اب تک مخلوق (کے قد کاٹھ) میں کمی ہوتی آئی ہے۔'' [1]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب سیدنا آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا، انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: ''بیٹو! میرا جنت کے پھل کھانے کو جی چاہتا ہے۔'' وہ تلاش کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ انہیں سامنے سے فرشتے آتے ملے، جن کے پاس آدم علیہ السلام کا کفن اور خوشبو تھی اور ان کے پاس کلہاڑے، کسیاں اور ٹوکریاں بھی تھیں۔ انہوں نے کہا: ''آدم کے بیٹو! تمہیں کس چیز کی تلاش ہے؟'' یا کہا: ''تم کیا چاہتے ہو اور کہاں جا رہے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ہمارے والد صاحب بیمار ہیں اور جنت کے میووں کی خواہش رکھتے ہیں۔'' فرشتوں نے کہا: ''واپس چلے جاؤ! تمہارے والد تو فوت ہونے والے ہیں۔'' فرشتے جب (آدم علیہ السلام کی روح قبض کرنے کے لیے) آئے تو حواء نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا۔ وہ آدم علیہ السلام سے چمٹ گئیں۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: ''مجھ سے الگ ہو جاؤ، (پہلے بھی) مجھے تمہارے ذریعے سے ہی مصیبت پہنچی تھی۔ مجھے میرے رب کے فرشتوں کے ساتھ رہنے دو۔'' فرشتوں نے ان کی روح قبض کی، غسل دیا، کفن پہنایا، خوشبو لگائی، آپ کی قبر کھودی اور لحد تیار کی۔ پھر انہوں نے آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی، پھر انہیں قبر میں رکھ کر اوپر سے مٹی ڈال دی۔ پھر انہوں نے کہا: ''آدم کے بیٹو! تمہارے لیے (میت دفن کرنے کا) یہی طریقہ ہے۔'' [2]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول

---

[1] صحیح بخاری، احادیث الانبیاء، باب خلق آدم و ذریته: ۳۳۲۶؛ مسلم: ۲۸٤۱۔

[2] مسند احمد، ۵/ ۱۳۵، موقوفا علی ابن کعب رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا:

''فرشتوں نے سیدنا آدم علیہ السلام پر، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اور سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیرات کہیں۔'' [1]

ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے پیار

اگرچہ تمام انبیاء کے پاس وحی لانے کی ذمہ داری جبرائیل علیہ السلام کی ہے مگر مختلف مقامات پر انبیاء کی راہنمائی کیلئے جبرائیل علیہ السلام کے علاوہ بھی فرشتوں کا نزول ہوتا رہا ہے۔ مثلاً فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے مہمان بن کر آئے۔

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ [2]

''کیا آپ کے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کہا، انہوں نے (بھی) سلام کہا، (سوچا) اجنبی لوگ ہیں۔ اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک موٹا تازہ بچھڑا (بھنا ہوا) لائے۔ ان کے آگے رکھ دیا، (ان کے نہ کھانے پر پوچھا) تم کھاتے کیوں نہیں؟ تب ان سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا: ڈرو نہیں۔ اور اسے ایک دانشمند بچے کی خوشخبری سنائی۔ ان کی بیوی جلدی سے آگے بڑھی اور اپنے چہرے پر ہاتھ مار کر کہنے لگی، ایک بوڑھی اور بانجھ (کو اولاد ہوگی؟) کہنے لگے، تمہارے رب نے ایسا ہی حکم فرمایا ہے، اور بے شک وہ علم و حکمت والا ہے۔''

مذکورہ بالا آیات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس

---

[1] سلسلة ضعيفة: ٢٨٧٢؛ ضعيف جامع صغير: ٤١٦٠۔ [2] ٥١/الذاريات: ٢٤-٣٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے بھیجے تھے۔ (بعض کے نزدیک وہ جبریل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام تھے۔) سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے عربوں کے رواج کے عین مطابق ان کی خوب مہمان نوازی کی اور انہیں کھلانے کے لیے ایک بہترین موٹا تازہ بچھڑا بھون کر تیار کر کے لے آئے۔ جب مہمانوں کے آگے کھانا رکھا اور مہمانوں کی کھانے میں عدم دلچسپی دیکھی تو بڑے تعجب سے دریافت کیا کہ "تم کھاتے کیوں نہیں؟" (ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ فرشتے ہیں اور فرشتے کھانے پینے کی خواہشات سے مبرا ہوتے ہیں۔) اب ساتھ ہی دل میں خوف محسوس کرنے لگے کہ کہیں یہ لوگ کسی بدنیتی سے تو نہیں آئے جو میرے گھر کا نمک نہیں کھا رہے۔ فرشتوں نے جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا خوف محسوس کیا تو انہیں دلاسا دیا کہ آپ ڈریں نہیں، ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا لوط علیہ السلام کی بدکردار قوم کی تباہی کے لیے بھیجا ہے۔

سیدہ سارہ علیہا السلام جو بدکرداروں سے سخت نفرت کرتی تھیں، ان کے انجام کا تصور کر کے خوش ہو گئیں اور ہنس دیں، تب فرشتوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خوشخبری سنائی کہ آپ کے ہاں بیٹے اسحاق علیہ السلام کی ولادت ہوگی اور پھر اسحاق کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری بھی سنائی، تو ایک دم سے حیران و متعجب ہو گئیں، اور اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے (خوشی اور حیرانگی سے) کہنے لگیں: آئے ہائے! کیا مجھ جیسی بوڑھی اور بانجھ عورت کے ہاں ولادت ہوگی اس پر میرا خاوند بھی بوڑھا ہو چکا۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ فرشتوں نے کہا، کیا تم اللہ تعالیٰ جو مسبب الاسباب ہے اور بزرگ و برتر ہے اس کے فیصلے پر تعجب اور حیرانگی ظاہر کرتی ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی تعریف کا لائق ہے اور وہ بہت بزرگی والا ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ عظیم خوشخبری سنی تو حیرانگی سے استفسار کیا: "تم مجھے اس وقت خوشخبری دے رہے ہو جبکہ بڑھاپے نے مجھے آدبوچا ہے!؟ اب کاہے کو مجھے خوشخبری دے رہے ہو؟" جواباً فرشتوں نے کہا: "ہم تو آپ کو ایک سچی خبر دے رہے ہیں جو ہمیں حق تعالیٰ نے دی ہے، اور رحمت خداوندی سے مایوسی کا اظہار مت کریں۔"

پھر فرشتوں نے خوشخبری کی مزید توثیق کی اور انہیں بتایا کہ ان کے ہاں ایک بہت ہی علم ودانائی والا بیٹا پیدا ہوگا۔ اس خوشخبری سے مراد سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے چھوٹے بھائی سیدنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسحاق علیہ السلام ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقام و مرتبہ اور ان کی ثابت قدمی اور آزمائشوں سے سرخروئی کا انعام ''علم والا بیٹا'' عطا کیا۔ اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں یہ بھی فرمایا کہ وہ بہت صابر اور وعدے کے پکے ہوں گے۔

﴿ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ ﴾ 1

''تو ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری سنائی۔''

بعض علماء کے بیان کے مطابق جب فضا میں تھے جو سیدنا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا، ابراہیم! آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: ''مجھے آپ سے کوئی کام نہیں۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارش کا فرشتہ کہنے لگا: ''مجھے کب حکم دیا جائے گا کہ میں بارش نازل کروں؟'' لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم تو اس سے پہلے ہی مکمل ہو گیا کہ ''ہم نے کہہ دیا کہ آگ! تو ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی والی بن جا۔'' 2

جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام ننھے سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی ماں ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ چھوڑ کر واپسی کی تیاری کرنے لگے تو سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے اُٹھ کر ان کا دامن تھام لیا اور پوچھنے لگیں کہ ''اس بے آب و گیاہ میدان میں جہاں ہمارے ہاتھ میں اشیاء ضرورت بھی نہیں آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں چل دیئے؟'' مگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام خاموش رہے۔ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے بار بار پوچھنے پر بھی خاموش رہے تو سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے پوچھا: ''کیا آپ کو اللہ نے یہ حکم دیا ہے؟'' تب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو پھر سیدہ ہاجرہ کہنے لگیں: ''اگر یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے تو پھر وہ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' 3

سیدنا ابراہیم علیہ السلام ننھے اسماعیل اور بیوی ہاجرہ علیہا السلام کو چھوڑ کر واپسی کے سفر میں جب ''ثنیہ'' (ایک گھاٹی) کے مقام پر پہنچے تو بیت اللہ کی طرف رخ کر کے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا گو ہوئے:

---

1 ۱۱/ہود: ۷۱۔ 2 تفسیر الطبری: ۱۰/ ۵۸۔ 3 قصص الانبیاء، ص: ۱۷۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ [1]

''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے، اے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم کریں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے روزی عطا فرما تا کہ یہ شکرگزاری کریں۔''

ادھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اپنے ننھے منے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بے آباد و گیاہ مقام پر تن تنہا رہنے لگیں۔ کچھ تھوڑا بہت کھانے پینے کو جو تھا ختم ہو گیا۔ پہلے خود مشکیزے سے پانی پیتی تھیں اور بیٹے کی ضروریات کو اپنے دودھ سے پورا کرتی تھیں۔ لیکن کب تک؟ آخر پانی ختم ہو گیا۔ خود کو بھی پیاس نے ستایا ہے اور بچہ بھی بے چین ہے۔ بچے کو یوں تڑپتا دیکھنا ایک ماں کے لیے بہت بڑا امتحان تھا، اُنھیں اور چل دیں۔ قریب ترین پہاڑی ٹیلے (صفا) پر چڑھیں، وادی میں ادھر سے ادھر دیکھا کوئی نفس، کوئی بشر نظر نہ آیا جلدی سے واپس اتریں۔ اپنی پریشانی کے عالم میں وادی کے درمیان میں پہنچ کر زمین پر گھسٹتے دامن کو ہاتھوں سے سمیٹا اور بھاگ پڑیں اور دوسرے قریب ترین پہاڑی ٹیلے (مروہ) پر چڑھ گیں۔ وہاں سے بھی جب وادی میں کوئی متنفس نظر نہ آیا تو واپس اتریں اور ویسے ہی وادی سے دوڑتی ہوئی پہلی پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ یوں سیدہ ہاجرہ علیہا السلام (سات مرتبہ) ادھر سے ادھر پہاڑیوں پر چڑھتی اترتی رہیں اور وادی میں سعی کرتی رہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(حج وعمرہ کے دوران) ان دونوں پہاڑوں (صفا مروہ کی سعی) انہی (سیدہ ہاجرہ علیہا السلام) کی بنا پر ہے۔'' [2]

سیدہ ہاجرہ علیہا السلام جب آخری چکر میں مروہ پر پہنچیں تو انہیں کوئی آواز سنائی دی، خود سے مخاطب

---

[1] ١٤/ابراھیم: ٣٧۔ [2] قصص الانبیاء، ص: ١٢٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر کہتی ہیں کہ ''خاموش'' پھر غور سے سننے لگیں تو دوبارہ کوئی آواز سنائی دی۔ آخر کہنے لگیں: (اللہ) تو نے آواز تو سنادی، کاش تو ہماری کچھ مدد کر سکتا؟!''

ناگہاں انہیں ''زمزم'' کے مقام پر ایک فرشتہ نظر آیا، جس نے اپنی ایڑی یا پر سے زمین کھودی تو پانی نکل آیا۔ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے یہ صورتحال دیکھی تو پانی کے گرد اگرد رکاوٹ کھڑی کرنے لگیں اور چلو بھر بھر کے مشکیزے میں پانی ذخیرہ کرنے لگیں۔ وہ پانی بھرتی گئیں اور پانی مزید نکلتا رہا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اسماعیل (علیہ السلام) کی ماں پر رحمت نازل فرمائے! اگر وہ زم زم کو بہنے دیتیں، یا چلو نا بھرتیں تو وہ ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر جاتا۔'' [1]

راوی کے بیان کے مطابق سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے پانی پیا اور بچے کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے ان سے مخاطب ہو کر کہا: ''آپ ہلاک ہونے سے مت ڈریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں فرماتا، یہاں اس مقام پر یہ دونوں باپ بیٹا مل کر اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کریں گے۔''

حضرت زکریا علیہ السلام سے پیار

جب زکریا علیہ السلام نے رب العالمین سے صالح بیٹے کی دعا کی تو فرشتوں نے فوراً آکر خوشخبری سنادی۔

﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٣٩﴾﴾ [2]

''اُس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے اولادِ صالح عطا فرما، بے شک تو دعا سننے (اور قبول کرنے) والا ہے۔ وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے

---

[1] صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء: ٣٣٦٢، ٣٣٦٤۔ [2] ٣/آل عمران: ٣٨، ٣٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز دی کہ (زکریا) اللہ تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے فیض (یعنی عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (اللہ کے) پیغمبر (یعنی) نیکو کاروں میں سے ہوں گے۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام سے پیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی ایک لڑکا جنم دے گی (تو سولڑکے ایسے پیدا ہونگے) جو اللہ کے راستے میں جہاد وقتال کریں گے۔ فرشتے نے ان سے آکر کہا کہ ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجیے مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا اور بھول گئے چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے مگر پھر ایک کے سوا کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا اور جو ایک ہوا وہ بھی ناقص (ناقص الخلقت) تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد پوری ہو جاتی اور اسطرح انکی مراد پوری ہونے کی امید بہت زیادہ تھی۔ [1]

موسیٰ علیہ السلام سے پیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موت کے فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان کی روح قبض کرنے کے لیے) بھیجا گیا، جب وہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کی، تو نے مجھے جس بندے کی طرف بھیجا ہے وہ مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیں۔ ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اتنے سال عمر (مزید) مل جائے۔"

(ملک الموت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا یہ پیغام پہنچایا)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"اے اللہ! اس کے بعد کیا ہوگا؟"

---

[1] صحیح بخاری، النکاح، باب قول الرجل لاطوفن اللیلة علی نسائی: ٥٢٤٢؛ صحیح مسلم: ١٦٥٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”پھر موت آ جائے گی۔“

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

”تو پھر ابھی ٹھیک ہے۔“

اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ مجھے ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے جتنی دور پتھر ہو سکتا ہے (اللہ تعالیٰ نے یہ درخواست قبول فرمائی اور ارضِ مقدس کے قریب وفات دی)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو آپ کی قبر مبارک دکھا دیتا جو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ہے۔“ [1]

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس روح قبض کرنے آیا اور کہا: اپنے ربّ کے پاس چلیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی۔“ [2]

عیسیٰ علیہ السلام سے فرشتوں کا پیار

جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا پر تشریف لائیں گے تو فرشتوں کی رفاقت میں آسمان سے اتریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کس طرح ہوگا؟ اسکی وضاحت درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے

((عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ

---

[1] صحیح بخاری، أحادیث الانبیاء، باب وفاۃ موسیٰ و ذکرہ بعد: ۳٤۰۷۔

[2] صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء، باب وفاۃ موسیٰ و ذکرہ بعدہ: ۳٤۰۷؛ صحیح ابن حبان، ۸/ ۳۸، ٦۱۹۰؛ مسلم: ۲۳۷۲؛ احمد: ۷٦٥۰؛ عبدالرزاق: ۲۰٥۳۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأْسَه قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْه جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُه يَنْتَهِي حِيْنَ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُه حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ)) [1]

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ حضرت (عیسیٰ علیہ السلام) مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے اور وہ دمشق (شام) کے مشرقی حصے میں، سفید مینار کے پاس، زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس، دو فرشتوں کے بازوؤں (پروں) پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ زندہ نہ بچے گا جب کہ ان کی سانس حد نگاہ تک پہنچے گی۔ پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور ''لُد'' (فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے) کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔''

www.KitaboSunnat.com

[1] صحیح مسلم، الفتن، باب ذکر الدجال: ٢٩٣٧؛ احمد، ٤/ ٢٤٨؛ ابو داود: ٤٣٢١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا رسول اللہ ﷺ سے پیار

دیگر انبیاء کی طرح رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی جبریل علیہ السلام وحی لیکر آیا کرتے تھے اور مختلف مقامات پر مختلف اغراض ومقاصد لے کر آپ کے پاس فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا تھا اور ہر وقت ہر کام کی راہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے میں فرشتے ہی اہم کردار ادا کیا کرتے تھے۔ آپ اگر سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کریں تو آپکو بہت سے ایسے واقعات ملیں گے جن میں رسول اللہ ﷺ سے فرشتوں کے مخصوص پیار کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان اہم ترین واقعات میں سے چند ایک قارئین کی نظر کئے جاتے ہیں۔

آپ ﷺ کی عیادت

نبی کریم ﷺ کی طبیعت ناساز ہوتی تو اس بے قراری اور اضطرابی کی حالت میں فوراً جبریل علیہ السلام آ کر آپ کی طبیعت کے بارے میں پوچھتے اور آپ کو دم کر کے اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کرتے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے۔ اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'ہاں' تو انہوں نے آپ پر یہ دم کیا۔

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ)) [1]

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جس نے آپ کو اذیت دی اور ہر شریر نفس سے یا ہر حاسد کی نظر بد سے۔ اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔''

امام اور مقتدی

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم: ۲۱۸۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جبریل علیہ السلام کا نزول ہوا اور انہوں نے مجھے نماز پڑھائی میں نے انکی معیت میں نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ (دوسرے وقت) کی نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچ نمازوں کو گن کر بتایا۔'' [1]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس پانچوں نمازیں دو مختلف وقتوں میں دو مرتبہ پڑھائیں اور پھر فرمایا کہ آپ کی امت کے لیے نمازوں کا وقت وہ ہے جو ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ [2]

آسمانوں کی سیر

جبریل، میکائیل اور دیگر فرشتوں علیہم السلام نے آپ ﷺ کو معراج کے وقت آسمانوں کی سیر کروائی اور جنت وجہنم کے مشاہدات کروائے، اور بڑی محبت کے ساتھ ہر چیز جس کا آپ نے پوچھا احسن انداز سے اس کی وضاحت کی اور آپ کی راہنمائی فرمائی۔

جبریل علیہ السلام سامع بنتے ہیں

ماہ رمضان میں جبریل علیہ السلام آ کر رسول اللہ ﷺ کا قرآن سنا کرتے تھے اور دور کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو تب آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ کے پاس آتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ [3]

ایک دوسری روایت میں ہے:

''جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ نے رحلت فرمائی انہوں نے آپ ﷺ کے

---

[1] صحیح بخاری، بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ: ۳۲۲۱۔ [2] صحیح ترمذی: ۱۲۷؛ صحیح نسائی: ۴۸۸۔ [3] صحیح بخاری، بدء الوحی: ٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔'' ❶

آپ کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی جناب محمد ﷺ سے وعدہ کیا تھا ((وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ)) ''اور اللہ لوگوں (کے ہر شر) سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی دشمن نقصان پہنچانے کی سوچتا تو اذن الٰہی سے جبریل علیہ السلام فوراً آکر اطلاع دے دیتے یا پھر اللہ کے فرشتے آپ کی حفاظت پر مامور کر دیئے جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ایک دن ابو جہل کہنے لگا، کیا محمد ﷺ تمہاری موجودگی میں اپنا چہرہ (اللہ کیلئے) جھکاتا ہے؟ لوگوں نے کہا 'ہاں' تو اس نے کہا: لات اور عزیٰ (بتوں) کی قسم! اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھا تو اس کی گردن روند ڈالوں گا اور اسکا چہرہ خاک آلود کر دوں گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب اللہ کے رسول ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو وہ آپ کی گردن روندنے کیلئے آگے بڑھا مگر جلد ہی اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ آیا۔ جب وہ پیچھے ہٹا تو گھبرایا ہوا تھا اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچا رہا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اب تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا، میرے اور محمد ﷺ کے درمیان تو آگ کی خندق، خوفناک منظر اور کچھ 'پر' حائل ہیں!...... اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَا خْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)) ❷

''اگر وہ میرے قریب آجاتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو بکھیر کر رکھ دیتے۔''

مشکل حالات میں معاونت

رسول اللہ ﷺ پر جب بھی کوئی مشکل وقت آتا آسمان سے فرشتے فوراً حکم الٰہی سے آپ ﷺ کی مدد کو آتے، یہ آپ ﷺ سے فرشتوں کی انتہا درجے کی محبت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ طائف کے موقع پر، غزوہ بدر و احد اور دیگر جنگوں کے مواقع پر، گھر ہو یا معاشرتی معاملات میں مشکل کے وقت فرشتے آپ کی معاونت کیا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح بخاری، فضائل القرآن، باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ: ٤٩٩٨۔ ❷ صحيح مسلم، صفات المنافقين، باب قوله ان الانسان ليطغىٰ: ٢٧٩٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پیار

فرشتوں کے پیار اور نزول سے فیض یاب ہونے والے معزز حضرات میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ایک ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ بَدْرٍ وَلِأَبِيْ بَكْرٍ مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ علیہ السلام وَمَعَ الْآخَرِ مِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلُ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ)) [1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ بدر کے دن میرے لیے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل فرشتہ لڑائی میں بڑا حاضر ہوتا ہے۔''

گویا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے میدان بدر میں میکائیل، اسرافیل اور جبریل علیہم السلام کے ساتھ ساتھ ہزاروں فرشتوں کا نزول ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتوں کے پیاروں کو کوئی آنچ نہ آئے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنے ساتھ بیٹھے لوگوں سے بطور خوش طبعی باتیں کررہے تھے، تو ایک شخص نے ان سے کہا: آپ ہمیں اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتائیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی میرے بھی ساتھی ہیں۔ انہوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خوشگوار سانس لی اور فرمایا:

یہی تو وہ شخص ہے جن کا نام اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی زبان کے ساتھ ''صدیق'' رکھا۔ [2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بزرگوں میں سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور

---

[1] مجمع الزوائد، ۹/ ۵۸۔ [2] مستدرك حاكم، ۳/ ٦٥ (٤٤٠٦)، وفيه ضعف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کو مصحف واحد میں سب سے پہلے جمع کروانے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ ان کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر اپنی اُمت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہے۔'' [1]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ سے بہت زیادہ خوف رکھنے والے تھے آپ فرمایا کرتے تھے:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّبْكِيَ فَلْيَبْكِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَبَاكِ)) [2]

''تم میں سے جو رونے کی استطاعت رکھتا ہے پس اسے (خشیت الٰہی سے) رونا چاہیے اور جو رونے کی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم بناوٹی تو رونا رو لے یعنی رونے جیسا منہ ہی بنا لے۔''

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے درخت پر ایک پرندے کو بیٹھا دیکھ کر کہا: تیرے لئے کتنی خیر ہے۔ تو پھل کھاتا ہے اور درخت پر بیٹھتا ہے کاش! میں ایک پھل ہوتا جس کو پرندے کھا لیتے۔'' [3]

آپ قرآن مجید سے بہت محبت کرنے والے تھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کو جب سے میں نے ہوش سنبھالا دین (اسلام) پر ہی پایا اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نہ آتے ہوں، جب مسلمان سخت آزمائش (تکلیف) میں تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لئے نکلے جب برک عماد پہنچے تو ان سے قارہ کے سردار ابن دغنہ کی ملاقات ہوئی اس نے پوچھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو میری قوم نے نکال دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ زمین کی سیر کروں اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں،

---

[1] صحيح بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ لو كنت متخذا خليلا: ٤٦٧، ٣٦٥٦ـ [2] كتاب الزهد لابن المبارك: ٤٢ـ

[3] كتاب الزهد لابن المبارك: ٢٤٠ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن دغنہ نے کہا کہ:

((إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ))

''تم جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے اس لئے کہ تم غریبوں کے لئے کماتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو اور عاجز ومجبور کا بوجھ اٹھاتے، مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق (پر قائم رہنے) کی وجہ سے آنے والی مصیبت پر مدد کرتے ہو میں تمہارا ضامن ہوں تم لوٹ چلو اور اپنے ملک میں اپنے رب کی عبادت کرو۔''

چنانچہ ابن دغنہ روانہ ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر واپس ہوا اور کفار قریش کے سرداروں میں گھوما اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے جو تنگدستوں کے لئے کماتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے، عاجزوں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے، راہ حق میں پیش آنے والی مصیبت میں مدد کرتا ہے، چنانچہ قریش نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کر لی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امان دے کر ابن دغنہ سے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہہ دو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کریں، نماز پڑھیں، لیکن ہمیں تکلیف نہ دیں اور نہ اس کا اعلان کریں، اس لئے کہ ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں ابن دغنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ دیا، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے لگے اور نہ تو نماز اعلانیہ پڑھتے اور نہ قرات اعلانیہ کرتے۔

((ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ (فَيَنْقَصِفُ) عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ (يَعْجَبُونَ) وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ))

''پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا، تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز اور قرآن پڑھنے لگے، تو مشرکین کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتیں اور بچے ان کے پاس جمع ہو جاتے، ان لوگوں کو اچھا معلوم ہوتا، اور ابوبکر کو دیکھتے رہتے، ابوبکر ایسے آدمی تھے کہ بہت روتے اور جب قرآن پڑھتے تو انہیں اپنے آنسوؤں پر اختیار نہیں رہتا تھا۔"

مشرکین، قریش کے سردار گھبرائے اور ابن دغنہ کو بلا بھیجا، وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کریں، لیکن انہوں نے اس سے تجاوز کیا اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور اعلانیہ نماز اور قرآن پڑھنے لگے اور ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور ہماری عورتیں گمراہ نہ ہو جائیں اس لئے ان کے پاس جا کر کہو کہ اگر وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت پر اکتفا کرتے ہیں تو کریں اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے کہو کہ تمہارا ذمہ واپس کر دیں، اس لئے کہ ہمیں پسند نہیں کہ ہم تمہاری امان کو توڑیں اور نہ ہم ابوبکر کو اعلانیہ عبادت کرنے پر قائم رہنے دے سکتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ابن دغنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذمہ ایک شرط پر لیا تھا، یا تو اسی پر اکتفا کرو یا میرا ذمہ مجھے واپس کر دو، اس لئے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ عرب اس بات کو سنیں کہ میں نے ایک شخص کو اپنے ذمہ میں لیا تھا، اور میرا ذمہ توڑا گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں تیرا ذمہ تجھے واپس دیتا ہوں اور اللہ کی پناہ پر راضی ہوں اس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، میں نے ایک کھاری زمین دیکھی، جہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور دو پتھریلے کناروں کے درمیان ہے جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی، جس نے بھی ہجرت کی مدینہ ہی کی طرف کی اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی تیاری کی، تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ٹھہرو مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا، ابوبکر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ کو امید ہے کہ اس کی اجازت ملے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ چلنے کے لئے رک گئے اور دو اونٹ جو ان کے پاس تھے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چار مہینے تک سمر یعنی کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ ❶

عمل صالح میں سب سے بڑھ کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟))

''تم میں سے کس نے آج روزہ رکھا ہے؟''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے۔''

پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا:

((فَمَنْ تَبِعَ مِنكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی کا جنازہ پڑھا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے۔''

پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا:

((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے۔''

پھر آپ ﷺ نے سوال کیا:

((فَمَنْ عَادَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہے؟''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے۔''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷

''جس شخص میں بھی یہ کام جمع ہو گئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

---

❶ صحیح بخاری، الکفالة، باب جوار ابی بکر فی عهد رسول اللهﷺ وعقده: ۲۲۹۷۔ ❷ صحیح مسلم، الزکاة، باب من جمع الصدقة و اعمال البر: ۱۰۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روازنہ مقرر کردہ خراج ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ادا کیا کرتا تھا اور آپ اس کے لائے ہوئے خراج سے کھایا کرتے تھے ایک دن وہ کھانے کی چیز لایا۔ آپ نے اس میں سے کچھ کھالیا، تب غلام نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ آپ نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں میں نے ایک شخص کی کہانت کی (یعنی نجومیوں کی طرح بتایا کہ تیری قسمت میں کیا ہوگا) میں کہانت جانتا تو نہیں تھا لیکن میں نے تکا لگایا تھا (لیکن اس کا وہ کام اس طرح ہوگیا جیسے میں نے بتایا تھا) آج وہ مجھے ملا اور اس نے میری کہانت کا انعام دیا تو وہ یہ کھانا اس میں سے لایا ہوں جسے آپ نے کھالیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور قے کر دی۔ (1)

دوپہر کے وقت نبی کرام صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ''اسراء'' کے بارے میں کچھ بیان کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت داخل ہوگی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے شوق سے فرمایا: اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ میں اسے دیکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بلاشبہ میری امت کے پہلے آدمی ہو جو اس میں داخل ہوگے۔ (2)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرابت داری کی بناء پر سیدنا مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ پر خرچ کرتے تھے اور ''واقعہ افک'' میں منافقین کے دام فریب میں آ کر انہوں (مسطح) نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نازیبہ کلمات کہہ دیے، جن سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف پہنچی۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی براءت کے متعلق آیات نازل کیں تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں مسطح پر کبھی بھی کچھ نہیں خرچ کروں گا، اس کے بعد کہ جو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَ

---

(1) بخاري، المناقب، باب ايام الجاهلية: ٣٨٤٢۔

(2) مستدرك حاكم: ٧٣/٣، وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲﴾ 1

''اور جو لوگ تم میں سے صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں، وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور وطن چھوڑ جانے والوں کو کچھ خرچ نہیں دیں گے، ان کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے؟ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرور، اللہ کی قسم! مجھے بلاشبہ یہ محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے۔ چنانچہ انہوں نے مسطح کو وہ اخراجات دیئے جو دیا کرتے تھے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اب یہ ان سے کبھی نہیں روکوں گا۔ 2

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے آئے، منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: اے لوگو! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی مجھے دکھ نہیں دیا۔ پس تم ان کا مقام پہچان لو۔ اے لوگو! بلاشبہ میں ان سے راضی اور خوش ہوں۔ 3

---

1 ٢٤/النور:٢٢۔ 2 صحیح البخاری:٢٦٦١، ٦٦٧٩۔

3 الخلفاء الراشدون:٤٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا، نہایت سفید کپڑے، بہت سیاہ بال، سفر کا کوئی اثر یعنی گرد و غبار وغیرہ اس پر نمایاں نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اس کو جانتا بھی نہ تھا بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانو بزانو ہو کر بیٹھ گیا، اپنے دونوں ہاتھوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دیا اور عرض کیا:

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا))

''اسلام یہ ہے کہ تم کلمہ توحید یعنی اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) کا اقرار کرو، نماز پابندی سے ادا کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعتِ زادراہ ہو تو حج بھی کرو۔''

آنے والے نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے، اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا کہ ایمان کیا ہے۔؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایمان کے معنی یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو، تقدیر الٰہی کو یعنی ہر خیر و شر کے مقدم ہونے کو سچا جانو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والے نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہنے لگا احسان کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو (تو کم از کم) اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔''

آنے والے نے عرض کیا کہ قیامت کے بارے میں بتائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ اس سے واقف نہیں ہے۔''

اس نے عرض کیا اچھا قیامت کی علامات بتائیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کی علامات میں سے یہ بات ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، تنگ دست چرواہے، بڑی بڑی عمارتوں پر اترائیں گے۔''

اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ)) [1]

''یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔''

گویا جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جبریل علیہ السلام کو انسانی شکل میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا، اور فرشتوں کا صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے محبت و پیار کرنا بھی اس حدیث مبارکہ سے سمجھ آتا ہے

---

[1] صحیح مسلم، الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان:۸؛ بخاری:۵۰؛ ابوداود:۴۶۹۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ فرشتے انہیں دین سکھانے کے لیے آسمانوں سے اترتے تھے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جہاں فرشتے ان سے پیار کرتے تھے کہ ان کی خواہش کے مطابق آسمان سے وحی لے کے آتے تھے وہاں شیطان اسی قدر ان سے بھاگتا تھا۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''جس ذات کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ شیطان جس راستے پر تجھے دیکھ لیتا ہے وہ تیرے قدموں کی چاپ سن کر راستہ بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔'' [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے کہا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر ہیں۔'' [2]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آئے اور حضرت حر بن قیس، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرب لوگوں میں سے تھے، عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کے لوگ کچھ نوجوان اور کچھ ادھیڑ عمر تھے، سب قرآن کے حافظ اور قاری تھے، عیینہ نے حضرت حر سے کہا کہ کیا آپ عمر رضی اللہ عنہ سے میرے لیے ملاقات کی اجازت لے سکتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں آپ کے لیے ملاقات کی اجازت لے لوں گا، پھر انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی، عیینہ نے جاتے ہی حضرت عمر سے کہا، اے خطاب کے بیٹے! آپ ہمیں نہ ہی کچھ دیتے ہیں اور نہ ہی ہمارے فیصلے سے انصاف کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور سزا دینے کو تیار ہو گئے، لیکن حر بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے نبی کو حکم دیا:

---

[1] صحیح بخاری، المناقب، باب مناقب عمر بن خطاب: ٣٦٨٣۔

[2] تهذيب الكمال: ٢١ / ٣٢٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ﴾ ❶

''آپ معاف کر دیا کریں اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں، اور جاہلوں کی پروانہ کیا کریں۔''

امیر المومنین یہ بھی تو جاہل ہے؟

راوی کہتا ہے اللہ کی قسم! جب حضرت حر نے یہ آیت تلاوت کی تو ان کا غصہ کافور ہو گیا، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ قرآنی آیات پر فوراً عمل کرتے تھے۔'' ❷

حضرت عبد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کے دوران قرآن پڑھتے وقت عمر رضی اللہ عنہ کی آہوں کی آواز میں نے نماز کی آخری صف میں کھڑے سنی (سورۃ یوسف کی یہ آیت بار بار تلاوت کرتے اور رو رہے تھے)

﴿ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ ❸

''(یعقوب علیہ السلام نے کہا) میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔ مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جن سے تم سراسر بے خبر ہو''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں سو رہا تھا، تو میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، ایک عورت محل کے گوشہ میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: عمر کا: تو میں نے ان کی غیرت کا خیال کیا، اور پیچھے ہٹ آیا، یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور فرمایا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟'' ❹

---

❶ ۷/الأعراف:۱۹۹۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ:۷۲۸۶۔ ❸ ۱۲/یوسف:۸۶؛ مصنف عبدالرزاق:۲/۱۱۴؛ البیهقی فی شعب الایمان:۱۸۹۵؛ طبقات ابن سعد:۶/۱۲۶، سندہ صحیح۔

❹ صحیح بخاری، مناقب صحابہ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ:۳۶۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے پھر اس کو بوسہ دیا اور فرمایا:

((اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ)) [1]

''میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ (کسی کو) نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بھی بوسہ نہ دیتا۔''

ایک مرتبہ بصرہ کے امیر سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کیلئے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ جب بھی خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کیلئے دعا فرماتے اور آپ ہر جمعے میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک شخص جس کا نام ضبہ بن محصن تھا، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے تنگ آ گیا اور سختی کے ساتھ آپ کو کہنے لگا: آپ کون ہوتے ہیں کہ آپ عمر رضی اللہ عنہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیں۔ تو سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور امیر المؤمنین کی طرف خط لکھا: بلاشبہ ضبہ بن محصن میرے خطبے کے متعلق مجھ سے تعرض کرتا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ کو لکھا: اسے میری جانب بھیج دو۔ ضبہ بن محصن مدینہ آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہوا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ تجھے خوش آمدید اور نہ تجھے اہلا وسہلا مرحبا، ضبہ کہنے لگا: کشادگی تو اللہ کی طرف سے ہے۔ آپ نے مجھے میرے شہر سے بغیر کسی گناہ کے کیوں بلایا ہے، حالانکہ میں نے کوئی جرم نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے درمیان اور سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان کیا کوئی جھگڑا ہوا ہے؟ ضبہ نے کہا: اے المومنین! اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جب بھی خطبہ دیتے ہیں تو اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، پھر آپ کے لیے دعا فرماتے ہیں، تو اس بات نے مجھے غصہ دلایا۔

چنانچہ میں نے انہیں کہا: آپ کون ہوتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح البخاری، الحج، باب ما ذکر فی الحجر الاسود: ۱۵۹۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو فضیلت دیں؟ تو انھوں نے لکھا اور میری شکایت کی۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رونے لگے اور آنسو آپ کے رخساروں پر بہنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ان سے زیادہ سمجھدار اور رشد والے ہو، کیا کوئی میرا گناہ بخشنے والا ہے، اللہ تعالیٰ تیرا قصور معاف فرمائے؟ ضبہ نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور آپ اپنے بہنے والے آنسوؤں کو صاف کر رہے تھے: اللہ کی قسم! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک رات اور ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان سے بہتر ہے۔ [1]

www.KitaboSunnat.com

[1] الرقة والبكاء لابن قدامة المقدسي ص: ١٥٤، ١٥٥ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار

سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پہن کر اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا اور چل دیے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی، انہوں نے اپنی حاجت پوری کی اور چلے گئے، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''اچھی طرح کپڑے لپیٹ لو، پھر مجھے اجازت دی، میں نے اپنا کام پورا کیا اور چلا گیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ جو اہتمام عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے کیا ہے وہ کسی اور کے لیے نہیں کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دراصل عثمان شرمیلا اور حیادار آدمی ہے، مجھے اندیشہ تھا کہ اگر اسی حالت میں اجازت دے دی تو وہ اپنی ضرورت کا اظہار نہ کر سکے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ:

''اے عائشہ! کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں کہ اللہ کی قسم! جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔'' [1]

---

[1] صحيح مسلم:٢٤٠٢؛ سلسلة الاحاديث الصحيحة:١٦٧٨؛ الأدب المفرد: ٦٠٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر صدیق ہیں۔

سب سے بڑھ کر دینی معاملہ میں بے لچک عمر فاروق ہیں۔

سب سے بڑھ کر حیا کے پیکر عثمان غنی ہیں۔

سب سے بڑے کتاب اللہ کے قاری ابی بن کعب ہیں۔

سب سے بڑے حلال وحرام کا امتیاز کرنے والے معاذ بن جبل ہیں۔

سب سے زیادہ ماہر علمِ میراث زید بن ثابت ہیں۔

سب سے بڑھ کر اس امت کے امین (امانت دار) ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ [1]

جناب عبدالرحمن بن الاخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ فرماتے تھے:

''دس اشخاص جنتی ہیں، ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر بن عوام جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہیں جنت میں ہیں رضی اللہ عنہم۔'' اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا وہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔'' [2]

حضرت ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں: کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا جاچکا تھا تو انہوں نے اوپر سے لوگوں پر جھانکا اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، اور میں اللہ کا واسطہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

---

[1] ترمذی، المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل......: ۳۷۹۰۔

[2] سنن ابوداود، السنة، باب فی الخلفاء: ٤٦٤٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ))

"جو شخص بئر رومہ نامی کنواں خریدے گا (جو کہ یہودی کی ملکیت تھا) تو اس کے لیے جنت ہوگی۔"

پھر وہ کنواں میں نے خریدا تھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) [1]

"جو شخص جنگ تبوک کا لشکر (مال دے کر) تیار کرے گا، تو اسے جنت ملے گی۔"

پھر وہ لشکر بھی میں نے تیار کیا تھا۔

راوی کہتا ہے: کہ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی باتوں کی تصدیق کی۔

ہجرت کے چھٹے سال مکہ مکرمہ کی طرف آپ ﷺ نے عمرہ کی نیت سے رختِ سفر باندھا۔ حدیبیہ کے مقام پر آپ نے پڑاؤ کیا اور مکہ کے حالات کی آگاہی کیلئے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا تاکہ رؤسائے قریش سے گفتگو کر کے انہیں مسلمانوں کو عمرہ کرنے کی اجازت پر آمادہ کر سکیں۔ انکا خیال تھا شاید کہ آپ ﷺ جنگ کیلئے لاؤ لشکر لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قید کر کے افواہ اڑا دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو چکے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس موقعہ پر تمام صحابہ کرام سے بیعت لی کہ ہم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیے بغیر واپس نہیں جائیں گے سب نے مر مٹنے پر بیعت کر لی۔ اس بیعت کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔ جس کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝۱۸﴾ [2]

"یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہوگیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے انکے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوصایہ، باب اذا وقف ارضاء ....:۲۷۷۸۔

[2] ۴۸/الفتح:۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ شعر اس سلسلہ میں معروف ہے:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا

عَلَی الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کیلئے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے اسکے جواب میں یوں فرمایا:

اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الآخِرَة

فَاغْفِرِ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَة

''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس تو (آخرت میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام فرمانا۔''

1 صحیح بخاری، المغازی، باب غزوۃ الخندق وهی الاحزاب: ٤١٠٠، ٤١٠٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پیار

حدیث میں ہے کہ میدان بدر میں رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں میکائیل واسرافیل علیہ السلام تھے اور ان کے ساتھ ہزار ہزار فرشتوں کا لشکر تھا اور پھر جناب جبریل علیہ السلام بھی آ گئے اور ان کے ساتھ بھی ایک ہزار فرشتوں کا گروہ تھا اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے دائیں بائیں تھے۔ ابوبکر صدیق اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہما کیلئے میدان بدر میں میکائیل، اسرافیل اور جبریل علیہم السلام کے ساتھ تین ہزار فرشتوں کا نزول ہوا۔ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ وَلِأَبِي بَكْرٍ مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ علیہ السلام وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ)) ❷

"رسول اللہ ﷺ نے معرکہ بدر کے دن میرے لیے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل فرشتہ لڑائی میں بڑا حاضر ہوتا ہے۔"

بچوں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ جناب علی رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں سے جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور غلاموں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❸

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم جگہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں جس کا دوست ہوں یہ علی اس کے دوست ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

---

❶ مجمع الزوائد، ٦/ ٧٧؛ مسند احمد، ٢/ ٤١١، شیخ شعیب ارناووط نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ ❷ مجمع الزوائد، ٩/ ٥٨۔
❸ ترمذی، المناقب، باب اوّل من صلی علی...: ٣٧٤٥؛ البدایۃ، ٣/ ٣٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّلَاہُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاہُ! وَ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهٗ وَأَبْغِضْ مَنْ یُّبْغِضُهٗ! وَانْصُرْ مَنْ نَّصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ)) 1

''اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی رکھ اور جو ان سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر اور جو ان سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو ان سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ اور جو ان کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو ان کی مدد چھوڑ دے تو بھی اس کی مدد چھوڑ دے۔''

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ:

((کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا)) 2

''جہاں تک مجھے علم ہے وہ بڑے روزہ دار اور عبادت گزار تھے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس اعتبار سے بھی خاصی فوقیت حاصل ہے کہ وہ دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جو جنتی عورتوں کی سردار ہیں کی شادی آپ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے آپ کی اولاد حسن و حسین و محسن، زینب اور اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہما پیدا ہوئیں۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز ادا کی اور اسکے بعد وہ وہیں تشریف فرما رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوکر نیزہ بھر بلند ہوآیا۔ آپ پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے فرمانے لگے:

''میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں، آج مجھے کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دیتی جو ان جیسی ہو، اللہ کی عبادت کرتے کرتے انکی کیفیت یہ ہوتی کہ ان کے بال پراگندہ، چہروں کا رنگ زرد، پاؤں غبار آلود ہوتے، وہ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے، کبھی پاؤں پر کھڑے ہوتے اور کبھی اپنے چہرے زمین پر رکھتے، صبح ہوتی تو اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کرتے۔ وہ اللہ کو یاد کرتے ہوئے یوں جھومتے جیسے تیز ہوا

---

1 کنز العمال، ٤/١٤٣؛ حیاۃ الصحابة، ٣/١٦٢؛ مجمع الزوائد، ٩/٤٠٢؛ جمع الجوامع، ٢/١٠٦، امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں علاوہ فطر بن خلیفہ کے اور وہ ثقہ ہیں۔ 2 ابن اثیر، ٤/١٢٠، ٤/١٥٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں درخت جھومتے جھولتے ہیں، انکی آنکھوں سے اس قدر آنسو بہتے کہ انکے کپڑے تر ہو جاتے۔ اللہ کی قسم! آج کل میں ایسے لوگوں میں رہتا ہوں جو اپنی راتیں غفلت میں گزار دیتے ہیں۔''

اس کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے، اور اسکے بعد انکو کبھی ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا، یہاں تک کہ ان کی شہادت کا واقعہ رونما ہو گیا۔ اللہ ان سے راضی ہو۔ [1]

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّهَا صَغِيرَةٌ)) [2]

''فاطمہ ابھی چھوٹی ہیں۔''

اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو آپ نے فرمایا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں۔ وہ بولیں کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ تنازعہ ہو گیا ہے تو وہ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں نہیں سوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو کہ وہ (علی رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں۔ وہ دیکھ کر آیا اور اس نے کہا وہ مسجد میں سو رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور وہ لیٹے ہوئے تھے۔ انکی چادر انکے پہلو سے ہٹی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کے جسم پر مٹی لگ چکی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے جا رہے تھے۔ اور یہ فرماتے جا رہے تھے۔

((قُمْ يَا اَبَا تُرَاب)) [3]

''اے ابوتراب اٹھو۔۔!''

---

[1] حلية الاولياء، ١/ ٧٦؛ اتحاف السادة، ٤٩١/١١۔ [2] السنن الكبرى للنسائى، الخصائص، باب ذكر ما خص... الخ: ١٤٣/٥، ح: ٨٥٠٨؛ ابن حبان: ٦٩٤٨، صحيح۔ [3] بخارى، الصلاة، باب نوم الرجل فى المسجد: ٤٤١، ٦٢٠٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیار

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ:

((أَتَى جِبْرِيلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ)) [1]

''جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، ان کے ہاتھ میں ایک برتن ہے جس میں سالن، کھانا اور پانی ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں ان کے رب تعالیٰ اور میری طرف سے سلام کہیں اور اسے یہ خوشخبری دیں کہ اللہ نے ان کیلئے جنت میں جوف دار موتی سے ایک ایسا گھر تعمیر کیا ہے جس کا اندرونی ماحول انتہائی پرسکون ہوگا۔ نہ اس میں کوئی شور و غوغا ہوگا نہ ہی تھکن کے آثار ہوں گے اور نہ ہی کسی قسم کی اکتاہٹ کا کوئی شائبہ تک ہوگا۔''

اماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرشتوں کے سردار کے پیار کی یہ بہترین مثال ہے کہ وہ آسمان سے رب العزت کا سلام لے کر آتے ہیں اور خود بھی سلام پیش کر کے اپنی محبت کا ثبوت دیتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ)) [2]

''عورتوں میں سے بہترین عورت مریم ہیں اور بہترین عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

---

[1] بخاری، مناقب الأنصار، باب تزویج النبی ﷺ خدیجة و فضلها: ۳۸۲۰؛ مسلم: ۲۴۳۲۔ [2] بخاری، مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ خدیجة وفضلها: ۳۸۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''اہل جنت کی عورتوں میں سب سے افضل خویلد کی بیٹی خدیجہ، محمد کی بیٹی فاطمہ، عمران کی بیٹی مریم اور مزاحم کی بیٹی آسیہ ہے جو فرعون کی بیوی تھی۔'' [1]

عبداللہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''جب رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تو دیر تک ان کی تعریف کرتے رہتے، آپ کو اکتاہٹ ہی محسوس نہ ہوتی۔ان کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتے۔ایک دن جب آپ ﷺ نے اسکا تذکرہ کیا تو مجھے غیرت آ گئی۔میں نے کہا: آپ ایک سرخ رنگ، چوڑے جبڑے والی بڑھیا کو یاد کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے بدلے ایک نوعمر بیوی عطا کر دی ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بڑے غضب ناک ہوئے تو میرا دل خوفزدہ ہو گیا، میں نے دل میں کہا: الٰہی اگر تو اپنے رسول مقبول ﷺ کے غصے کو مٹا دے تو میں کبھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو برے لفظوں میں یاد نہیں کروں گی۔جب نبی کریم ﷺ میری دگرگوں حالت دیکھی تو فرمانے لگے: ''تم نے ایسی بات کیسے کہہ دی۔؟ اللہ کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تھا۔اس نے اس وقت مجھے جگہ دی جب لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔اس سے مجھے اولاد کی نعمت میسر آئی، اس بات کا اثر آپ کی طبیعت پر ایک مہینہ رہا۔'' [2]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ رضی اللہ عنہا وَمَا رَاَیْتُھَا قَطُّ وَلٰکِنْ کَانَ یُکْثِرُ ذِکْرَھَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ یُقَطِّعُھَا اَعْضَاءً ثُمَّ یَبْعَثُھَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِیْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: کَاَنْ لَمْ یَکُنْ

---

[1] مسند ابی یعلی، ۲/ ۵۵۷، ۲۷۱٤؛ مستدرك حاكم، ۳/ ۱۸۵، إسناده صحيح۔
[2] الاصابة، ۲/ ۲۱۸، ۲۱۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الدُّنْيَا اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ: اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ)) [1]

''مجھے نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی غیرت خدیجہ پر آئی حالانکہ میں نے انہیں کبھی دیکھا بھی نہیں، لیکن آپ ﷺ ان کا ذکر کثرت سے فرماتے، اکثر آپ بکری ذبح فرماتے اور اس کے اعضاء الگ الگ کرتے اور پھر انہیں خدیجہ کی سہیلیوں کو ارسال فرماتے، بسا اوقات میں آپ سے کہتی کہ دنیا میں خدیجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں ہے، آپ فرماتے وہ ایسی اور ایسی عورت تھی (اس کی خوبیاں گنواتے) اور میری اولاد بھی اسی سے ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، المناقب، باب علامة النبوة فی الاسلام:٣٦٠٥؛ صحیح مسلم: ٢٤٣٥

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار

سیدنا جبرئیل علیہ السلام کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا واقعی انکی عظمت اور شان کو دوبالا کرتا ہے۔ اور اس نوری مخلوق کا جوان سے پیار تھا اس کی یہ اک جھلک بھی ہے، ابن شہاب ابو سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عائشہ! یہ جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں، میں نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں میں وہ نہیں دیکھ رہی۔'' [1]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو مجھے خواب میں تین راتیں دکھائی گئی، تیری تصویر ریشم کے رومال میں لپیٹ کر فرشتہ لایا اور اس نے کہا یہ تیری بیوی ہے، پھر اس نے تیرے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو ہوبہو تو ہی تھی، میں نے کہا اگر یہ اللہ کی جانب سے ہے تو یہ کام ہو کر ہی رہے گا۔'' [2]

ابن ابی ملیکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: فَقَالَ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) [3]

''جبریل علیہ السلام اس کی تصویر سبز رنگ کی ریشم میں لپیٹ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ یہ تیری دنیا اور آخرت میں رفیقہ حیات ہے۔''

---

[1] بخاری:٣٧٦٨؛ مسلم:٢٤٤٧؛ ترمذی:٣٨٨١۔ [2] بخاری، باب مناقب الأنصار، ٧/ ٧٥؛ مسلم:٢٤٣٨۔

[3] ترمذی، المناقب، باب المناقب:٣٨٨٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ۸ ہجری میں اسلام قبول کیا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کو سب لوگوں سے بڑھ کر عزیز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ انہوں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا باپ۔'' ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی، آپ نے پوچھا:

''عائشہ کیوں رو رہی ہو؟''

میں نے کہا: ''مجھے فاطمہ نے برا بھلا کہا ہے۔ آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر پوچھا:

''کیا تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا ہے؟''

اس نے کہا: ''جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ، آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا تو اسے عزیز نہیں جانتی جس کو میں عزیز جانتا ہوں؟'' اس نے کہا: ''کیوں نہیں'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس سے بغض نہیں رکھتی جس سے میں بغض رکھتا ہوں؟'' اس نے کہا: ''کیوں نہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو عزیز جانتا ہوں تم بھی اسے عزیز جانو۔'' سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ابا جان! میں آج کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی نہیں کہوں گی۔'' ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں:

''میں اس کمرے میں بغیر پردہ کیے جاتی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ اور میرے والد دفن کیے گئے تھے، کیونکہ میں کہا کرتی تھی میرے خاوند اور میرے والد گرامی ہیں، لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ کو وہاں دفن کیا گیا تو اللہ کی قسم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کی بنا پر سخت پردہ کر کے داخل ہوتی تھی۔'' ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

❶ ترمذی، فضائل اصحاب النبی ﷺ، ۷/ ۱۹؛ مسلم، فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم: ۲۳۸۴۔

❷ مجمع الزوائد للهیثمی: ۱۵۳۱۱۔ ❸ مستدرک حاکم، ۴/ ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کاش! میں ایک درخت ہوتی جس کو کاٹ دیا جاتا۔ کاش! میں پیدا نہ ہوتی۔" [1]

رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آپ ﷺ کسی بھی سفر پر جاتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔ جس کا قرعہ نکل آتا اسے ہمراہ لے جاتے، ایک سفر میں قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا اور آپ ﷺ انہیں اپنے ساتھ لے گئے ہوا یوں کہ میں اپنے ہودج میں بیٹھی رہتی اور جب قافلہ کہیں اترتا تو میرا ہودج اتار دیا جاتا، ہم غزوہ پر گئے۔ آپ ﷺ غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے۔ مدینے کے قریب آگے رات کو چلنے کی آواز لگائی، میں قضائے حاجت کے لیے نکلی اور لشکر کے پڑاؤ سے دور جا کر میں نے قضائے حاجت کی پھر واپس لوٹی۔ لشکر گاہ کے قریب آ کر میں نے اپنے گلے کو ٹٹولا تو ہار نہ پایا، میں واپس اس کو ڈھونڈنے کے لیے چلی گئی اور تلاش کرتی رہی۔ یہاں یہ ہوا کہ لشکر نے کوچ کر دیا، جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ میں اندر ہی ہوں، ہودج اٹھا کر اوپر رکھ دیا اور چل پڑے، یہ بھی یاد رہے کہ اس وقت کی عورتیں نہ کچھ ایسا کھاتی پیتی تھیں نہ وہ بھاری بدن کی بوجھل تھیں، تو میرے ہودج کے اٹھانے والوں کو میرے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق پتہ نہ چلا اور میں اس وقت اوائل عمر کی تو تھی۔ الغرض بہت دیر کے بعد مجھے میرا ہار مل گیا۔ یہاں میں جو پہنچی تو کسی آدمی کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ نہ کوئی پکارنے والا نہ جواب دینے والا۔ میں اپنے نشان کے مطابق ہی پہنچی جہاں ہمارا اونٹ بٹھایا گیا تھا اور وہیں انتظار میں بیٹھ گئی کہ جب آپ ﷺ آگے چل کر میرے نہ ہونے کی خبر پائیں گے تو مجھے تلاش کرنے کیلئے یہیں آئیں گے۔ مجھے بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی۔

اتفاق سے صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ جو لشکر کے پیچھے رہے تھے وہ پچھلی رات کو چلے تھے۔ صبح کی چاندنی میں یہاں پہنچ گئے۔ ایک سوتے ہوئے آدمی کو دیکھ کر خیال آنا ہی تھا۔ غور سے دیکھا تو چونکہ پردے کے حکم سے پہلے مجھے وہ دیکھتے ہی تھے۔ دیکھتے ہی پہچان گئے اور با آواز بلند ان کی زبان سے نکلا "انا للہ وانا الیہ راجعون" ان کی آواز سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانپ کر سنبھل کر بیٹھ گئی۔ انہوں نے جھٹ سے اپنا اونٹ

---

[1] کتاب الزہد للوکیع: ۱۴۱؛ الطبقات الکبری: ۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹھایا اور اس کی ایک ٹانگ پر اپنا پاؤں رکھا۔ میں اٹھی اور اونٹ پر سوار ہو گئی۔ انہوں نے اونٹ کو کھڑا کر دیا اور بھگاتے ہوئے لے چلے۔

خدا کی قسم نہ وہ مجھ سے بولے اور نہ ہی میں نے اس سے کوئی بات کی۔ سوائے انا للہ کے میں نے ان کے منہ سے کوئی کلمہ نہ سنا۔ دوپہر کے قریب ہم اپنے قافلے سے مل گئے۔ بس اتنی سی بات کا ہلاک ہونے والوں نے بتنگڑ بنا لیا ان سب سے بڑا اور بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والا عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینے سے آتے ہی میں بیمار پڑ گئی اور مہینہ بھر میں بیماری میں گھر پر ہی رہی۔ نہ میں نے کچھ سنا، نہ کسی نے مجھ سے کہا۔ جو کچھ غل غپاڑا لوگوں میں ہو رہا تھا میں اس سے بے خبر تھی۔

البتہ میرے دل میں یہ خیال بسا اوقات گزرتا کہ رسول اللہ ﷺ کی مہر و محبت میں کمی کی کیا وجہ ہے؟ بیماری میں عام طور پر جو شفقت حضور ﷺ کو میرے ساتھ ہوتی تھی، میں اس بیماری میں وہ بات نہ پاتی تھی، اس لیے مجھے رنج تو بہت تھا مگر کوئی وجہ معلوم نہ تھی۔ پس حضور ﷺ تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے طبیعت کیسی ہے؟ اور کوئی بات نہ کرتے اس سے مجھے بڑا صدمہ ہوتا، مگر بہتان بازوں کی تہمت سے میں بالکل غافل تھی۔

اب سنئے اس وقت تک گھروں میں لٹرین کا انتظام نہ تھا، اور عرب کی قدیم عادت کے مطابق ہم لوگ قضائے حاجت کیلئے میدان میں جایا کرتے تھے عورتیں عموماً رات کو جایا کرتی تھیں گھروں میں عام طور پر لٹرین بنانے سے نفرت کی جاتی تھی حسب عادت میں ام مسطح رضی اللہ عنہا بنت ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کے ساتھ قضائے حاجت کیلئے چلی۔ اس وقت میں بہت کمزور تھی۔ یہ ام مسطح رضی اللہ عنہا میرے والد کی خالہ تھیں۔ جب ہم واپس آنے لگے تو ام مسطح رضی اللہ عنہا کا پاؤں چادر کے دامن میں الجھا، اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکل گیا **(تائس مسطح)** مسطح غارت ہو، مجھے بہت برا لگا اور میں نے کہا تم نے بہت برا کلمہ بولا، توبہ کرو، تم اسے گالی دیتی ہو جس نے بدر میں شرکت کی۔ اس وقت ام مسطح نے کہا بھولی بی بی! آپ کو کیا معلوم؟ میں نے کہا: کیا بات ہے؟

انہوں نے فرمایا: وہ بھی ان لوگوں میں شامل ہے جو آپ کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے سخت حیرت ہوئی۔ میں ان کے سر ہوگئی کہ کم از کم مجھے سارا واقعہ تو کہو۔ اب انہوں نے بہتان باز لوگوں کی کارستانیاں مجھے سنائیں۔ میرے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ رنج وغم کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ مارے صدمے کے میں بیمار ہوگئی۔ بیمار تو میں پہلے ہی تھی، اس خبر نے مجھے نڈھال کر دیا۔ جوں توں کر کے گھر پہنچی اب صرف یہ خیال تھا کہ میں اپنے میکے جا کر اور اچھی طرح معلوم تو کرلوں کہ کیا واقعی میری نسبت ایسی افواہ پھیلائی گئی ہے اور کیا کیا مشہور کیا جا رہا ہے؟

اتنے میں حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کیا اور دریافت فرمایا: عائشہ کیسی ہو۔۔؟ میں نے کہا اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اپنے والد کے ہاں ہو آؤں؟

رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی۔ میں یہاں آئی اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اماں جان لوگوں میں میرے متعلق کیا باتیں پھیل رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: بیٹی یہ تو نہایت معمولی بات ہے۔ تم اپنا دل اتنا بھاری نہ کرو۔ کسی شخص کی اچھی بیوی جو اسے محبوب ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں، وہاں ایسی باتوں کا کھڑا ہونا لازمی امر ہے۔

میں نے کہا سبحان اللہ! کیا واقعی لوگ میری نسبت ایسی افوائیں اڑا رہے ہیں۔ اب تو رنج وغم نے مجھے اس قدر گھیرا کہ بیان سے باہر ہے۔ اس وقت رونا شروع ہوا اللہ کی قسم ایک دم بھر کیلئے میرے آنسو نہیں رکے۔ میں سر ڈال کر روتی رہی، کہاں کا کھانا پینا، کہاں کا سونا جاگنا اور کہاں کی بات چیت؟ بس رنج والم اور رونا ہے اور میں ہوں، ساری رات اسی حالت میں گزری کہ آنسو کی لڑی نہ تھمی۔ دن کو یہی حال رہا۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا۔ وحی میں دیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو کوئی بات معلوم نہ ہوئی تھی۔ اس لیے ان دونوں حضرات سے مشورہ کیا کہ آپ ﷺ مجھے الگ کردیں یا کیا کریں۔۔؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے صاف کہا: کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کی اہلیہ میں کوئی برائی نہیں جانتے۔ ہمارے دل تو ان کی محبت، عزت اور شرافت کی گواہی دینے کیلئے حاضر ہیں۔ ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو کوئی تنگی نہیں۔ عورتیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سوا اور بھی بہت ہیں، اگر آپ ﷺ گھر کی خادمہ سے پوچھیں تو آپ ﷺ کو صحیح واقعہ معلوم ہوسکتا ہے۔

آپ ﷺ نے اسی وقت گھر کی خادمہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی بات شک وشبہ والی کبھی بھی دیکھی ہوتو بتلاؤ۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس خدا کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں نے ان میں کوئی بات کبھی اس قسم کی نہیں دیکھی۔ ہاں صرف یہ بات ہے کہ کم عمری کی وجہ سے ایسا ہوجاتا ہے کہ کبھی کبھی گوندھا ہوا آٹا یونہی رکھا رہتا ہے اور بی بی سوجاتی ہیں تو بکری آٹا کھا جاتی ہے۔ اس کے سوا میں نے انکا کوئی قصور کبھی نہیں دیکھا۔

چونکہ کوئی ثبوت اس واقعہ کا نہ ملا اس لیے اسی دن رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور مجمع سے مخاطب ہوکر فرمایا: کون ہے جو مجھے اس شخص کی ایذاؤں سے بچائے جس نے مجھے ایذائیں پہنچاتے پہنچاتے اب تو میری گھر والیوں کے بارے میں مجھے ایذائیں پہنچانی شروع کردیں۔ واللہ! جہاں تک میں جانتا ہوں مجھے اپنی گھر والیوں میں سوائے بھلائی کے کوئی چیز معلوم نہیں۔ جس کا نام یہ لوگ لے رہے ہیں۔ میری دانست میں تو اس کے متعلق بھی سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں وہ میرے ساتھ ہی گھر میں ہے۔

یہ سنتے ہی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے فرمانے لگے، یارسول اللہ ﷺ! میں موجود ہوں، اگر وہ قبیلہ اوس کا شخص ہے تو ابھی ہم اسکی گردن تن سے جدا کردیتے ہیں اور اگر وہ ہمارے قبیلہ میں سے ہے تو بھی جو آپ ﷺ حکم دیں ہمیں اس کی تعمیل میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے یہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، تھے تو بڑے نیک بخت مگر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی اس وقت کی گفتگو سے انہیں اپنے قبیلہ کی حمیت آگئی اور انکی طرفداری کرتے ہوئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے نہ تو اسے قتل کرے گا اور نہ تو اسکے قتل پر قادر ہے اگر وہ تیرے قبیلہ کا ہوتا تو اسکا قتل کیا جانا کبھی پسند نہ کرتا۔

یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھتیجے تھے کہنے لگے، اے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تم جھوٹ کہتے ہو ہم اسے بھی ضرور مار ڈالیں گے، آپ منافق ہیں کہ منافقوں کی طرفداری کر رہے ہیں، اب انکی طرف سے انکا قبیلہ اور انکی طرف سے انکا قبیلہ ایک دوسرے کے مقابلے پر آ گئے اور قریب تھا کہ اوس وخزرج یہ دونوں قبیلے آپس میں لڑ پڑیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر انہیں سمجھانا اور چپ کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ دونوں طرف خاموشی ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے۔

یہ تو وہاں کا واقعہ ہے اور میرا حال یہ تھا کہ میں نے سارا دن رونے میں گزارا۔ میرے اس رونے نے میرے والدین کے بھی ہوش گم کر دیئے، وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ میرا یہ رونا میرا کلیجہ پھاڑ دیگا، دونوں حیرت زدہ مغموم بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے رونے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ انصار کی ایک عورت آئی وہ بھی میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم یونہی بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور سلام کر کے میرے پاس بیٹھ گئے۔ خدا کی قسم! جب سے یہ بہتان بازی شروع ہوئی تھی آج تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ مہینہ بھر گزر گیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حالت تھی کوئی وحی نہیں آئی تھی کہ فیصلہ ہو سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھتے ہی اول تو تشہد پڑھا، پھر امابعد پڑھ کر فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تیری نسبت مجھے یہ خبر پہنچی ہے اگر تو نے ایسا کیا ہے۔؟ تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر۔ بندہ جب گناہ کر کے اپنے اقرار گناہ کے ساتھ خدا کی طرف جھکتا ہے اور اس سے معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا فرما کر خاموش ہو گئے۔ یہ سنتے ہی میرا رونا دھونا سب جاتا رہا، آنسو تھم گئے یہاں تک کہ میں آنسو کا ایک قطرہ بھی نہ پاتی تھی۔ میں نے اول تو اپنے والد سے درخواست کی کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جواب دیں۔ لیکن انہوں نے کہا واللہ! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں؟ اپنی والدہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جواب دیں۔ لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں؟

آخر میں نے خود ہی جواب دینا شروع کیا میری عمر کچھ ایسی بڑی تو نہ تھی، اور مجھے زیادہ قرآن بھی حفظ نہ تھا، میں نے کہا: ''آپ سب نے ایک بات سنی اور اسے اپنے دل میں بٹھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا۔ گویا سچ سمجھ لیا اور اگر میں کہوں کہ میں اس سے بالکل بری ہوں تو تم لوگ نہیں مانو گے۔ ہاں اگر میں کسی امر کا اقرار کرلوں، حالانکہ خدا تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں تو تم ابھی مان لوگے۔ میری اور تمہاری مثال تو ایسی ہی ہے جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا۔

((فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ))

''پس صبر ہی اچھا ہے جس میں شکایت کا نام ہی نہ ہو، اور تم جو باتیں بناتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ ہی میری مدد کرے۔''

اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوسری طرف جا کر لیٹ گئیں اور اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوگیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو

((وَهُوَ يَضْحَكُ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ تھی کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ نے تمہیں بری کر دیا ہے۔ اس پر خوشی سے انکی ماں بولی۔

''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اٹھو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو۔''

انہوں نے اپنے دامن کی براءت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اعتماد کے سبب قدر ناز کے انداز میں کہا:

((وَاللّٰهِ لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ فَإِنِّيْ لَا أَحْمَدُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) [1]

''واللہ! میں تو انکی جانب نہ اٹھوں گی اور صرف اللہ کی حمد وثنا کروں گی۔''

اس موقعہ پر سورۂ نور کی (۱۰) دس آیات نازل ہوئیں ہیں۔ (۲۴/ ۱۰ تا ۲۰)

---

[1] بخاري، المغازي، باب حديث الافك: ٤١٤١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے پیار

مستدرک حاکم میں ابوبکر بن ابی خیثمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

((طَلَّقْتَ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

"آپ نے حفصہ کو طلاق دے دی ہے حالانکہ وہ تو بڑی روزے دار اور عبادت گزار ہے اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہوگی۔"

آپ نے یہ سنتے ہی رجوع کرلیا۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

((عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جِبْرِيْلُ رَاجِعْ وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ)) [2]

اور حضرت قیس بن زید سے مروی روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے کہا: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ آپ کی جنت میں بیوی ہیں۔"

واہ کیا قسمت پائی ہے فاروق اعظم کی صاحبزادی نے کہ جس سے فرشتے اتنا پیار کرتے ہیں کہ اس کی سفارش کرنے آ گئے ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انہیں اپنی زوجیت سے نہ نکالیں۔ یہ عبادت گزار اور روزہ دار ہیں۔

قارئین کرام! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق کیوں دی۔۔۔؟ یا نہیں دی تھی صرف کچھ ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلہ میں بہت اختلاف ہے البتہ چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

(1)...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ تحریم کو راز میں رکھنے کا حکم دیا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس

---

[1] مستدرک حاکم، ٤/١٥؛ السمط الثمين، ص/١٤٠؛ المعجم الكبير، ١٨٨/٢٣، ٣٠٦۔ [2] المستدرك، ص/٢٤٠٦؛ سلسلة الصحيحة: ٢٠٠٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو فاش کر دیا آپ نے اس لیے طلاق دی۔

2 ......آپ ﷺ نے طلاق نہیں دی تھی لوگوں کو غلط فہمی ہوتی تھی۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے طلاق نہیں دی۔

3 ......ازواج مطہرات نے اخراجات میں اضافے کا مطالبہ کیا، جس پر آپ کچھ ناراض ہوئے ان دنوں آپ کے پاؤں میں گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے کچھ زخم آ گیا تو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب بالا خانہ میں چند دن رہے اور آپ نے ایک ماہ تک اپنی ازواج سے ایلا (ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی) کیا تو لوگوں نے سمجھا کہ آپ نے طلاق دے دی ہے حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں ایک خاص مقام رکھتی تھی رسول اللہ ﷺ سے خاص محبت اور پیار کا نتیجہ تھا کہ آسمان کے فرشتے ان سے محبت کرتے تھے۔

جب حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند خنیس بن حذیفہ سہمی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی نوجوان بیٹی کے اٹھارہ سال کی عمر میں بیوہ ہونے پر دلی دکھ ہوا۔ جب بھی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوتے تو طبیعت میں شدید انقباض محسوس کرتے اور جب اپنی بیٹی کو غمگین دیکھتے تو اداس ہو جاتے۔ طویل غور وفکر کے بعد انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ بیٹی کی شادی کر دی جائے تا کہ اس کا غم قدرے ہلکا ہو سکے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شادی کی پیشکش کی۔ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو پیشکش کی، انہوں نے کہا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دونوں کی بے رخی سے دلی صدمہ ہوا اور غصہ آیا اور اس صورت حال کو دیکھ کر کبیدہ خاطر ہوئے اور اس کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی۔

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

((يَتَزَوَّجُ حَفْصَةَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُثْمَانَ وَيَتَزَوَّجُ عُثْمَانُ مَنْ هِيَ خَيْرٌ مِنْ حَفْصَةَ)) 1

---

1 فتح الباری، ۹/ ۱۵۳، ۱۵۲؛ طبقات ابن سعد، ۸/ ۸۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ شادی کرے گا جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان اس سے شادی کرے گا جو حفصہ سے بہتر ہے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رشتہ طے کر لیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شادی اپنی دوسری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کر دی۔

جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: عمر! آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں رازدانہ بات کی تھی۔ جب آپ نے مجھے شادی کی پیشکش کی تو میں نے اس لیے خاموشی اختیار کی کہ کہیں یہ راز افشا نہ ہو جائے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے شادی نہ کرتے تو میں اس سے شادی کر لیتا۔ [1]

تفقہ فی الدین کے لیے واقعہ ذیل کافی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اصحاب بدر و حدیبیہ جہنم میں داخل نہ ہوں گے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اعتراض کیا کہا خدا تو فرماتا ہے:

﴿ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ﴾

''تم میں ہر شخص وارد جہنم ہوگا آپ نے فرمایا ہاں لیکن یہ بھی تو ہے:

﴿ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴾

''پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں زانوؤں پر گرا ہوا چھوڑیں گے۔''

اسی شوق کا اثر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تعلیم کی فکر رہتی تھی، حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو چیونٹی کے کاٹے کا منتر آتا تھا، ایک دن وہ گھر میں آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم حفصہ کو منتر سکھلا دو۔ [2]

---

[1] فتح الباری، ۹/۱۵٦۔ [2] مسند احمد بن حنبل، ٦/ ۲۸۵۔ ۲۸۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پیار

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ اطلاع دی گئی کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ جبریل علیہ السلام آئے اور آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے۔ پھر اٹھ کر چلے گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ام سلمہ یہ دحیہ کلبی نہیں بلکہ جبرئیل علیہ السلام تھے) ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کے مابین ہونے والی گفتگو کو سنا تھا جو وہ باتیں کر رہے۔ تھے (شاید یہ واقعہ نزول حجاب سے قبل کا ہے) [1]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جبریل علیہ السلام کا آنا اور انہی کے حجرے میں بیٹھ کر باتیں کرنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور فرشتوں کا ان سے پیار کی بہت بڑی دلیل ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

((دَخَلَ بِهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَكَانَتْ مِنْ أَجْمَلِ النِّسَاءِ وَأَشْرَفِهِنَّ نَسَبًا)) [2]

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴ ہجری میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، وہ سب عورتوں سے بڑھ کر حسین وجمیل اور خاندانی اعتبار سے معزز خاتون تھی۔''

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں رقمطراز ہیں:

((وَكَانَتْ تُعَدُّ مِنْ فُقَهَاءِ الصَّحَابِيَاتِ)) [3]

''وہ فقیہہ صحابیات میں شمار کی جاتی تھیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، الفضائل الصحابة، باب من فضائل ام سلمه رضی اللہ عنہا: ۲٤٥١۔

[2] سیر اعلام النبلاء للذهبی، ۲/۲۰۲۔ [3] سیر اعلام النبلاء، ۲/۲۰۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی ہجرت کا واقعہ نہایت عبرت انگیز ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے ہمراہ ہجرت کرنا چاہتی تھیں (ان کا بچہ سلمہ بھی ساتھ تھا) لیکن (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے) قبیلہ نے مزاحمت کی تھی، اس لیے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے تھے، اور یہ اپنے گھر واپس آ گئی تھیں (ادھر سلمہ کو بھی خاندان والے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے چھین لے گئے) اس لیے ام سلمہ کو اور بھی تکلیف تھی، چنانچہ روزانہ گھبرا کر گھر سے نکل جاتیں اور ابطح میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں، ۷۔۸ دن تک یہ حالت رہی اور خاندان کے لوگوں کو احساس تک نہ ہوا۔ ایک دن ابطح سے ان کے خاندان کا ایک شخص نکلا اور ام سلمہ کو روتے ہوئے دیکھا تو اس کا دل بھر آیا۔ گھر آ کر لوگوں سے کہا کہ "اس غریب پر ظلم کیوں کرتے ہو، اس کو جانے دو اور اس کا بچہ اس کے حوالے کر دو" روانگی کی اجازت ملی تو بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہو گئیں اور مدینہ کا راستہ لیا۔

چونکہ بالکل تنہا تھیں، یعنی کوئی مرد ساتھ نہ تھا، تنعیم میں عثمان بن طلحہ (کلید بردار کعبہ) کی نظر پڑی، بولا:

"کدھر کا قصد ہے؟"

کہا: "مدینہ کا" پوچھا: "کوئی ساتھ بھی ہے۔"

جواب میں بولیں: "خدا اور یہ بچہ"

عثمان نے کہا: "یہ نہیں ہو سکتا تم تنہا کبھی نہیں جا سکتی۔"

یہ کہہ کر اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا، رستہ میں جب کہیں ٹھہرتا تو اونٹ کو بٹھا کر کسی درخت کے نیچے چلا جاتا، اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اتر پڑتیں، روانگی کا وقت آتا تو اونٹ پر کجاوہ رکھ کر ہٹ جاتا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہتا کہ "سوار ہو جاؤ۔"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

میں نے ایسا شریف آدمی کبھی نہیں دیکھا، غرض مختلف منزلوں پر قیام کرتا ہوا مدینہ لایا، قبا کی آبادی پر نظر پڑی تو بولا:

"اب تم اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ، وہ یہیں مقیم ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ادھر روانہ ہوئیں اور عثمان نے مکہ کا راستہ لیا۔ 1

جب سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بستر مرگ پر دراز ہوئے تو میاں بیوی کے درمیان کچھ اس طرح تبادلہ خیال ہوا۔ زیاد بن ابی مریم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ جنتی ہو اور وہ عورت کسی سے شادی نہ کرے تو اللہ ان دونوں کو جنت میں پھر اکٹھا کر دیں گے۔ آیئے! ہم دونوں یہ معاہدہ کریں کہ آپ میرے مرنے کے بعد شادی نہیں کریں گے اور آپ کے فوت ہو جانے کے بعد میں شادی نہیں کروں گی۔ سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کیا تم میری بات مانو گی۔۔۔؟ اس نے کہا: ہاں! بالکل چشم ما روشن دل ما شاد۔

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جب میں مر جاؤں تو تم میرے بعد شادی کر لینا اور ساتھ یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ أُمَّ سَلَمَةَ رَجُلًا خَيْرًا مِنِّيْ))

''الٰہی! ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو مجھ سے بہتر آدمی عطا کر دینا۔''

یعنی ایسا آدمی جو اسکو نہ کوئی غم دے اور نہ ہی تکلیف۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب وہ وفات پا گئے تو میں نے اپنے دل میں کہا:

''بھلا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟ ابھی عدت پوری ہی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بھتیجے یا بیٹے کے ذریعے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں نے کہا کہ میں خود اس کا جواب دوں گی اور اپنی ننھی منی اولاد کا حوالہ دوں گی۔ اگلے روز آپ نے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔'' 2

---

1 زرقانی، ۳/ ۲۷۲، ۲۷۳۔ 2 طبقات ابن سعد، ۸/ ۱۸۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے پیار

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) [1]

”بیشک یہ فرشتہ اس رات سے قبل کبھی زمین پر نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے خوشخبری دے کہ بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔“

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں:

جب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا شادی کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچی تو اس گھر میں ریت بچھی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی، ایک مٹکا اور ایک کوزہ پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میں آرہا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو فرمایا: ”بھائی کہاں ہے؟“ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود تھیں، انھوں نے کہا: ”یارسول اللہ! کیا یہ آپ کا بھائی ہے؟ جبکہ آپ کی بیٹی اس کی بیوی ہے۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات کا نظام قائم کررکھا تھا اور اپنے آپ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار دیا تھا، فرمایا: ”اے ام ایمن ایسا ہوسکتا ہے۔“ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا جس میں پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کچھ پڑھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سینے اور چہرے پر پانی ملا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا۔ وہ چادر میں لپٹی شرماتی اور

---

[1] جامع ترمذی، المناقب، باب ان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ: ۳۷۸۱؛ سلسلۃ الصحیحۃ: ۷۹۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکھڑاتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ نے ان پر بھی پانی کے چھینٹے مارے، پھر ارشاد فرمایا:''بیٹا مجھے خاندان میں جس کے ساتھ سب سے زیادہ پیار تھا، میں نے تیری شادی اس کے ساتھ کی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے پردے کے پیچھے سایہ دیکھا اور پوچھا:

''یہ کون ہے؟''

اس نے کہا:''اسماء''

آپ نے فرمایا:''اسماء بنت عمیس؟''

اس نے کہا: ہاں، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم اللہ کے رسول کی عزت واحترام کی خاطر اس کی بیٹی کے پاس آئی ہو؟''

اس نے کہا: ہاں! یارسول اللہ جب کوئی دوشیزہ شادی کے بعد اپنے خاوند کے گھر جاتی ہے تو اس کے ساتھ کوئی قریبی خاتون ہونی چاہیے، تا کہ اگر نو بیاہتا کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ اس اپنی قریبی خاتون سے کہہ سکتی ہے۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی جو میرے لیے سرمایہ حیات ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اچھا دونوں میاں بیوی خوش رہو، آباد رہو، دلشاد ہو، پھر آپ گھر سے باہر نکل گئے اور مسلسل دونوں کیلئے دعائیں کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے حجروں تک پہنچ گئے۔'' [1]

آپ ﷺ سب سے زیادہ پیار اپنی اسی بیٹی سے کرتے تھے۔احادیث میں موجود ہے جب آپ ﷺ گھر سے سفر کے لیے نکلتے اور جب واپس پلٹتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرتے۔آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے جو اس کو ناراض کرے گا وہ مجھ کو ناراض کرے گا۔''

---

[1] مجمع الزوائد للهيثمى:١٥٢١٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے انہیں اُمت محمدیہ کی خواتین کی جنتی سردار ٹھہرایا ہے اور قیامت کے دِن آپ ﷺ سب سے پہلے انہی سے ملاقات کریں گے۔ ❶

عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں:

((مَارَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا وَ حَدِيْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فَاطِمَةَ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَكَذَالِكَ كَانَتْ هِيَ تَصْنَعُ)) ❷

''میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کلام اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتی تو آپ اس کی جانب کھڑے ہوتے، اسے بوسہ دیتے اور خوش آمدید کہتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ایسے ہی اپنے ابا جان کا استقبال کیا کرتی تھی۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے پاس اکٹھی ہوئیں، ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی غائب نہ تھی۔ اتنے میں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سی چال چلتی ہوئی آئیں، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا اور فرمایا:

((مَرْحَبًا بِابْنَتِي))

''میری بیٹی خوش آمدید۔''

پھر انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا اور راز دانہ انداز میں کوئی بات کی تو وہ رو پڑیں، پھر دوبارہ راز دانہ انداز میں بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے تو میں نے اس سے کہا:

''رسول اللہ ﷺ نے پہلے تجھ سے کوئی خاص بات کی تو رونے لگی، پھر تھوڑی

---

❶ صحیح بخاری:۲/۵۷۱۔ طبقات ابن سعد،۸/ ۱۷۔ اسد الغابہ،۵/۵۲۴۔

❷ ابوداود:۵۲۱۷؛ ترمذی:۳۸۷۲؛ مستدرک حاکم،۳/۱۵۴۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیر بعد دوسری بات کی تو ہنسنے لگی۔ بیٹی میرا آپ پر حق ہے، آپ مجھے بتائیں کہ روئی اور ہنسی کیوں؟ اس نے جواب دیا: ''میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی۔''

جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پھر کہا: ''بیٹی! میرا آپ پر حق ہے، مجھے اپنے رونے اور ہنسنے کی وجہ بتائیں۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہاں! اب میں بتاتی ہوں۔ پہلے ابا جان ﷺ نے مجھے یہ بات کہی کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ میرے پاس قرآن مجید کی دوہرائی کیلئے آتے ہیں لیکن اس مرتبہ دو دفعہ میرے پاس آئے ہیں، یہ میری وفات کے قرب کی علامت ہے۔ تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، میں آپ کا بہتر سلف ثابت ہوں گا، میں یہ سن کر رونے لگی۔ جب ابا جان ﷺ نے میری گھبراہٹ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو خواتین عالم کی سردار ہوگی، یا یہ فرمایا کہ تو اس امت کی خواتین کی سردار ہوگی، تو یہ سن کر میں ہنس پڑی۔'' [1]

سنہ ہجری کے تیسرے سال رمضان المبارک کے مہینے میں معدن نبوت کا یہ گوہر شب چراغ استغناء و بے نیازی کی اقلیم کا تاجدار، دوش نبوت کا سوار، فتنہ وفساد کا بیخ کن، سرورِ دو عالم کی بشارت کا پورا کرنے والا، اُمت کا محسن اعظم، نواز افزائے عالم وجود ہوا، یعنی حسن، پیارے پیغمبر ﷺ کو ولادت باسعادت کی خبر ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، اور فرمایا میرے بچے کو دکھانا، کیا نام رکھا ہے۔ عرض کیا گیا ''حرب''۔ فرمایا: نہیں، اس کا نام ''حسن'' ہے۔ پیدائش کے ساتویں دِن عقیقہ کیا اور دو مینڈھوں کی قربانی کر کے سر کے بال اتروائے، اور ان کے ہم وزن چاندی خیرات کی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی دس اولادیں تھیں۔ آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں: حسن، زید، عمر، قاسم، ابوبکر، عبدالرحمن، طلحہ اور عبیداللہ اور دو بیٹیاں اُمّ حسن اور اُمّ اسحاق تھیں۔ ۴۹ھ میں آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے بستر پر طبعی وفات پائی۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری بحوالہ فتح الباری، ٦/ ٤٦٢؛ صحیح مسلم، فضائل الصحابة: ٢٥٠۔

[2] ابن خلدون، ٢/ ١٨٢؛ طبقات ابن سعد بتذکرة علی بن حسین رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا۔ آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس آئے اور فرمایا: چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ آپ حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں وہ (حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں گلے لگا لیا (معانقہ کیا) اور فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ)) ❶

''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کر۔''

مشہور جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں تھا۔ ❷

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن بن علی اور سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا:

((هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا)) ❸

''وہ دونوں دنیا میں سے میرے دو پھول ہیں۔''

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کعبے کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے فرمایا:

''یہ شخص آج آسمان والوں کے نزدیک زمین والوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔'' ❹

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو (دیکھا) آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا کر دیا ہے؟ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں؟

---

❶ صحيح بخاري: ٢١٢٢؛ صحيح مسلم، ٢٤٢١/٥٧۔

❷ صحيح بخاري: ٣٧٥٢۔ ❸ صحيح البخاري: ٣٧٥٣۔

❹ تاريخ دمشق، ١٨١/١٤، وسنده حسن، يونس بن ابی اسحاق بریء من التدليس كمافی الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين، ٦٦/٢، ص٤٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: بلکہ میرے پاس سے ابھی جبریل علیہ السلام اٹھ کر گئے ہیں، انھوں نے مجھے بتایا کہ حسین کو فرات کے کنارے قتل (شہید) کیا جائے گا۔ ❶

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حسین بن علی رضی اللہ عنہ موجود تھے اور آپ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ میری امت اسے میرے بعد قتل کرے گی۔ ❷

---

❶ مسند احمد، ۱/ ۸۵ ح۶۴۸، وسنده حسن، انظر نیل المقصود فی تحقیق سنن ابی داود: ۲۲۷۔ ❷ رواہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق، ۱۹۲/۱۴، وله طریق آخر عندالحاکم، ۳۹۸/۴ ح ۸۲۰۲ وصححه علیٰ شرط الشیخین ووافقه الذهبی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے پیار

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں دس سال کا عرصہ نہایت امن وآشتی اور اطمینان سے گزارا۔ وہ پورے اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے، انہیں اس دوران کسی قسم کی تکلیف یا دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ دن رات جو انہیں قریشی کفار کی جانب سے طرح طرح کی تکالیف دی جاتی تھیں ان سے محفوظ رہے۔

پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے کیلئے کشاں کشاں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا دل میں شوق لیے مدینہ منورہ اس وقت پہنچے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح کر کے مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا ادا کرنے کیلئے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کی طرف واپس آئے۔ راستے میں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے ان بھائیوں سے کچھ واقعات سنے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر، احد اور دیگر معرکوں میں حصہ لیا تھا اور ان کے دلوں میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور شہادت کی کامیابی حاصل کرنے کا شوق بہت زیادہ پایا جاتا تھا، تھوڑے ہی عرصے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الاولیٰ ۸ ہجری کو موتہ کی جانب لشکر اسلام کو روانہ کیا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کا امیر مقرر کیا اور فرمایا:

> ''اگر زید کو شہید کر دیا گیا تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا، اور اگر جعفر کو شہید کر دیا گیا تو عبداللہ بن رواحہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا۔''

جب لشکر اسلام سرزمین شام کے علاقے بلقاء میں پہنچا تو معان نامی مقام پر پڑاؤ کیا جو سرزمین شام میں واقع تھا، وہاں انہیں یہ خبر پہنچی کہ روم کا بادشاہ ہرقل دو لاکھ کی فوج لیکر مقابلے

---

[1] أصحاب الرسول: ۱/ ۵۵۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے میدان میں نکل آیا ہے، اس کے لشکر میں ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ دیگر علاقہ جات کے لوگ شامل تھے۔ اس دو لاکھ رومی لشکر کے مقابلے میں صرف تین ہزار بہادر حاملین قرآن تھے، ان بہادروں کا اس وقت کے بتوں کے بچاریوں سے مقابلہ تھا۔ دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا، آپس میں ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کی قیادت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا لے کر آگے بڑھے، اور جوش وولولہ سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ ایک نیزہ انھیں لگا جس سے وہ جام شہادت نوش کر گئے، پھر سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کی کوچیں کاٹ دی تھیں تا کہ کوئی دشمن اسے استعمال نہ کر سکے۔ میدان جنگ کی تاریخ میں سب سے پہلے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کی کوچیں کاٹنے کا کارنامہ سرانجام دیا۔ وہ جوش وجذبے سے دشمن کے ساتھ نبرد آزما تھے اور لڑائی کے دوران یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

يَا حَبَّذَا الْجَنَّةُ وَاقْتِرَابُهَا
طَيِّبَةٌ وَ بَارِدٌ شَرَابُهَا
وَالرُّوْمُ رُوْمٌ قَدْ دَنَا عَذَابُهَا
كَافِرَةٌ بَعِيْدَةٌ أَنْسَابُهَا
عَلَيَّ إِنْ لَاقَيْتُهَا ضِرَابُهَا

''واہ واہ! جنت اور اس کا قرب...... عمدہ اور ٹھنڈا اس کا مشروب...... رومیوں پر عذاب کا وقت قریب آگیا...... وہ کافر ہیں ان کے خاندان دور...... جب میں ان سے ملوں تو مجھ پر ان کو مارنا ضروری ہوگیا۔''

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے اہل علم میں سے ثقہ راوی نے بتایا کہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کا جھنڈا دائیں ہاتھ میں پکڑا، ہاتھ کو کاٹ دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ اسے بھی کاٹ دیا گیا تو اس نے جھنڈا دونوں بازوؤں میں تھام لیا، اس وقت اس کی عمر تینتیس سال تھی اللہ تعالیٰ نے کٹے ہوئے دو ہاتھوں کے بدلے اسے دو پر عطا کر دیے اور وہ جنت میں جہاں چاہتا ہے پرواز کر کے چلا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگ موتہ میں رسول اللہ ﷺ نے لشکر اسلام کا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا:

''اگر زید کو شہید کر دیا گیا تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہو گا، اور اگر جعفر کو شہید کر دیا گیا تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہو گا۔''

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں بھی اس جنگ میں موجود تھا۔ ہم نے تلاش کیا تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہداء میں پڑے تھے، ہم نے اس کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) زخم دیکھے۔'' [1]

نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وفات پا جانے کی خبر ملی تو آپ نے اللہ کی راہ میں ان کے شہید ہونے کی خوشخبری دی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''زید نے جھنڈا پکڑا وہ شہید ہو گیا، تو پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ شہید ہو گیا، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ بھی شہید ہو گیا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر لشکر اسلام کا امیر نہ ہوتے ہوئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور اس نے فتح حاصل کی۔'' [2]

جعفر جنت میں پرواز کرتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں اور حمزہ اپنی چارپائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہے۔'' [3]

---

[1] بخاری: ٤٢٦١۔

[2] صحیح بخاری: ١٢٤٦؛ نسائی، ٤/ ٢٦۔

[3] صحیح الجامع الصغیر: ٣٣٥٨، صحیح عند الالبانی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سلام کہتے تو یوں کہتے:

''اے ذوالجناحین کے بیٹے! السلام علیک۔'' ❶

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو دو ہاتھوں کے بدلے جنت میں دو پر عطا کر دیے تھے۔'' ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اپنے دو پروں کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔'' ❸

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے ابو طالب کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ جنت میں فرشتے کا روپ دھارے ہوئے ہے، اس کے قدم خون سے لت پت تھے اور وہ جنت میں محو پرواز ہے۔'' ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رات کو جعفر فرشتوں کی جماعت کے ساتھ میرے پاس سے گزرے، اس کے پر خون سے لت پت تھے اور اس کا دل سفید تھا۔'' ❺

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تجھے مبارک ہو، تیرا باپ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔'' ❻

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے:

''جعفر رضی اللہ عنہ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام کے ساتھ پرواز کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے دونوں ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا کر دیے ہیں۔'' ❼

---

❶ بخاری، المغازی: ۲۷۰۹۔ ❷ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۳/۲۵۶۔

❸ صحیح الجامع الصغیر: ۳۴۵۹۔ ❹ مستدرك حاکم، فتح الباری، الاستیعاب، حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ❺ فتح الباری، ۸/ ۹۶۔ ❻ فتح الباری، ۷/۹۶، امام طبرانی نے کہا کہ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ ❼ فتح الباری، ۷/۹۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفی ﷺ نے جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں خبر سنی تو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف گئے تاکہ اسے اس کے شہید ہونے کی خبر دے دیں۔ ہائے یہ منظر کس قدر عجیب وغریب ہوگا کہ جس میں دل خون کے آنسو روتے ہوں گے۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی شہید ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں آٹا گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹوں کو نہلا کر انہیں تیل لگا کر صاف ستھرے کپڑے پہنا رہی تھی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

''جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ، میں انہیں آپ کے پاس لے آئی آپ نے انہیں بوسہ دیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔''

میں نے کہا:

''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ خیر کرے، آپ رو کیوں رہے ہیں؟ کیا آپ کو جعفر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی غمناک اطلاع پہنچی ہے؟''

آپ نے فرمایا:

''ہاں! آج وہ شہید ہوگئے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں یہ سن کر اٹھی اور میری چیخ نکل گئی جسے سن کر عورتیں میرے پاس جمع ہوگئیں۔''

رسول اللہ ﷺ اپنے گھر روانہ ہوگئے، آپ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَغْفُلُوْا آلَ جَعْفَرٍ مِنْ أَنْ تَصْنَعُوْا لَهُمْ طَعَامًا فَإِنَّهُمْ قَدْ شُغِلُوْا بِأَمْرِ صَاحِبِهِمْ)) [1]

''آل جعفر کو نظر انداز نہ کرو، ان کیلئے کھانا تیار کرو، وہ اپنے ساتھی کی شہادت کے معاملے کی وجہ سے مشغول ہیں۔''

---

[1] ابوداود، الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل البيت:٣١٣٢؛ الترمذی:٩٩٨؛ ابن ماجه: ١٦١٠، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حمزہ اور حنظلہ رضی اللہ عنہما سے پیار

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما احد کے روز حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ صَاحِبَكُمْ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَأَلُوْا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ: اِنَّهُ سَمِعَ الْهَائِعَةَ خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِذٰلِكَ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)) [1]

''تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔'' (اس کے متعلق جب) اس کی اہلیہ سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا: ''وہ ندائے جہاد سنتے ہی نکل گئے حالانکہ وہ جنبی تھے۔'' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی لیے اسے فرشتوں نے غسل دیا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تُغَسِّلُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَحَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ)) [2]

''میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن عبد المطلب اور حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہما کو غسل دے رہے تھے۔''

مستدرک حاکم میں ہے:

((قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)) [3]

---

[1] مستدرك حاكم، ذكر مناقب حنظله بن عبدالله رضی اللہ عنہ: ٣/ ٢٠٤؛ ارواء الغليل: ٧١٣۔
[2] كنزل العمال: ٣٣٢٦١۔ صحيح الجامع الصغير: ٥١٣٣۔ [3] مستدرك حاكم، معرفة الصحابة، باب ذكر اسلام حمزة بن عبدالمطلب، ٣/١٩٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا جب قتل کیے گئے تو وہ جنبی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں فرشتوں نے غسل دیا۔''

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے والد ابو عامر کی شدت کفر کا تو یہ عالم تھا۔ اس کے بیٹے (حنظلہ) کی حرارت ایمانی کا یہ حال تھا کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ حکم ہو تو اپنے باپ کا خاتمہ کر دوں، لیکن آپ ﷺ نے منظور نہ کیا، عبداللہ بن ابی کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی درخواست کی تھی، ان کو بھی یہی جواب عنایت ہوا۔ غزوۂ بدر میں کسی سبب سے شریک نہ تھے، احد میں شرکت کی جو ان کے لیے پہلا اور آخری غزوہ ثابت ہوا۔

بیوی سے ہم بستر تھے کہ نفیر عام سنی، اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے، نہانا تک یاد نہ رہا تھا۔ شمشیر بکف میدان میں پہنچے، ابوسفیان بن حرب رئیس کفر سے مقابلہ ہوا، اس کو اٹھا کر دے مارنا چاہتے تھے کہ کام تمام کر دیں کہ شداد بن اسود لیث (ابن شعوب) نے دیکھ لیا جھپٹ کر بڑھا اور ایسا وار کیا کہ حنظلہ کا سر دھڑ سے الگ ہو گیا۔

چونکہ حالت جنابت میں شہید ہوئے تھے اس لیے فرشتوں نے ان کو غسل دیا، اور ''غسیل ملائکہ'' کا لقب اسی وجہ سے ان کو حاصل ہوا۔

ان کے اخلاق و عادات کی عظمت و بلندی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ ''پدر فاسق'' کا فرزند ''تقی'' اپنی قوم کے ناصیہ کمال پر غرۂ عظمت بن کر چمکا، قبیلہ اوس ہمیشہ ان کے وجود با جود پر فخر کرتا تھا۔ ایک مرتبہ انصار کے دونوں قبیلے اپنے فضائل فخریہ بیان کر رہے تھے، فریقین نے اس موقع پر اپنے اپنے عظیم المرتبت اصحاب کو پیش کیا تھا، جن میں سے سب سے پہلے حضرت حنظلہ کا نام نامی تھا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی مختصری داستان یہ ہے کہ دعوتِ توحید کی صدا گو ایک عرصہ سے مکہ کی گھاٹیوں میں گونج رہی تھی، تاہم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جیسے سپاہی منش کو ان باتوں سے کیا تعلق؟ انہیں صحرانوردی اور سیر و شکار سے کب فرصت تھی جو شرک و توحید کی حقانیت پر غور کرتے لیکن خدا نے عجیب طرح سے ان کی رہنمائی کی، ایک روز حسب معمول شکار سے واپس آ رہے تھے، کوہِ صفا کے پاس پہنچے تو ایک لونڈی نے کہا: ''ابو عمارہ! کاش تھوڑی دیر پہلے تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بھتیجے محمد (ﷺ) کا حال دیکھتے، وہ خانہ کعبہ میں اپنے مذہب کا وعظ کہہ رہے تھے کہ ابو جہل نے نہایت سخت گالیاں دیں اور بہت بری طرح ستایا، لیکن محمد (ﷺ) نے کچھ جواب نہ دیا اور بے بسی کے ساتھ لوٹ گئے، یہ سننا تھا کہ رگِ حمیت میں جوش آ گیا، تیزی کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف بڑھے، ان کا قاعدہ تھا کہ شکار سے واپس آتے ہوئے کوئی راہ میں مل جاتا تو کھڑے ہو کر اس سے دو چار باتیں کر لیتے تھے، لیکن اس وقت جوشِ انتقام نے مغلوب الغضب کر دیا تھا، کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور سیدھے خانہ کعبہ پہنچ کر ابو جہل کے سر پر زور سے اپنی کمان دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گیا، یہ دیکھ کر بنی مخزوم کے چند آدمی ابو جہل کی مدد کے لیے دوڑے اور بولے ''حمزہ شاید تم بھی بددین ہو گئے''۔ فرمایا: ''جب اس کی حقانیت مجھ پر ظاہر ہو گئی تو کون سی چیز اس سے باز رکھ سکتی ہے؟ ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں، اور جو کچھ وہ کہتے ہیں سب حق ہے، خدا کی قسم اب میں اس سے پھر نہیں سکتا، اگر تم سچے ہو تو مجھے روک کر دیکھ لو''۔ [1]

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے چونکہ جنگ بدر میں چن چن کر اکثر صنادید قریش کو تہ تیغ کیا تھا اس لیے تمام مشرکین قریش سب سے زیادہ ان کے خون کے پیاسے تھے، چنانچہ جبیر بن مطعم نے ایک غلام کو جس کا نام وحشی تھا، اپنے چچا طعیمہ بن عدی کے انتقام پر خاص طور سے تیار کیا تھا اور اس صلہ میں آزادی کا لالچ دیا تھا، غرض وہ جنگ اُحد کے موقع پر ایک چٹان کے پیچھے گھات پر بیٹھا ہوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہا تھا، اتفاقاً وہ ایک دفعہ قریب سے گزرے تو اس نے اچانک زور سے اپنا حربہ پھینک کر مارا کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑے۔

اس شیر خدا کی شہادت پر کافر کی عورتوں نے خوشی و مسرت کے ترانے گائے، ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے ناک کان کاٹ کر زیور بنائے، نیز شکم چاک کر کے جگر نکالا اور چبا چبا کر تھوک دیا، حضرت سرورِ کائنات ﷺ نے سنا تو پوچھا: ''کیا اس نے کچھ کھایا بھی ہے۔'' لوگوں نے عرض کی: ''نہیں!'' فرمایا: ''اے خدا! حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے کسی جزو کو جہنم میں داخل ہونے نہ دینا۔'' [2]

---

[1] مستدرك حاكم: ۳/ ۹۳۔ [2] طبقات ابن سعد، قسم اوّل جزء ثالث/ ص ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت کعب بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: اللہ کے رسول ﷺ نے احد کے دن فرمایا: کوئی ہے جس نے حمزہ کی جائے شہادت کو دیکھا ہو۔؟

ایک آدمی جوذراہٹ کے کھڑا تھا کہنے لگا: میں نے دیکھا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں وہاں لے چلو۔'' اور اللہ کے رسول ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ چلتے ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیرا ہوا ہے اور ان کی ناک اور کان وغیرہ کاٹ کر بے حرمتی کی گئی ہے۔ جو مجاہد آپ ﷺ کو لے کر یہاں آیا تھا، عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم حمزہ کی لاش کا مثلہ کیا گیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت حمزہ کی طرف دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہ کی اور دوسرے شہیدوں کے درمیان جا کھڑے ہوئے، فرمانے لگے:

''میں (قیامت کے دن) ان شہداء پر گواہ بنوں گا (کہ ان دلاوروں نے اللہ کے لیے اپنی جانیں نچھاور کیں) ان (شہیدوں) کو جو اپنے خون میں لت پت ہیں۔ میرے صحابیو! اسی طرح غسل دیے بغیر کفن پہنا دو۔ ہر وہ زخم جو اللہ کے راستے میں آیا ہے، قیامت کے دن اس سے خون بہنا شروع ہو جائے گا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہی سرخ ہو گا مگر اس سے جو خوشبو آئے گی وہ کستوری کی ہو گی۔'' [1]

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

احد کے دن ایک خاتون انتہائی تیزی کے ساتھ چلتی ہوئی آ رہی تھی حتی کہ وہ اس قدر قریب آ گئی کہ شہیدوں کے پاس پہنچ کر ان پر نظر ڈالنے ہی والی تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے گوارا نہ کیا کہ یہ خاتون ان شہداء کو دیکھے (جن کی لاشوں کا مثلہ کیا گیا تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے آواز دی: ''عورت، عورت (اسے روکو۔)''

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس خاتون کو پہچان چکا تھا کہ یہ تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ، رسول کریم ﷺ کی پھوپھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن)

---

[1] مصنف ابن ابی شیبۃ، ۷/۳۷۲ ، ۳٦۷۷٦؛ طبرانی کبیر، ۱۹/۸۲، ۸۳ ، ۱٦۷، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چنانچہ میں ان کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھا اور قبل اس کے کہ وہ شہیدوں کے پاس جا پہنچیں میں ان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بڑی مضبوط اعصاب والی اور باہمت خاتون تھیں، انہوں نے میرے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر دھکا دیا اور کہا دور ہٹ جا میرے راستے سے، پرے ہو جا۔ میں نے عرض کیا: ''(امی جان!) اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا کرنے کا کہا ہے، وگرنہ میری کیا مجال کہ میں آپ کو روکوں۔'' یہ سن کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں۔ اب کے انہوں نے دو کپڑے نکالے جو وہ اپنے ساتھ لائی تھیں اور مجھے کہنے لگیں:

''یہ دو کپڑے ہیں، میں ان کپڑوں کو اپنے بھائی حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے لائی تھی، کیوں کہ مجھے خبر ملی تھی وہ شہید ہو گئے ہیں۔ ان دونوں کپڑوں میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دے دو۔''

ہم نے ان کپڑوں کو لے لیا تاکہ (ماموں جان) جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان میں کفن دے دیں۔ کفن پہنانے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے ایک جانب ایک انصاری کی لاش پڑی ہے۔ ان کی لاش کو بھی اسی طرح چیرا پھاڑا گیا تھا جس طرح جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کو چیرا پھاڑا گیا ہے، اب اگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیتے ہیں تو انصاری کے لیے ایک کپڑا بھی نہیں بچتا۔ چنانچہ ہم نے ایک کپڑے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے میں انصاری کو کفن دے دیا۔ ان چاروں میں سے ایک چادر چھوٹی تھی اور دوسری بڑی۔ اب ہم نے حضرت حمزہ اور انصاری رضی اللہ عنہما کے درمیان قرعہ ڈالا اور پھر جس کی قسمت میں جو چادر تھی اس میں اسے کفن دے دیا۔ [1]

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر کے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے دیکھ کر پوچھا: ''کیا تم ہی وحشی ہو؟'' عرض کی: ''ہاں!'' فرمایا: ''تم نے حمزہ (رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا تھا؟'' بولے: ''حضور ﷺ کو جو کچھ معلوم ہوا وہ صحیح ہے۔'' ارشاد ہوا: ''کیا تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا سکتے ہو؟'' غرض اسی وقت باہر آنا پڑا، اور پھر تمام عمر سامنے نہ جا

---

[1] مسند احمد، ١/١٦٥، ١٤٢٢؛ السنن الکبری للبیهقی، ٣/٤٠١، ٤٠٢، ٦٦٨٤، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے، آنحضرت ﷺ کے بعد جب مسیلمہ کذاب پر فوج کشی ہوئی تو یہ بھی اس میں شریک ہوئے کہ شاید میں اس کو قتل کر کے حمزہ رضی اللہ عنہ کے نقصان کی تلافی کر سکوں، چنانچہ وہ اس ارادہ میں کامیاب ہوئے، اس طرح خدا نے ان کی ذات سے اسلام کو جس قدر نقصان پہنچایا تھا اس سے زیادہ فائدہ پہنچایا۔

سلمیٰ بنت عمیس کے بطن سے امامہ نامی ایک لڑکی بھی تھی، فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مراجعت فرمائی تو بھائی بھائی کہہ کر اس نے پیچھا کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے رشتہ داروں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی اپنی تربیت میں لینے کا دعویٰ پیش کیا، لیکن آپ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دیا کیونکہ ان کی بیوی اسماء بنت عمیس، امامہ کی حقیقی خالہ تھیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو امامہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لینے کی ترغیب دی تھی، لیکن آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا حمزہ (رضی اللہ عنہ) میرا رضاعی بھائی تھا۔ [1]

---

[1] طبقات ابن سعد، قسم اوّل جزء ثالث ص: ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَ جِبْرِيْلُ يَاتِيْنِي عَلَى صُوْرَةِ دَحْيَةَ الْكَلْبِي وَكَانَ دَحْيَةُ رَجُلًا جَمِيْلًا)) 1

''جبرئیل علیہ السلام میرے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت میں آیا کرتے تھے اور دحیہ ایک خوبصورت شخص تھا۔''

عوانہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((أَجْمَلُ النَّاسِ مَنْ كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلَى صُوْرَتِهِ)) 2

''لوگوں میں خوبصورت وہی ہے جس کے روپ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوا کرتے تھے۔''

سیدنا حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ:

میں نے جبرئیل علیہ السلام کو زندگی میں دو دفعہ دیکھا، ایک دفعہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے جنت البقیع کے قریب واقع صورین کے مقام سے گزر رہے تھے، اس دن جبرئیل علیہ السلام کا ہمارے پاس سے گزر دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت میں ہوا۔ انہوں نے ہمیں ہتھیار بند ہونے کا حکم دیا۔ دوسری دفعہ جب ہم غزوہ حنین سے پلٹے۔ میں جب گزرا تو جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باتیں کر رہے تھے، میں نے سلام نہ کیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: ''یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ'' تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ''یہ ان سو خوش نصیب آدمیوں میں سے ہے کہ جن کی جنت میں رزق کی

---

1 الاصابة: ۲/ ۳۲۲۔ 2 الاصابة: ۲/ ۳۲۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمے داری اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لی، اگر یہ سلام کرتے تو ہم اس کا جواب دیتے۔'' ❶

آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے تھا جو مفتی تھے آپ نے کئی دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحائف بھی دیئے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((اِنَّ دَحْيَةَ اَهْدَى اِلَى النَّبِيِّ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا)) ❷

''دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے بطور تحفہ دیئے تھے جنہیں آپ پہنا کرتے تھے۔''

دحیہ رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی ہوتا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفیر بنا کر بھیجا تھا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کو اسلام کی طرف دعوت دینے کے لیے سفیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔ ❸

---

❶ مجمع الزوائد، ۹/ ۳۱٤۔ ❷ الاصابة، ۱/ ٤۷۳۔ ❸ فتح الباری، ۱/ ۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز جب مسلمان اِدھر اُدھر بھاگ گئے، تو رسول اللہ ﷺ میدان کی ایک طرف تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ بارہ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرکوں نے آپ ﷺ کو گھیرا تو آپ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا:

((مَنْ لِلْقَوْمِ؟))

''کون ہے جو ان سے مقابلہ کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں اے اللہ کے رسول!'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ رہو۔'' انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: ''میں اے اللہ کے رسول!'' آپ نے فرمایا: ''تم (ٹھیک ہے، تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

اس نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ مشرک اس جگہ ڈٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''میں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ رہو۔'' ایک انصاری صحابی نے عرض کی: ''میں اے اللہ کے رسول!'' آپ نے فرمایا: ''ہاں ٹھیک ہے (تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

وہ شخص مشرکوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا اور آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے اور ہر مرتبہ ایک ایک انصاری سامنے آتا رہا اور اپنے پیش روکی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''مشرکوں کی قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟'' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''میں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ انصاریوں کے بقدر لڑائی کی، دوران لڑائی ان کے ہاتھ پر وار ہوا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں، انھوں نے ''حس'' کہا (یعنی سی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْقُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّاللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ)) 1

''اگر تو ''بسم اللہ'' کہتا تو فرشتے سب لوگوں کے سامنے تجھے اٹھا لیتے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو واپس لوٹا دیا (یعنی ان کا زور ٹوٹ گیا)۔''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا، جو امام الانبیاء کی حفاظت کرتے ہوئے شل ہوا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہوا۔ 2

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ گڑھے میں گر گئے تھے اور ان کے جسم پر کم وبیش ستر زخم تھے۔ 3

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی پسند کرتا ہے کہ اس شخص کو دیکھے جو اپنی نذر اور ذمہ داری پوری کر کے شہادت کے مرتبے پر فائز ہوا ہے تو وہ طلحہ کو دیکھے۔'' 4

ابوداود طیالسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب جنگ احد کا تذکرہ فرماتے تو کہتے: یہ جنگ ساری کی ساری طلحہ کیلئے تھی، یعنی اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا اصل کارنامہ انھی نے انجام دیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شعر میں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا: ''اے طلحہ بن عبید اللہ! تمھارے لیے جنتیں واجب ہوگئیں اور تم نے اپنے لیے حور عین والی جنت کو ٹھکانہ بنا لیا۔'' 5

---

1 سنن نسائی، الجهاد، باب مايقول من يطعنه العدو: ٣١٥١، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

2 صحيح بخاری، المغازی، باب غزوة احد: ٤٠٦٣۔ 3 فتح الباری، ٧/٣٥٩۔

4 جامع الترمذی: ٣٧٣٩؛ الصحيحة: ١٢٥، ١٢٦۔

5 مسند أبو داود الطيالسی، ٦/١ ـ ٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بڑے اچھے قاری قرآن تھے یہ وہی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے جن کیلئے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا گیا کہ وہ کائنات کے امام سے کہیں کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو سورۃ البینہ سنائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: ''کیا اللہ عز وجل نے میرا نام لیا ہے۔؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔'' تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔'' [1]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا اے اللہ کے نبی! (میں نے جب سے درود پاک کی فضیلت سنی ہے تو) میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھوں۔ پس آپ فرمائیں کہ میں کتنا وقت لگاؤں۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا شِئْتَ))

''جتنا تیری مرضی۔''

میں نے عرض کیا: اپنے وقت کا چوتھا حصہ آپ پر درود پڑھوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ))

''تیری مرضی ہے، اگر زیادہ وقت لگائے تو تیرے لیے بہتر ہے۔''

میں نے عرض کیا: پھر میں آدھا وقت لگاؤں گا، آپ نے فرمایا: ''تیری مرضی اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا:

---

[1] صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، باب استحباب قراءۃ القرآن... الخ: ۷۹۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا))

اب تو میں سارا وقت آپ پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)) [1]

''تب تو تیرے دکھ اور غم دور کر دیے جائیں گے اور تیرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

مسند احمد میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذًا يَكْفِيْكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ)) [2]

''تب تو اللہ تیرے دنیا و آخرت کے غموں اور پریشانیوں کو دور کر دے گا۔''

---

[1] ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب فی الترغيب فی ذكر الله وذكر الموت وفضل اكثار الصلوٰة على النبي:٢٤٥٧۔ [2] مسند احمد، ٥/١٣٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

((مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَهٗ جِبْرِيْلُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ هَلْ رَأَيْتَ الَّذِيْ كَانَ مَعِيَ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَإِنَّهٗ جِبْرِيْلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) [1]

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبریل علیہ السلام مجلس میں بیٹھے تھے، پس میں نے انہیں سلام کیا اور گزر گیا، جب میں لوٹا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو جانتا ہے میرے ساتھ کون تھا؟'' میں نے کہا: ''ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا ہے۔''

دوسری روایت میں ہے، سیدنا حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام کو زندگی میں دو دفعہ دیکھا، ایک دفعہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے جنت البقیع کے قریب واقع صورین کے مقام سے گزر رہے تھے، اس دن جبرئیل علیہ السلام کا ہمارے پاس سے گزر دحیہ کلبی کی شکل وصورت میں ہوا۔ انہوں نے ہمیں ہتھیار بند ہونے کا حکم دیا۔ دوسری دفعہ جب ہم غزوہ حنین سے پلٹے۔ میں جب گزرا تو جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باتیں کر رہے تھے، میں نے سلام نہ کیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: ''یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ۔'' تو

---

[1] مسند احمد، ٥/٤٣٣؛ مجمع الزوائد، ٩/٣١٣؛ طبرانی فی الکبیر: ٣٢٢٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ''یہ ان سو خوش نصیب آدمیوں میں سے ہے کہ جن کی جنت میں رزق کی ذمے داری اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لی، اگر یہ سلام کرتے تو ہم اسکا جواب دیتے۔'' [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو زیادہ دیر تک اپنے سے دور نہ رکھ سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ ارادہ کرلیا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا گھر بدل کر اسے اپنے پڑوس میں لے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے گھر تھے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا گھر بدل کر اسے اپنے پڑوس میں لانا چاہتے ہیں، میرے گھر بنونجار کے گھروں میں سب سے زیادہ آپ کے قریب ہیں، میں اور میرا مال اللہ اور اسکے رسول کا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جو میرا مال قبول کرلیتے ہیں وہ مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے اس مال سے جسے آپ چھوڑ دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ نے سچ کہا، اللہ تجھے برکت سے نوازے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے پڑوس میں سیدنا حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں رہائش مہیا کردی۔ [2]

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ عالم، فاضل، مخیر اور پاکیزہ اوصاف والے صحابہ میں سے تھے۔

یاقوت حموی سیدنا حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کے جودوکرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے گھر پیش کرنے کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

((أَوَّلُ مَنْ وَهَبَ لَهُ خِطَطَهُ وَمَنَازِلَهُ حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ رضي الله عنه)) [3]

''سب سے پہلے خوش نصیب انسان حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنھوں نے اپنے گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش کیلئے ہبہ کیے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟'' انہوں نے

---

[1] مجمع الزوائد، ۳۱۴/۹۔ [2] صور من حياة الصحابيات، ص: ۴۰۔
[3] معجم البلدان، ۸۶/۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: حارثہ بن نعمان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَذَالِكَ وَالْبِرُّ كَذَالِكَ وَالْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ)) 1

''نیکی کا یہی بدلہ ہے، نیکی کا یہی بدلہ ہے، یہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں سے دو صحابی سب سے زیادہ ماؤں کے خدمت گزار اور فرماں بردار تھے، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ، حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اپنی والدہ کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور جب والدہ انھیں کوئی حکم دیتیں تو فوراً اس کی تعمیل کیلئے کمربستہ ہو جاتے۔ بعض اوقات حکم کی تعمیل میں اس قدر جلدی کرتے تھے کہ دوسرے ساتھی سے پوچھتے کہ میری اماں نے کیا فرمایا ہے۔؟ 2

www.KitaboSunnat.com

---

1 مسند احمد، ۱۵۱/۶، ۲۵۳۷۶؛ صحیح ابن حبان، ۴۷۹/۱۵؛ سلسلة الصحيحة: ۹۱۳۔ 2 التبصرة، ۱۸۸/۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پیار

عہد رسالت کے شعراء میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اہم مقام رکھتے تھے اور دفاع اسلام کیلئے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تو بڑے بڑے شاعر انکا جواب دینے سے قاصر رہ جاتے۔ عرب میں ایک دوسرے کے لئے ہجو کرنا ہوتی تو شاعری کا سہارا لیتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انہوں نے ہر طرح کی محاذ آرائی پیش کی اور کچھ خاص فائدہ نہ ہوا تو شاعری کے ذریعے سے ان کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے حسان انکے کلام کا اپنی شاعری کے ساتھ جواب دو۔ تو حضرت حسان منبر پر بیٹھ کر اس کا جواب دیتے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منبر پر بیٹھایا اور فرمایا:

((یَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ))

"اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے ان (مشرکوں) کا جواب دو (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی) اے اللہ! حسان کی روح القدس (جبرئیل امین علیہ السلام) کے ساتھ مدد فرما۔" [1]

اللہ نے دعا کو قبولیت سے نوازا اور آسمان سے جبریل امین علیہ السلام کو بھیج دیا فرمایا: جاؤ اور حسان کے ساتھ مل کر مشرکین کی مذمت میں ہجو کہو اور حسان کے دل میں خیر کے کلمات ڈالو۔ چنانچہ کس قدر جبریل علیہ السلام پیار سے حسان کی مدد کرتے ہوں گے۔ ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے جنگ قریظہ کے موقع پر فرمایا:

((اُهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ)) [2]

"ان مشرکوں کی ہجو کرو اور جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو ہجو کا حکم دیا اور دعا کی: "اے میرے مالک!

---

[1] صحیح بخاری، الادب، باب ھجاء المشرکین: ٦١٥٢۔

[2] صحیح بخاری، المغازی، باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب......: ٤١٢٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسان کی جبریل علیہ السلام سے مدد فرما۔'' اور پھر خود ہی بشارت دی: ''اے حسان! ہجو کر جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔''

اس سعادت مند شاعر رسول ﷺ پر جبریل امین کی مدد اور نزول پر دلالت کنندہ وہ حدیث ہے جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ہجو انھیں تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ ناگوار ہے۔''

آپ ﷺ نے ایک شخص کو سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ''قریش کی ہجو کر۔'' اس نے ہجو کی لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی، پھر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا پھر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، جب حسان آپ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ''وہ وقت آ گیا کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے۔'' (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے، گویا شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے ہلانے لگے اور عرض کیا: ''قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا! میں کافروں کو اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑا جاتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے حسان! جلدی مت کر، چونکہ ابوبکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔'' پھر حسان رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پھر واپس گئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا ہے، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا! میں آپ ﷺ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ حسان سے فرماتے تھے:

''روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔'' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''حسان نے قریش کی ہجو کی تو مومنوں کے دلوں کو تسکین دی اور کافروں کی عزتوں کو تباہ کر دیا۔''

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کافروں کی ہجو بیان کرتے ہوئے کہا ؎

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ الْجَزَاءُ

''تو نے محمد ﷺ کی برائی کی تو میں نے اسکا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا بدلہ ہے۔''

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَآءُ

''تو نے محمد ﷺ کی برائی کی، جو نیک ہیں، پرہیزگار ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وفاداری ان کی خصلت ہے۔''

فَإِنَّ أَبِيْ وَ وَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَآءُ

''میرے ماں باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کیلئے قربان ہیں۔''

ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَآءِ

''میں اپنی جان کو کھووں اگر تم نہ دیکھو اسے کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے۔''

يُبَارِيْنَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَآءُ

''ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئی ان مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَآءُ

''ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے،ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سر بندھن سے۔''

فَإِنْ أَعْرَضْتُمُوْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ

''اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔''

وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

''نہیں تو تم اس دن کی مار کیلئے صبر کرو جس دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا عزت دے گا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَآءُ

''اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے،اسکی بات میں کچھ شبہ نہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَآءُ

''اور اللہ نے فرمایا میں نے لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔''

يُلَاقِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَآءُ

''وہ تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں،گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ہجو ہے کافروں کی۔"

فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهٗ وَ يَنْصُرُهٗ سَوَآءُ

"جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔"

وَ جِبْرِيْلٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا
وَرُوْحُ الْقُدْسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَآءُ [1]

"اللہ کے رسول جبریل ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔"

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے:

"ان مشرکوں کی ہجو کرو، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔" [2]

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ! اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ)) [3]

"اے اللہ! حسان کی روح القدس (جبرئیل امین علیہ السلام) کے ساتھ مدد فرما۔"

---

[1] صحیح مسلم، الفضائل، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: ۲۴۹۰۔

[2] مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: ۲۴۸۶۔ [3] مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: ۲۴۸۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حنظلہ اسدی رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت ابو ربعی حنظلہ بن ربیع اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم ﷺ کے کاتبوں میں سے ایک کاتب تھے ، بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے، تو میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا، (جب) ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں۔ آپ ہمارے سامنے دوزخ اور جنت کا اس طرح تذکرہ فرماتے ہیں گویا کہ ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، لیکن جب ہم رسول اللہ کی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور دنیا کے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان جیسی باتوں سے تو ہم بھی دو چار ہوتے ہیں (یعنی اگر یہ نفاق ہے تو ہم بھی اس میں مبتلا ہیں اور اس اعتبار سے تو یہ نہایت تشویش ناک معاملہ ہے) چنانچہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ (دونوں) چلے حتیٰ کہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے پس میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیسے؟ میں نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! (جب) ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں، آپ ہمارے سامنے جنت اور دوزخ کا تذکرہ فرماتے ہیں تو ((ایسے معلوم ہوتا ہے کہ) گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب ہم آپ کی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عَلَيْهِ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ)) [1]

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اس حالت و کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو اور (ہر وقت) اللہ کی یاد میں رہو،

---

[1] صحیح مسلم ، التوبہ ، باب فضل دوام الذکر: ۲۷۵۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو فرشتے تمہارے بستروں اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔''
لیکن اے حنظلہ رضی اللہ عنہ! وقت وقت کی بات ہے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا (یعنی ہر لمحے، انسان کی ایک ہی کیفیت نہیں رہتی، بلکہ حالات کے اعتبار سے کیفیت بدلتی رہتی ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ)) [1]

''(اگر تمہاری یہی حالت رہے) تو فرشتے تمہارے بستروں میں اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ رضی اللہ عنہ! یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔''

---

[1] مسلم، ایضاً: ۲۷۵۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے پیار

فرشتوں کے پیار کی سعادت کو پانے والوں میں ایک سعادت مند حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما تھے۔طبرانی کبیر میں ہے۔خود عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كُنْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ بَيْتِهٖ فَقَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَنْ مَّعَنَا فِي الْبَيْتِ؟ قُلْتُ مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاجِبْرِيْلُ! وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ قَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) [1]

"ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے گھر میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تو جانتا ہے گھر میں ہمارے ساتھ کون ہے؟" میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول! کون ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جبریل علیہ السلام" میں نے کہا: "اے جبریل! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک جبریل علیہ السلام نے تمہارے سلام کا جواب دیا ہے۔"

یہ جبریل علیہ السلام کے کمال درجہ پیار کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے ان کے سلام کا جواب دیا۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بہت نیک انسان تھے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

"ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی نمودار ہوگا۔"

چنانچہ انصار کے ایک آدمی نمودار ہوئے جن کی ڈاڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے۔

---

[1] مجمع الزوائد، ۱۵٤/۹؛ طبرانی فی الکبیر، ۱۲/۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب دوسرا دن آیا تو نبی کریم ﷺ نے وہی بات فرمائی، یعنی ''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا۔''

چنانچہ اس دن بھی وہی انصاری نمودار ہوئے جو گزشتہ دن نمودار ہوئے تھے اور آج بھی وہ پہلے ہی کی طرح تھے۔

جب تیسرا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے پھر وہی بات فرمائی، یعنی ''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا۔'' چنانچہ اس تیسرے دن بھی وہی انصاری نمودار ہوئے اور اس حالت میں جیسے پہلے دن تھے، یعنی ان کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے۔

جب رسول اکرم ﷺ اٹھ کر چل دیے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما اس انصاری کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے عرض کی: میں نے اپنے والد سے جھگڑا کرلیا ہے اور قسم کھالی ہے کہ میں تین دنوں تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا اگر آپ چاہیں تو مجھے اپنے پاس تین دن قیام کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ میں نے یہ تین راتیں اس انصاری کے ساتھ گزاریں۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ رات کو عبادت کے لیے تھوڑے سے وقت کے لیے بھی بیدار نہیں ہوئے۔ ہاں میں نے یہ دیکھا کہ جب نیند ٹوٹتی اور اپنے بستر پر کروٹیں بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تکبیر کہتے، حتی کہ فجر کی نماز کے لیے بیدار ہوتے۔ میں نے ایک بات یہ دیکھی کہ وہ اپنی زبان سے کوئی بھلی بات ہی نکالتے تھے۔ جب میں نے تین راتیں ان کے ساتھ گزارلیں اور قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو حقیر جانتا (کہ ہمارے مقابلے میں ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کسی قسم کی ناراضی یا لڑائی نہیں تھی، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ تینوں دفعہ آپ ہی نمودار ہوئے، لہٰذا میری خواہش ہوئی کہ آپ کے پاس رہ کر دیکھوں کہ آخر وہ کون سا عمل آپ بجالاتے ہیں (جو میں نہیں کرتا) جسے میں اپنا سکوں، لیکن میں نے دیکھا کہ آپ کوئی زیادہ عمل نہیں کرتے، پھر وہ کیا بات ہے جس کی بنا پر رسول کریم ﷺ نے آپ کے متعلق یہ بات فرمائی ہے (جسے آپ نے سنا ہے؟)

انصاری نے فرمایا: عمل تو صرف اتنا ہی ہے جو آپ نے دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس سے واپسی کے لیے مڑا تو انہوں نے مجھے آواز دے کر بلایا اور فرمایا:

((مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَیْتَ غَیْرَ اَنِّیْ لَا اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غِشًّا وَلَا اَحْسُدُ اَحَدًا عَلٰی خَیْرٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ))

''عمل تو وہی ہے جو آپ نے دیکھا، البتہ اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کوئی رنجش نہیں اور نہ میں کسی آدمی سے اس بھلائی پر حسد کرتا ہوں جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر عرض کیا:

((هٰذِهِ الَّتِیْ بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الَّتِیْ لَا نُطِیْقُ)) [1]

''یہی وہ صفت ہے جو آپ کو اس درجے تک لائی ہے اور یہی وہ خصلت ہے جس کو اپنانے کی ہم میں طاقت نہیں۔''

---

[1] مسند احمد، ۱۶۶/۳، حافظ عراقی تخریج الاحیاء: ۱۸۷/۳، میں کہتے ہیں کہ احمد نے اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پیار

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ انہیں کوئی خواب آئے، فرشتوں نے ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے خود حاضری دی اور ان کے خواب میں آ گئے۔ کس قدر تھا پیار فرشتوں کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کرتا، میرے دل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں ان دنوں کنوارا تھا اور نوعمر بھی تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا، ایک دن مجھے خواب آ ہی گیا، میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی۔ کنویں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے اور اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا ''دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے کہا کہ خوف نہ کھا۔ میں نے اپنا یہ خواب (اپنی بہن) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا خواب بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ)) [1]

''عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے، کاش رات میں وہ تہجد کی نماز پڑھا کرتا۔''

سالم نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

---

[1] صحیح بخاری، فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عبداللہ بن عمر: ۳۷۳۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر معاملے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی کرتے، جس جس مقام پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز ادا کرنا ثابت ہوتا وہیں نماز ادا کرتے، جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر دعا کی وہیں کھڑے ہوکر دعا کرتے، جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر دعا کی وہیں بیٹھ کر دعا کرتے۔ بلکہ انہیں یہاں تک یاد تھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی نے بیٹھنے سے قبل دو چکر لگائے تھے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی سے اتر کر دو رکعت نماز ادا کی تھی۔ آپ جب بھی مکہ آتے۔ اپنی اونٹنی کو عمداً دو چکر لگواتے اور پھر اتر کر دو رکعت نماز ادا کرتے۔ آپ نے متبع رسول کا لقب پایا۔

حضرت سمیر ریاحی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ٹھنڈا پانی پیا۔ تو رونے لگے اور بہت روئے، ان سے دریافت کیا گیا۔ آپ کیوں اتنا روئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید کی یہ آیت یاد آ گئی۔

﴿ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ ﴾ [1]

”اور ان کے درمیان اور ان کی خواہش کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔“

اور مجھے معلوم ہے کہ اس وقت جہنمی کچھ نہیں چاہیں گے۔ بس انہیں ایک چیز کی چاہت ہو گی کہ پانی مل جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ ﴾ [2]

”اور اہل جہنم اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دے دو۔ یا اللہ نے تمہیں جو رزق دیا اس میں سے کچھ دے دو۔“

تو جواب دیا جائے گا:

﴿ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝٥٠ ﴾ [3]

”وہ کہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے ناشکروں (کافروں) پر ان دونوں چیزوں کو

---

[1] ٣٤/سبا: ٥٤۔ [2] ٧/الاعراف: ٥٠۔ [3] البیهقی فی شعب الایمان: ٤٢٩٤؛ الدرالمنثور، ٦/٦٣٣؛ التاریخ الکبیر، ١/ ٤/ ٥٢، رجاله ثقات۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کر دیا ہے۔''

عبداللہ بن دینار سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک دیہاتی آدمی انہیں ایک راستے میں ملا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے گدھے پر سوار کرلیا، جس پر وہ خود سوار تھے اور اسے وہ عمامہ بھی دے دیا جو ان کے سر پر تھا (حدیث کے راوی ابن دینار کہتے ہیں) کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے یہ تو دیہاتی لوگ ہیں تھوڑی سی چیز پر راضی ہوجاتے ہیں، (ان کے ساتھ اتنا کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (بات یہ ہے) اس شخص کا باپ (میرے باپ) عمر بن خطاب کا دوست تھا، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرنا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے جو ابن دینار ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر جب مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہوجاتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ سر پر باندھ لیتے، اس دوران کہ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے، آپ کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا، آپ نے اس سے پوچھا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں، آپ نے اسے وہ گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہوجا اور اسے عمامہ بھی عنایت فرمادیا اور کہا اس کے ساتھ اپنے سر کو باندھ لے پس ابن عمر کے بعض ساتھیوں نے ان سے کہا اللہ تعالی آپ کی مغفرت فرمائے آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ دوران سفر آرام کرتے تھے، اور وہ عمامہ بھی دے دیا جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو باندھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''سب سے بڑی نیکی یہ ہے، کہ آدمی اپنے باپ کے (مرنے کے بعد) اس کے دوستوں سے تعلق برقرار رکھے اور ان سے حسن سلوک کرے۔''

(اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ اس کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ [1]

---

[1] صحيح مسلم، البر والصلة، باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما: ۲۵۵۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے احد کے روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے ساتھ سفید کپڑے پہنے ہوئے دو آدمی تھے جو آپ کی طرف سے دشمن کے خلاف بڑی سخت لڑائی کر رہے تھے۔ میں نے ان (دونوں) کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا یہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔ ❶

سعد رضی اللہ عنہ بڑے تیر انداز تھے جنگ احد میں کافر چڑھتے چلے آ رہے تھے، انہوں نے ایسے تیر مارے کہ ایک کافر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ سکا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا:

((يَا سَعْدُ! ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) ❷

''اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اسی طرح تیر اندازی کرتے رہو۔''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا پھر میرے سینے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا پھر فرمایا:

''اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو پورا کر دے۔'' ❸

ایک دفعہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیا پھر پوچھا: اے کوفے والو! میں تمہارا کیسا امیر ہوں؟ تو ایک آدمی نے جواب دیا:

''اللہ جانتا ہے کہ آپ میرے علم کے مطابق رعیت سے انصاف نہیں کرتے، مال

---

❶ صحيح مسلم، الفضائل، باب اكرامه بقتال الملائكة معه: ٢٣٠٦۔

❷ صحيح بخاری، ايضا: ٤٠٥٩۔ ❸ صحيح مسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث: ١٦٦٨؛ ابوداود: ٣١٠٤؛ صحيح ابی داود: ٢٦٦١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح تقسیم نہیں کرتے اور نہ جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔''

سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے اندھا کر دے، اسے فقیر کر دے اور اس کی عمر لمبی کر، اسے فتنوں کا شکار کر دے۔ (مصعب بن سعد نے) کہا، پھر وہ آدمی اندھا ہو گیا، وہ دیواریں پکڑ کر چلتا تھا، وہ اتنا فقیر ہوا کہ پیسے مانگتا تھا اور وہ مختار (ثقفی کذاب) کے فتنے میں مبتلا ہو کر مارا گیا۔ ❶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کہا اگر تو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑے گا تو میں کھاؤں گی نہیں اور پیوں گی نہیں، تو سعد رضی اللہ عنہ نے پہلے سمجھایا، جب یہ کوشش ناکام ہوئی تو یوں گویا ہوئے:

''اے میری ماں! اگر تمہاری سو جانیں بھی ہوتیں اور ایک ایک جان میرے سامنے نکل جاتی تو پھر بھی میں دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑتا، اب تیری مرضی ہے کہ تو کھائے یا نہ کھائے۔'' ❷

ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لیے ایسا کہتے ہوئے نہیں سنا سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کو اکٹھا کر کے فرمایا:

''اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں تیر چلا۔'' ❸

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لیت رجلًا صالحًا من أصحابي یحرسني اللیلة)) ❹

''کاش میرے صحابہ میں سے ایک نیک آدمی میرا پہرا دے۔''

پھر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسلحے کی جھنکار کے ساتھ تشریف لائے اور آپ کا پہرا دیا۔ آپ بے غم ہو کر سو گئے۔

---

❶ تاریخ دمشق، ۲۲/۲۳۳، ۲۳۴، وسندہ صحیح؛ سیر اعلام النبلاء، ۱/۱۱۳، ۱۱۴۔

❷ تفسیر قرطبی: ۳/۲۹۱۔ ❸ صحیح بخاری، المغازی، باب ((اذ ھمت طائفتان)) ......: ۴۰۵۹۔ ❹ صحیح بخاری: ۷۲۳۱؛ صحیح مسلم: ۲۴۱۰ (۶۲۳۰)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پیار

واہ رے سعد رضی اللہ عنہ کیا قسمت پائی ہے کہ تیرے جنازے کو فرشتے کندھا دیئے ہوئے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے جب ان کا جنازہ اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جایا گیا تو ان کا وزن ہلکا تھا حالانکہ یہ کڑیل نوجوان تھے بھاری بھرکم تھے۔ مشرکین کو موقع مل گیا کہنے لگے اس (سعد) نے فلاں فلاں موقع پر غلطی کی تھی جس کے نتیجہ میں ان کا جنازہ اس قدر ہلکا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ)) [1]

''(اس کا جنازہ ہلکا اس لیے ہے کہ) اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ ان خوش نصیب لوگوں میں تھے کہ جن کے جنازے میں فرشتوں نے شرکت کی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے صحابہ کرام کیا تمہیں معلوم ہے؟)

((هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ))

''اس سعد کی محبت (یا موت کے غم) میں عرش لرز اٹھا ہے۔''

((وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ))

''اور اس سعد کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔''

((وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ)) [2]

''اور سعد کے جنازے میں ستر (۷۰) ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ کسی نے ایک ریشم کا کپڑا تحفہ میں دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

---

[1] سیر اعلام النبلاء، ۱/۲۸۷؛ ترمذی، المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ: ۳۸۴۹۔

[2] سنن نسائی، الجنائز، باب ضمة القبر وضغطته: ۲۰۵۷؛ صحیح سنن نسائی: ۱۹٤۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے کی نرمی اور ملائم پن کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم اس پر تعجب مت کرو، اللہ تعالیٰ نے جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جنت میں لباس دیا ہے وہ اس سے بھی کئی گنا نرم و ملائم ہے۔'' [1]

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی والدہ زاروقطار رونے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا اب بھی آپ کے آنسو خشک نہیں ہوں گے اور تیرا غم ختم نہیں ہوگا؟ تیرا بیٹا وہ پہلا شخص ہے کہ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکرایا اور اس کی وفات پر اللہ کا عرش تھرتھرا اٹھا۔ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اس دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے ہاں گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، انہیں قبر میں رکھ کر مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے دیر تک تسبیحات پڑھیں، پھر اللہ اکبر کہا، ہم نے آپ کے ساتھ مل کر اللہ اکبر کہا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے تسبیحات پڑھیں اور پھر اللہ اکبر کہا۔ آپ نے ایسے کیوں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''قبر قدرے تنگ ہونے لگی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کشادہ کر دیا۔'' [3]

---

[1] ترمذی، المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ: ٣٧٤٧، وقال حدیث حسن صحیح۔

[2] مجمع الزوائد: ٣٠٩/٩۔ [3] مسند احمد، ٣٧٧/٣، ٣٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے پیار

مطرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ میری بیماری کے ایام میں مجھے سر کی جانب سے فرشتہ سلام کرتا تھا اور میں اسے دیکھ نہیں پاتا تھا، ہوا ایسے کہ عمران رضی اللہ عنہ کی صحت نہایت خراب ہوگئی، آخر میں استسقاء کا مرض ہوگیا تھا، لوگوں نے مشورہ دیا کہ داغنے سے فائدہ ہوگا، لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے داغنے کی ممانعت سن چکے تھے، اس لیے رضامند نہ ہوئے، مرض برابر بڑھتا گیا، آخر میں یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ پیٹ میں شگاف ہوگیا، لیکن اس حالت میں بھی وہ فرمان رسول کے خلاف عمل کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، احباب نے کہا: تمہاری حالت دیکھی نہیں جاتی تمہارے پاس کس طرح آئیں، فرمایا نہ آؤ، لیکن جو چیز خدا کے نزدیک ناپسندیدہ ہے، اس کو میں کسی طرح پسند نہیں کرسکتا، آخر میں جب تکلیف ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئی، تو ابن زیاد کے اصرار سے راضی ہوگئے، لیکن سخت نادم وشرمسار تھے۔

لیکن جب انہوں نے داغا تو پھر وہ سلام منقطع ہوگیا، مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے کچھ عرصہ بعد بتایا کہ وہی سلام ان پر پھرنے لگا ہے۔ اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ [1]

آپ رضی اللہ عنہ نے ۷ ہجری میں فتح خیبر کے سال اسلام قبول کیا اور پھر متعدد غزوات میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ فتح مکہ کے موقع پر بنوخزاعہ کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ آپ کچھ عرصہ کے لیے بصرہ کے گورنر بھی رہے۔ بلکہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بقول آپ بصرہ میں سکونت اختیار کرنے والے پہلے صحابی تھے۔ آپ فقہاء صحابہ میں سے تھے۔ آپ مستجاب الدعوات بھی تھے۔

---

[1] مستدرك حاكم، ٤٧٢/٣؛ حياة الصحابه، ٥٤٢/٣؛ اسد الغابه، ١٣٨/٤؛ الاصابه، ٢٧/٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب زندگی سے مایوس ہو گئے تو تجہیز و تکفین کے متعلق یہ ہدایت دی کہ جنازہ جلدی جلدی لے چلنا، یہود کی طرح آہستہ آہستہ نہ لے کر چلنا، جنازہ کے پیچھے آگ نہ جلانا، نالہ وشیون نہ کرنا، قبر مربع چار بالشت اونچی رکھنا، دفن کر کے واپس ہو کر کھانا کھانا، نالہ وشیون کے روکنے میں اتنی سختی برتی کہ اپنے متروکہ مال میں بعض اعزہ کو وصیت کی تھی، اس وصیت میں یہ شرط تھی، کہ جو عورت نالہ وشیون کرے گی، اس کے متعلق وصیت منسوخ ہو جائے گی۔ ❶

عمران کی پوری زندگی مذہب کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی، عبادت میں بڑی محنت شاقہ برداشت کرتے تھے، معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ان اصحاب میں سے تھے جو عبادت میں بڑی محنت شاقہ برداشت کرتے تھے۔

آنحضرت کے ساتھ اتنی گہری عقیدت اور آپ کا احترام تھا کہ جس ہاتھ سے آنحضرت کے دست مبارک پر بیعت کی اس سے عمر بھر پیشاب کا مقام مس نہیں کیا۔ ❷

---

❶ اسد الغابہ، ٤/ ١٣٨ ❷ مستدرک حاکم، ٣/ ٤٧١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں روایت کرتے تھے کہ ایک دن جب کہ وہ (یعنی اسید) رات میں سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے ان کا گھوڑا جوان کے قریب ہی بندھا تھا اچانک اچھلنے کودنے لگا، چنانچہ انہوں نے پڑھنا بند کر دیا (تاکہ دیکھیں کیوں اچھل کود رہا ہے) گھوڑے نے بھی اچھل کود بند کر دی۔ (اسید نے یہ سوچ کر کہ یونہی اچھل کود رہا ہوگا) پھر پڑھنا شروع کر دیا گھوڑا بھی پھر اچھلنے کودنے لگا وہ پھر رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا، پھر جب انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو گھوڑے نے اچھل کود شروع کی (اب انہیں احساس ہوا کہ گھوڑے کی اچھل کود یوں ہی نہیں ہے بلکہ اس کی خاص وجہ ہے) چنانچہ انہوں نے پڑھنا موقوف کر دیا (اتفاق سے) ان کا بچہ جس کا نام یحییٰ تھا گھوڑے کے قریب ہی تھا، انہیں خوف ہوا کہ کہیں گھوڑا (اس اچھل کود میں) اس بچہ کو کوئی تکلیف نہ پہنچا دے اس لیے وہ اٹھ کر گھوڑے کے پاس گئے تاکہ بچہ کو وہاں سے ہٹا دیں جب انہوں نے بچہ کو وہاں سے ہٹایا اور ان کی نظر آسمان کی طرف اٹھی تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ بادل کی مانند کوئی چیز ہے جس میں چراغ سے جل رہے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو اسید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن حضیر تم پڑھتے رہتے۔ اسید نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ ڈالے کیونکہ یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی تھا۔

((فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ)) [1]

---

[1] بخاری، فضائل القرآن، باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن: ٥٠١٨؛ مسلم: ١٨٥٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''چنانچہ جب میں یحییٰ کی طرف گیا اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی چیز بادل کی مانند ہے جس میں چراغ سے جل رہے ہیں پھر میں تحقیق حال کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلا مگر وہ چراغاں مجھے پھر نظر نہیں آیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری قراءت کی آواز سننے کے لئے قریب آ گئے تھے، اگر تم اسی طرح پڑھتے رہتے تو اسی طرح صبح ہو جاتی اور لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور وہ فرشتے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوتے۔''

حضرت اسید رضی اللہ عنہ کے والد (حضیر) قبیلہ اوس کے سردار تھے، ایام جاہلیت میں اوس و خزرج میں جو لڑائیاں ہوئیں وہ حضیر ہی کی زیر قیادت ہوئیں، جنگ بعاث میں جو تمام لڑائیوں کا نچوڑ تھی، سپہ سالاری کا علم انہی کے ہاتھ میں تھا۔

اس میں انہوں نے نہایت ہوشیاری سے اپنا کام سرانجام دیا، خزرج کی ریاست عمرو بن نعمان رجیلہ کے سپرد تھی وہ نہایت تدبر سے فوجوں کو لڑا رہا تھا اور اوسی شکست کھا رہے تھے، یہ دیکھ کر حضیر خود مقابلہ کو آگے بڑھے اور عمرو مارا گیا اور اوس کو کامیابی نصیب ہوئی یہ ہجرت سے ۵ سال قبل کا واقعہ ہے۔

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی مختصر داستان یہ ہے: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اسلام کی منادی کا یہ طرز اختیار کیا تھا کہ اسعد بن زرارہ کے ہمراہ ہر قبیلے میں جاتے اور وہاں جو لوگ مسلمان ہوتے ان سے باتیں کرتے اور اسلام کی تبلیغ کرتے تھے، ایک روز عبدالاشہل اور ظفر کے محلہ میں گئے تو چونکہ سعد بن معاذ ابھی تک مشرک تھے، ان کو سخت ناگوار ہوا، لیکن اسعد بن زرارہ کی وجہ سے کچھ نہ بول سکے، (سعد بن معاذ، اسعد بن زرارہ کے خالہ زاد بھائی تھے) تاہم اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ''تم جا کر مصعب کو منع کرو وہ آئندہ ہمارے کمزور لوگوں کو بیوقوف نہ بنانے آئیں''۔ اسید نے نیزہ اٹھایا اور اس باغ میں آ پہنچے جہاں مصعب رضی اللہ عنہ چند مسلمانوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اسعد بن زرارہ نے کہا ''دیکھنا! جانے نہ پائیں! یہ اپنی قوم کے سردار ہیں'' مصعب نے جواب دیا اگر وہ بیٹھیں گے تو میں گفتگو کروں گا'' اسید بن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضیر رضی اللہ عنہ نے آتے ہی نہایت سخت گفتگو کی جس کو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے نہایت متانت سے سنا اور کہا:

"آپ بیٹھ کر میری بات سن سکتے ہیں؟ اگر پسند ہو تو قبول فرمایئے گا ورنہ آپ کو اختیار ہے" اسید نے کہا: "تم نے انصاف کی بات کہی" اس کے بعد نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے اسلام کی حقیقت بیان کی اور قرآن کی کچھ آیتیں سنائی، اثنائے تقریر ہی اسید پر جادو چل چکا تھا، قرآن ختم ہوا تو بولے، کتنا اچھا کلام ہے" پھر پوچھا اس دین میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: "غسل کیجیے، کپڑے دھویئے، پھر کلمہ پڑھ کر نماز پڑھیے، اسید رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر غسل کیا اور کپڑے پاک کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ مسلمان ہونے کے بعد بولے "ابھی ایک آدمی باقی ہے اگر وہ مسلمان ہو گیا تو تمام قوم مسلمان ہو جائے گی، یہ کہہ کر نیزہ لیا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے، سعد چند آدمیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اسید کے چہرے پر اسلام کا نور چمک رہا تھا، اس کو دیکھ کر بولے کہ "واللہ! اب وہ چہرہ نہیں" اسید ان کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے، سعد نے کہا: "کیا ہوا" جواب دیا "میں نے ان سے گفتگو کی، اور ان کے مذہب میں کچھ مضائقہ نہیں پایا، اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ بنو حارثہ، اسعد بن زرارہ کو قتل کرنے جا رہے ہیں جن سے ان کا منشاء تمہاری توہین ہے، کیونکہ اسعد تمہارے خالہ زاد بھائی ہیں" سعد بن معاذ نے سنا تو غصے سے بے تاب ہو گئے اور نیزہ لے کر تیزی سے باغ میں پہنچے، وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ حضرت مصعب اور اسعد بن زرارہ نہایت امن وسکون سے بیٹھے ہوئے تھے، سعد رضی اللہ عنہ نے بھی وہی گفتگو شروع کی جو اسید کر چکے تھے، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ان کو وہی جوابات دیئے اور قرآن سنایا، جس کو سنتے ہی سعد بن معاذ کلمہ شہادت پکار اٹھے۔

وہاں سے مکان واپس ہوئے تو عبدالاشہل نے کہا اب وہ چہرہ نہیں، کھڑے ہو کر لوگوں سے پوچھا، تم میرے بارے میں کیا جانتے ہو، سب نے کہا ہمارے سردار ہم میں سب سے زیادہ صائب الرائے ہمارے معتمد علیہ رئیس، کہا "تو پھر مجھے تمہاری عورتوں اور مردوں سے گفتگو حرام ہے، تاوقتیکہ تم بھی خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالاشہل پر جو اثر تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام مرد و زن شام ہوتے ہوئے مسلمان ہو گئے، اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور مصعب اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل ہو گئے اور سب ساتھ مل کر اشاعت اسلام کی خدمت انجام دینے لگے۔ [1]

مسند احمد میں ان کے فضائل میں درج ہے کہ: ایک دفعہ عباد بن بشر اور اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر گھروں کو جانے لگے تو ایک کی لاٹھی چمکنے لگی (جس کی روشنی میں وہ راستہ دیکھ سکتے تھے)۔ جب ایک چوراہے سے دونوں الگ ہونے لگے تو ایک نے دوسرے کی لاٹھی کو عصا لگایا تو اس کی بھی لاٹھی روشنی دینے لگی۔ [2]

---

[1] سیرت ابن ہشام، ۲۳۷/۱ تا ۲۳۹۔ [2] مسند احمد، ۱۹۰/۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ سے پیار

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

جب میرے والد صاحب احد کی جنگ میں شہید کر دیے گئے تو میں ان کے چہرے سے بار بار کپڑا ہٹا کر دیدار کرتا اور روتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مجھے ایسا کرنے سے روکتے مگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بالکل منع نہیں کیا۔ یہ منظر دیکھ کر میری پھوپھی (فاطمہ) بھی رونے لگیں۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

((تَبْكِيْنَ اَوْلَا تَبْكِيْنَ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ)) [1]

''تم لوگ روؤ یا چپ رہو، جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں فرشتے تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پریشان دیکھا تو کہنے لگے: اے جابر! ادھر آؤ، میں تمہیں ایک بات بتاؤں اللہ تعالیٰ نے آج تک جس سے بھی بات کی پردے میں کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد (عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ) کو سامنے بٹھا کر بات چیت کی۔ اللہ تعالیٰ پوچھنے لگے: اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تجھے عطا کروں۔ اس پر تیرے والد نے عرض کی: میرے مولا! عرض یہی ہے کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیری خاطر دوسری بار قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے عبداللہ سے کہا: یہ تو میرا فیصلہ ہو چکا کہ جو لوگ یہاں آ گئے وہ واپس دنیا میں نہیں جا سکتے۔ یہ سن کر عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میرے پروردگار! پھر میرے پیچھے جو میرے ساتھی ہیں انہیں (میری جنت کی خوشحال زندگی کے بارے میں) آگاہ کر

---

[1] بخاری، الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت... الخ: ۱۲۴۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجیے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴾ [1]

''جو اللہ کے راستے میں شہید کر دیے گئے ان کے بارے میں مت خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔''

بعثت نبوی کے تیرھویں سال ایام حج میں اہل مدینہ کا ایک قافلہ جو تعداد میں ۵۰۰ آدمیوں پر مشتمل تھا، مکہ چلا، عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اس میں شامل تھے، اور اوس وخزرج کے وہ افراد جنہوں نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور خفیہ مسلمان تھے، وہ بھی ساتھ تھے، کسی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کریں گے، آپ ہمارے سردار اور ہم میں نہایت معزز آدمی ہیں، بہتر ہے کہ آپ ہمارا ساتھ دیجیے، کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ جیسا ذی رتبہ شخص جہنم کا ایندھن بنے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر ان باتوں کا خاص اثر پڑا اور صدق دل سے اسلام لانے پر آمادہ ہو گئے۔ انہی ایام میں بیعت عقبہ ہوئی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا فخر حاصل کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بنوسلمہ کا نقیب بنایا۔

غزوۂ بدر میں شریک تھے، اور غزوۂ احد میں جو کہ ۳ ہجری میں ہوا تھا، شرف شرکت کے ساتھ شہادت کے لازوال فخر سے بھی بہرہ اندوز ہوئے۔

غزوہ کا وقت آیا تو ایک رات حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا بیٹا! میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس غزوہ میں سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ عزیز تم ہو، تم کو میں گھر پر چھوڑتا ہوں، اپنی بہنوں سے اچھا برتاؤ کرنا اور میرے اوپر جو کچھ قرض ہے اس کو ادا کر دینا۔

---

[1] ۳/آل عمران:۱۶۹؛ الترمذی، تفسیر القرآن، باب: ومن سورة آل عمران:۳۰۱۰؛ مستدرك حاكم،۳/۲۰۳، ۲۰۴(٤٩١٤) حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دن کو معرکہ کارزار گرم ہوا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہادت حاصل کی، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے وہی شہید ہوئے اسامہ بن اعور بن عبید نے قتل کیا اور پھر مشرکین نے نعش مبارک کا مثلہ کیا۔ [1]

---

[1] اسد الغابہ، ۳/ ۲۳۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پیار

غزوہ بدر کے موقع پر جب اہل ایمان کمزور اور ہر اعتبار سے دشمن سے پیچھے تھے نبی کریم ﷺ رب کے حضور دعا گو ہو گئے، ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ سے التجائیں کرنے لگے تو آسمان والے نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی کمزوری کو فرشتوں کی نصرت کے ساتھ قوت میں بدل دیا اور فرمایا: اے میرے نبی کے چاہنے والو! حوصلے پست مت کرنا آسمان سے رب تمہارے ساتھ فرشتوں کو بھیجے گا جو تمہارے ساتھ مل کر دشمن کو زیر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں فرشتوں کو بھیج کر اپنے پیغمبر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ نے وہ نقشہ ان آیات میں کھینچا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝﴾ [1]

''جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سنتے ہوئے کہا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا جو سلسلہ وار چلے آئیں گے۔''

﴿وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ لِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ۙ﴾ [2]

''اور اللہ نے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اُس وقت بھی تم بے سروسامان

---

[1] ٨/انفال: ٩۔ [2] ٣/آل عمران: ١٢٣، ١٢٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے پس اللہ سے ڈرو (اور اُن احسانوں کو یاد کرو) تاکہ شکر کرو۔ جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کراُن کا دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے؟۔ ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کیساتھ دفعتہً حملہ کر دیں تو اللہ پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔ اور اس مدد کو تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (ذریعۂ) بشارت بنایا یعنی اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے۔''

تیسرے مقام پر اہل بدر کو تسلی اور مالک کائنات کی خود اہل بدر کے ساتھ معیت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾﴾ [1]

''(اس وقت کو یاد کرو) جب آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں، سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ، میں ابھی کفار کے دلوں میں رعب ڈالے دیتا ہوں۔ سو تم ان کی گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو۔''

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حوصلہ دیا اور فرمایا: اے صحابہ!

((هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ)) [2]

''جبریل علیہ السلام نے اپنے گھوڑے کو پیشانی سے پکڑ رکھا ہے اور ان کے پاس آلات حرب بھی ہیں۔''

معلوم ہوا صحابہ سے جبریل علیہ السلام اس قدر پیار کرتے تھے کہ حکم الٰہی سے اپنے گھوڑے اسلحے اور ہتھیار کے ساتھ خود شریک جنگ ہوئے۔

---

[1] ٨/انفال:١٢۔ [2] صحيح بخاري، المغازي، باب شهود الملائكة بدرا:٣٩٩٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جنگ بدر کے موقع پر دیکھا کہ ابھی ہم کسی مشرک کو قتل کرنے کیلئے تلوار اٹھاتے ہی تھے کہ اس کی گردن تلوار لگنے سے پہلے ہی جا گرتی تھی۔ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے روز ایک (انصاری) مسلمان آدمی کسی کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ ایسے میں اوپر سے ایک کوڑے کی آواز آئی اور سوار کی بھی آواز آئی جو کہہ رہا تھا حیزوم! (یہ اس کے گھوڑے کا نام تھا) آگے بڑھ۔ اتنے میں اس مسلمان نے دیکھا کہ وہ کافر اس کے سامنے چت پڑا ہے۔ (یعنی مرا پڑا ہے) اس کی ناک پر کوڑے کا نشان تھا اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا گویا کسی نے اسے کوڑے سے مارا ہے پھر اس کا سارا جسم ہی سبز ہو گیا۔ وہ انصاری مسلمان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو۔ یہ فرشتے آسمان سے مدد کیلئے آئے تھے۔ ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور جناب مقداد رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور ہمیں حکم دیا: ''تم مکہ کے راستے پر نکلو، جب تم روضہ خاخ'' کے مقام پر پہنچو گے تو وہاں تم لوگوں کو ایک عورت ملے گی جو اونٹ کے ہودج میں سوار ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لے آؤ۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہم نکل کھڑے ہوئے ہمارے گھوڑے سرپٹ دوڑے جا رہے تھے۔ جب ہم ''روضہ خاخ'' پر پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت تھی، جو ہودج میں سوار چلی جا رہی تھی۔ ہم نے اس کی سواری کو روکا اور عورت سے کہا: ''تیرے پاس جو خط ہے، اسے ہمارے حوالے کر دے۔'' وہ کہنے لگی: ''میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔'' اب ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا۔ خط تلاش کیا مگر کوئی خط نہ ملا۔ ہم نے آپس میں کہا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلط نہیں ہو سکتا اور پھر ہم نے اسے دھمکی دی کہ یہ خط تجھے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، نہیں

---

❶ تفسیر قرطبی، ۱۸۹/٤؛ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵۷/۳، ۵۵۔

❷ صحیح مسلم، الجہاد، باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر: ۱۷۶۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہم تیرے کپڑے اتار کر تلاشی لیں گے، تو اس نے اپنے سر کے بالوں کی چوٹی سے وہ خط نکالا اور ہمارے حوالے کر دیا۔

اب ہم یہ خط لے کر واپس اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب یہ خط کھولا گیا تو پتا چلا کہ خط حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ کے چند مشرکوں کے نام لکھا گیا ہے۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ مکہ کے مشرکوں کو جنگ کے ان چند امور کے بارے میں خبر دے رہے تھے جنہیں اللہ کے رسول ﷺ نے راز میں رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے جب یہ خط ملاحظہ کیا تو پوچھا: اے حاطب! یہ تو نے کیا کر دیا؟''

اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول اس نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں کے ساتھ بھی خیانت کی ہے، یہ منافق ہے، مجھے اجازت دو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول میرے بارے میں ابھی فوراً فیصلہ نہ فرمانا، پہلے میری گزارش سن لیں۔ اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر میرا ایمان باقی نہیں رہا۔ حضور! مجھ سے یہ حرکت اس لیے سرزد ہوئی کہ میں نے سوچا میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش سے چمٹا ہوا تو ہے ان کا حلیف بھی ہے مگر قریش کے خاندان سے نہیں، یہ مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں۔ ان سب کے وہاں رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے گھر والوں اور مالوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے ذریعے مال و دولت اور ان کے گھر والوں کا دفاع کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ میرا تو وہاں کوئی بھی نہیں، تو کیوں نہ میں یہ خط لکھ کر ان پر احسان چڑھا دوں تاکہ احسان کے بدلے وہ میرے رشتہ داروں کو نقصان نہ پہنچائیں اور ان کا کچھ خیال کریں، یہ ہے وہ وجہ جس کی بنا پر مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں نے اپنے دین کو چھوڑ کر ایسا بالکل نہیں کیا اور نہ یہ بات ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں دوبارہ کفر کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔''

یہ وضاحت سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ اس نے تمہارے سامنے سچ سچ بیان کر دیا ہے، لہٰذا اس کے بارے میں سوائے خیر کے کوئی کلمہ نہ کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے دغا کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ بدر والوں میں سے نہیں ہے؟ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جو چاہو کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی (یا فرمایا) میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔''

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کرنے لگے: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرما کر یہ نصیحت بھی فرمائی:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۱ ﴾ [1]

''مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکہ سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دینِ) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔''

---

[1] بخاری، المغازی، باب غزوة الفتح: ٤٢٧٤، ٣٩٨٣، ٣٠٠٧؛ مسلم، الفضائل الصحابة، باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعة واهل بدر: ٢٤٩٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب خندق سے پیار

فرشتوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت و پیار کا اظہار کرتے ہوئے کئی ایک غزوات میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی کڑی مشکل میں مدد کی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے غزوہ خندق میں بھی فرشتوں کو بھیجا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ﴾ [1]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجوں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں۔''

اور اس لشکر سے مراد جو انہوں نے دیکھے نہیں فرشتے ہیں۔ جیسا کہ صحاح وغیرہ میں ثابت ہے کہ جوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے مدینہ واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا آپ نے ابھی ہتھیار اتار دیے؟ اللہ کی قسم! ہم نے تو ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ چلیے! ان پر حملہ کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کن پر؟ جبریل علیہ السلام نے (یہود کے قبیلہ) بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ [2]

غزوۂ خندق ہی میں جبریل امین علیہ السلام سامان حرب سے مسلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام دیتے ہیں: ''اللہ کی قسم! میں نے ابھی ہتھیار نہیں کھولے۔'' یہ بات صحیح بخاری میں موجود ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَ وَضَعَ السِّلَاحَ

---

[1] ۳۳/ الاحزاب:۹۔ [2] صحیح بخاری، المغازی، باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب...:٤١١٧؛ صحیح مسلم:١٧٦٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَأَيْنَ؟ قَالَ هَاهُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خندق سے لوٹے اور انھوں نے ہتھیار اتارے اور غسل کیا، تو اسی وقت جبریل علیہ السلام آن پہنچے، ان کا سر غبار آلود تھا، کہنے لگے: ''آپ نے ہتھیار اتار دیے؟ اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں کھولے۔'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''اب کہاں کا ارادہ ہے؟'' انہوں نے ایک طرف اشارہ کیا یعنی بنو قریظہ کی طرف۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''پھر رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف نکلے۔''

اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جیسے اب بھی میں وہ گرد و غبار دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھ سوار فرشتوں کی وجہ سے قبیلہ بنو غنم کی گلی میں اٹھا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف (چڑھائی کیلئے) نکلے تھے۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، الجهاد والسير، باب الغسل بعد الحرب والغبار: ۲۸۱۳۔

[2] صحیح بخاری، المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب...: ۴۱۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ حنین والوں سے پیار

حنین ہوازن اور ثقیف کا مسکن تھا، دونوں قبیلے تیراندازی میں مشہور تھے اور یہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی تیاری کر رہے تھے، جس کا علم رسول اللہ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ بارہ ہزار کا لشکر لے کر ان قبیلوں سے جنگ کیلئے حنین تشریف لے گئے۔ یہ فتح مکہ کے بعد شوال کا واقعہ ہے۔

کفار نے بہت زیادہ تیاری کی ہوئی تھی، ان کے تیرانداز کمین گاہوں میں چھپے ہوئے تھے، ادھر چند نئے مسلمانوں نے اپنی کثرت پر ناز کیا اور اللہ پر توکل گنوا بیٹھے تو اللہ رب العزت کو یہ بات پسند نہ آئی۔ چنانچہ ہوازن کے تیراندازوں نے اچانک تیر برسانے شروع کیے تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ میدان میں صرف سو کے قریب مسلمان رہ گئے، آپ ﷺ صحابہ کو پکار رہے تھے اور کبھی یہ کلمہ پڑھتے:

((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ)) [1]

''میں (سچا) نبی ہوں، جھوٹا نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جمع کرنے کیلئے آواز لگائی تو ان کی آواز سن کر مسلمان سخت پشیمان ہوئے اور دوبارہ میدان میں آ گئے اور پھر جم کر لڑے تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مدد کی اور سکینت نازل ہوئی جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خوف دور ہو گیا۔ کتاب مقدس نے میدان حنین کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

---

[1] صحیح بخاری، المغازی، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ﴾: ٤٣١٦؛ صحیح مسلم، الجهاد، باب غزوة حنين: ١٧٧٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۖ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ [1]

''یقیناً اللہ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی اور حنین کی لڑائی والے دن، جب تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہوگیا تھا، لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ زمین باوجود اپنی کشادگی کے تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے نبی (ﷺ) پر اور مومنوں پر سکینت نازل فرمائی اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنھیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی۔ کفار کا یہی بدلا تھا۔''

www.KitaboSunnat.com

---

[1] ٩/التوبة: ٢٥، ٢٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بقیع کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا پیار

حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کہا:

''کیا میں آپ ﷺ کو اپنی اور اپنی ماں کے ساتھ بیتی ہوئی بات نہ سناؤں ہم نے گمان کیا کہ وہ ماں سے اپنی حقیقی ماں مراد لے رہے ہیں ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس میری باری کی رات میں تھے کہ آپ ﷺ نے کروٹ لی اور اپنی چادر اوڑھ لی اور جوتے اتارے اوران کو اپنے پاؤں کے پاس رکھ دیا اور اپنی چادر کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے اور آپ ﷺ اتنی ہی دیر ٹھہرے کہ آپ ﷺ نے گمان کرلیا کہ میں سو چکی ہوں آپ ﷺ نے آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر نکلے پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا میں نے اپنی چادر اپنے سر پر اوڑھی اور اپنا ازار پہنا اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع میں پہنچے اور کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہونے کو طویل کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار اٹھایا پھر آپ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی لوٹی آپ ﷺ تیز چلے تو میں بھی تیز چلنے لگی آپ ﷺ دوڑے تو میں بھی دوڑی آپ ﷺ پہنچے تو میں بھی پہنچی میں آپ ﷺ سے سبقت لے گئی اور داخل ہوتے ہی لیٹ گئی آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے میں نے کہا کچھ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم بتا دو ورنہ مجھے باریک بین اور باخبر یعنی اللہ تعالی بتا دے گا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان پھر پورے قصہ کی خبر میں نے آپ ﷺ کو دے دی، تو آپ نے فرمایا: میں اپنے آگے آگے جو سیاہ سی چیز دیکھ رہا تھا وہ تو تھی، میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے میرے سینے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مارا جس کی مجھے تکلیف ہوئی پھر فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے ساتھ ناانصافی کرے گا؟ فرماتی ہیں جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں اللہ تو اس کو خوب جانتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ. قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ))

"آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا تو مجھے پکارا اور تجھ سے چھپایا تو میں نے بھی تم سے چھپانے ہی کو پسند کیا اور وہ تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے کہ تو نے اپنے کپڑے اتار دیے تھے اور میں نے گمان کیا کہ تو سو چکی ہے اور میں نے تجھے بیدار کرنا پسند نہ کیا میں نے یہ خوف کیا کہ تم گھبرا جاؤ گی، جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ کے رب نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ بقیع تشریف لے جائیں اور ان کے لئے مغفرت مانگیں۔"

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کیسے کہوں (یعنی کیسے دعا کروں) آپ ﷺ نے فرمایا:

تو کہہ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ)) [1]

"سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر، اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت فرمائے اور پیچھے رہ جانے والوں پر ہم ان شاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں۔"

---

[1] صحيح مسلم، الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها: ٩٧٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

آیئے افضل ترین اعمال کیجئے

www.KitaboSunnat.com

تالیف
مولانا محمد ابراہیم کاشمیری حفظہ اللہ

فوائد
الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا أیھا الذین آمنوا قوا أنفسکم وأھلیکم نارا

www.KitaboSunnat.com

جنت

سے محروم کر دینے والے چالیس عمل

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرشتوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیار